صحیح
مسلم
شریف
مع مختصر شرح نووی مترجم
۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ
ترجمہ: علامہ وحید الزمان
ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجمہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج ؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان ؒ

جلد: دوم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

۴۲۲۷ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

۸۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ)).

۸۹۵- انسؓ بن مالک نے اس روایت میں ابن مسہر کی مانند بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ اس روایت میں حوض کوثر کے گلاسوں کا ستاروں کی مانند ہونا مرقوم نہیں بلکہ اتنا تحریر ہے کہ کوثر ایک بہترین نہر ہے جس کے عطیہ کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ جنت کا یہ حوض کوثر آپ کو دیا گیا ہے۔

بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

۸۹۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

۸۹۶- وائل بن حجرؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرمؐ کو بدیں طور دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے چادر میں سے ہاتھ باہر نکال کے دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی اس کے بعد رکوع میں گئے۔ اور بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر رفع الیدین کیا اور پھر آپؐ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

(۸۹۶) ☆اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء و محدثین کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ ابو اسحٰق بن راہویہؒ، ابو اسحٰق مرزویؒ کی روایات جو دار قطنی اور بیہقی نے بحوالہ حضرت علیؓ لکھی ہیں وہ باتفاق جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمدؒ، اوزاعیؒ اور ابن منذرؒ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالکؒ نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواج یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ ازیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے وائل بن حجر، سہل بن سعد، ہلب طائی کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھاتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر از نووی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد دوم

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جس کا جنازہ چالیس.....الخ	۴۰۰	لحد میں میت پر اینٹیں لگانے کا بیان	۴۱۲
جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے	۴۰۱	قبر کو برابر کرنے کا بیان	۴۱۲
مستریح اور مستراح کی وضاحت کا بیان	۴۰۲	پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت	۴۱۳
جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان	۴۰۲	قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت	۴۱۳
قبر پر نماز جنازہ کا بیان	۴۰۴	نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا بیان	۴۱۴
جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان	۴۰۶	قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے	۴۱۵
جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان	۴۰۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت.....الخ	۴۱۸
نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان	۴۰۹	خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان	۴۱۹
جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو	۴۱۰		
نماز جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان	۴۱۱		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الصَّلاَۃِ
نماز کے مسائل

ایمان کے بعد تمام عبادات میں نماز مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے یعنی طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی نیز طہارت کے احکام کے بعد نماز کے احکام لکھے گئے ہیں۔ قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کی بابت دریافت کیا جائے گا جس کی نماز درست ثابت ہو گی اس کے اعمال کا حساب بآسانی لیا جائے گا اور جس کی نماز ہی درست نہ ہو گی اس کے دیگر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو گی اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز کا خاص طور پر خیال رکھے۔ ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر دل لگا کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور وہ کام جو عبادت الٰہی میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا، پینا اور پیشاب و پاخانہ وغیرہ پہلے ان سے فراغت کرے اور اس کے بعد مقررہ وقت پر نماز ادا کرے۔ آخرت میں نماز سے بے انتہا فوائد حاصل ہونگے جن کے تذکرے احادیث میں موجود ہیں ان کے ماسوا اس دنیا میں بھی بے انتہا فوائد ہیں۔

اول : یہ کہ نماز کے ذریعہ بچپن ہی سے انسان کو پابندی وقت کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ امر بالکل واضح ہے۔ پابندی اوقات دراصل بہترین صفت ہے جس کی اچھائیوں سے مشرق و مغرب میں کسی کو انکار نہیں۔

دوم : یہ کہ ہر نمازی صرف نماز کی وجہ سے اپنی ظاہری و باطنی صفائی و پاکیزگی کا انتظام رکھتا ہے اور صفائی درحقیقت صحت کی ضامن ہے جو انسانی تندرستی کے لیے بے انتہا ضروری ہے

سوم : یہ کہ ہر نماز میں قیام، رکوع، سجود اور قعود کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے ہر جوڑ میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور جسم میں جو سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے وہ ادائیگی نماز یعنی نماز کی نشست و برخاست کی وجہ سے رفع ہو جاتی ہے۔

چہارم : یہ کہ پنج وقت کی نماز پڑھنے کی وجہ سے انسان میں شکر گزاری اور خلوص و اخلاص کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ لوگوں کے احسان و کرم کو وہی مانتا ہے جو پروردگار عالم کا شکر ادا کرتا ہے اور ایک انسان نماز کی حالت میں پروردگار کے احسانات کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

پنجم : یہ کہ اکثر و بیشتر گناہوں سے روکنے والی چیز صرف نماز ہے بعض اوقات ایک شخص اپنی شامت نفس کی وجہ سے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے لیکن جونہی اسے نماز کے ناغہ ہو جانے کا خیال آتا ہے تو وہ فوراً ہی اس گناہ کے کام سے الگ ہو جاتا ہے۔

ششم : یہ کہ دل کی صفائی اور ازدیاد قوت توجہ کا سبب اصلی صرف نماز ہے اور جب تک کوئی شخص نماز کا عادی نہ ہو جائے اس وقت تک قوت توجہ اسے حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک فکر سلیم اور عقل و شعور حاصل نہیں ہوتا اور اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

٨٣٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ)).

باب: اذان کی ابتداء

۸۳۷- عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن ان مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لیے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجا لیا کریں یا یہودیوں کی طرح نرسنگا بجا لیا کریں اور حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لیے مطلع کر دیا کرے جس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ

٨٣٨- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ.

باب: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں

۸۳۸- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہنے کے لیے حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا اور یحییٰ نے ابن علیہ کے ذریعہ یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے اسے حضرت ایوبؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے جائیں۔

---

(۸۳۷) ☆ حضرت عمر فاروقؓ کے مشورہ کو رسول اللہؐ نے قبول فرمایا۔ اس حدیث سے حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دینی امور اور اسلامی کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے حضرتؐ کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا یا مستحب اس کے بارے میں علماء کا باہمی اختلاف ہے لیکن صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حضرتؐ کو یہ مشورہ کرنا واجب تھا کیونکہ پروردگار نے کہا ہے وشاورھم فی الامر علاوہ ازیں رسول اللہؐ کا حضرت بلالؓ سے یہ ارشاد کہ اے بلالؓ اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔ یہ اس وقت شرعی اذان نہ تھی بلکہ عبداللہ بن زید کے خواب بیان کرنے کے بعد رسول اللہؐ نے موجودہ شرعی اذان کہنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اذان کھڑے ہو کر کہی جائے اور اکثر علماء کے نزدیک بیٹھ کے اذان دینا درست نہیں ہے۔ علامہ امام نوویؒ کا بیان ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے اور بیٹھ کر بھی اذان دی جا سکتی ہے جو سنت کے خلاف ہے۔

(۸۳۸) ☆ امام نوویؒ نے کہا کہ ہمارا اور جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ تکبیر کے گیارہ کلمات ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمداً رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ، ☜

٨٣٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

٨٣٩- انس بن مالکؓ کا بیان ہے صحابہؓ نے باہمی طور پر تذکرہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا وقت بتانے کے لیے کسی چیز کا تعین ہونا چاہیے جس پہ بعض لوگوں نے کہا کہ اس کیلئے آگ روشن کی جائے یا ناقوس بجایا جائے چنانچہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

٨٤٠- عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُورُوا نَارًا.

٨٤٠- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایک یا دو الفاظ کے فرق سے آئی ہے۔

٨٤١- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

٨٤١- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو دو مرتبہ اذان کے کلمات ادا کریں اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہا کریں۔

بَابُ صِفَةِ الْأَذَانِ

باب : اذان کہنے کی ترکیب

٨٤٢- عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ ((**اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا**

٨٤٢- ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے جو درج ذیل ہے

قد قامت الصلوٰة، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

امام مالکؒ کے نزدیک تکبیر کے دس کلمات ہیں جن میں قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک ہی مرتبہ کہی جاتی ہے اور امام شافعی کا قدیم قول امام مالک کے بالکل موافق ہے نیز انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اول و آخر میں اللہ اکبر ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس بنا پر امام شافعیؒ کے نزدیک تکبیر کے صرف آٹھ کلمات ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب شاذ ہے ان کے نزدیک ہر کلمہ کو دو دو مرتبہ کہنا چاہیے اس طرح کلمات تکبیر کی تعداد سترہ ہو جاتی ہے۔ خطابی کا بیان ہے کہ حرمین، حجاز، شام، مصر، یمن اور مغربی ممالک میں جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ اور باقی کلمات اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہنا چاہیے اور اللہ اکبر جو اول و آخر میں دو دو مرتبہ کہا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک ہی بار کی طرح ہے اس لیے کہ اذان میں اللہ اکبر جو چار مرتبہ کہا جاتا ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ دو مرتبہ اللہ اکبر کو ایک ہی سانس میں کہا جاتا ہے اور بعد کو پھر دو مرتبہ اللہ اکبر ایک ہی سانس میں ادا کیا جاتا ہے اور اسی طرح کہنا چاہیے۔(نووی)

(٨٣٩) ☆ چونکہ اذان دراصل نماز کے لیے جمع ہو جانے اور نماز کا وقت شروع ہو جانے کا اعلان ہے اس لیے اذان کے الفاظ کو دو دو مرتبہ کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن سکیں اور مسجد میں وقت مقررہ پر جمع ہو جائیں اور اقامت میں اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لیے اقامت۔۔۔ کے الفاظ ایک ایک مرتبہ ہی کہنا چاہیے۔(امام نووی)

(٨٤٢) ☆ رسول اللہؐ نے ابو محذورہؓ کو اذان کہنے کی ترکیب اور اس کے الفاظ سکھائے۔ صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں لکھا ہے کہ "اللہ اکبر" دو مرتبہ کہا جائے اور دیگر کتب میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنا درج ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں بھی اللہ اکبر

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحَقُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

الله اکبر الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمداً رسول الله، اشهد ان محمداً رسول الله۔ اس کے بعد پھر از سر نو اشهد ان لا اله الاالله دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد اشهد ان محمداً رسول الله دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح دو دو مرتبہ کہے اور اسحاق کا بیان ہے کہ اس کے بعد الله اکبر، الله اکبر، لا اله الا الله کہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ مُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

باب : دو موذن ایک مسجد کے لئے

٨٤٣- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ

۸۴۳- عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ﷺ چار مرتبہ کہنا لکھا ہوا ہے الحاصل اللہ اکبر کہنے کے بعد اشهد ان لا اله الا الله اور اشهد ان محمداً رسول الله دو دو مرتبہ کہے اور اس کے بعد پھر اشهد ان لا اله الا الله دو مرتبہ اور اشهد ان محمداً رسول الله دو مرتبہ کہے اور اسے ترجیع کہتے ہیں یعنی کلمات شہادتین کو پہلی بار دو دو مرتبہ آہستہ کہے اور دوسری بار خوب بلند آواز سے کہے۔ امام مالکؒ شافعیؒ احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے البتہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ترجیع جائز نہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی حدیث میں ترجیع کہنے کا ثبوت نہیں جس کا صحیح جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن زید کی روایت بہت پہلے کی ہے اور اس کے بعد ۸ھ میں ابو محذورہ نے جو حدیث ترجیع کے ثبوت میں بیان کی ہے وہ بالکل صحیح حدیث ہے اور قاعدہ اصول یہ ہے کہ پہلی روایت پر آخری روایت کو اولیت و برتری حاصل ہوتی ہے نیز صحیح حدیث ترجیع اس کے لیے بھی قابل قبول ہے کہ ابو محذورہ ثقہ ہے۔ علاوہ ازیں اہل مکہ و مدینہ اور تمام علماء کا عمل ترجیع پہ ہی ہے۔ (امام نوویؒ)

کلمہ شہادتین کہنے کے بعد حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح اور اللہ اکبر دو دو مرتبہ کہے پھر لا اله الا الله ایک مرتبہ کہہ کر اذان مکمل کی جائے۔ اذان فجر میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہا جائے جسے تثویب کہتے ہیں اذان فجر کے علاوہ کسی اور اذان میں تثویب کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ دوسری اذانوں میں تثویب کہنا مکمل بدعت ہے اگرچہ شیعہ فرقہ کی کتب میں درج ہے کہ اذان میں حی علی خیر العمل کہنے کو حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں موقوف کر دیا لیکن اس کے جواز کا کسی صحیح کتاب میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بیہقی نے سنن کبریٰ میں باسناد عبداللہ بن زید لکھا ہے کہ وہ بزمانہ قدیم کبھی کبھی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے نیز علی بن حسین کی بھی روایت اسی طرح ہے۔

بہر حال جو کچھ کہا گیا ہے وہ موقوف روایت ہے اور حی علی خیر العمل کے اذان میں کہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے نیز بزمانہ رسالت مآب اس کا جو رواج بتایا جاتا ہے اس کا عبداللہ بن زید اور ابو محذورہ کی کسی مشہور روایت میں سرے سے پتہ ہی نہیں اور اگر اس روایت کو مان بھی لیا جائے تو ۸ھ سے پہلے ہی اس کو رسول اللہ ﷺ نے منسوخ فرما دیا تھا۔ (نیل الاوطار)

(۸۴۳) ☆ ایک مسجد میں دو مؤذنوں کا تقرر ایک یا دوسرے کے غائب رہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اکرام، احسان اور عرفان کے لیے ہے اور حدیث شریف کے معنی بالکل صاف ہیں کہ ایک مسجد میں دو مؤذن مامور و مقرر کیے جا سکتے ہیں جس طرح کہ حضرت بلالؓ اور عبداللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى.

وسلم کے دو موذن تھے ایک حضرت بلالؓ اور دوسرے عبداللہ بن ام مکتومؓ جو نابینا تھے۔

٨٤٤– عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

۸۴۴– قاسم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ جَوَازِ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ مَعَهُ بَصِيرٌ

باب: اندھا اذان دے سکتا ہے بشرطیکہ کوئی انکھیارا اس کے ساتھ ہو

٨٤٥– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى.

۸۴۵– ام المومنین حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسالت مآب کے لیے عبداللہ بن ام مکتومؓ نابینا اذان دیا کرتے تھے۔

٨٤٦– عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۸۴۶– ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْإِغَارَةِ عَلَى قَوْمٍ فِي دَارِ الْكُفْرِ إِذَا سُمِعَ فِيهِمُ الْأَذَانُ

باب: دار الکفر میں جب کسی قوم کو اذان دیتے سنا جائے تو ان پر غارت گری کرنے کی ممانعت

٨٤٧– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

۸۴۷– انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ صبح سویرے ہی دشمنوں پہ حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے اور اگر مخالفوں کے شہر میں سے آپ کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو ان پہ حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا یہ مسلمان ہے اس کے بعد آپؐ نے اس کو اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ کہتے سنا تو

ابن ام مکتومؓ کا دستور تھا کہ ایک صبح صادق نکلنے سے پہلے اذان دے اور دوسرا صبح صادق کے وقت۔ اصحاب حدیث کا بیان ہے کہ بشرط ضرورت دو سے بھی زیادہ مؤذن مقرر کیے جا سکتے ہیں جس طرح کہ ذی النورین حضرت عثمان نے چار موذن مقرر فرمائے تھے۔ الحاصل ایک مؤذن کے بعد دوسرا مؤذن اذان دے البتہ اگر مسجد بہت ہی وسیع و کشادہ ہو اور وقت بالکل تنگ ہو تو الگ الگ کونوں میں دونوں مؤذن بوقت واحد اذان دے سکتے ہیں لیکن تکبیر' اقامت وہی شخص کہے گا جس نے پہلے اذان دی ہو اور اگر اذان دینے میں جھگڑا ہو کہ پہلے کون شخص اذان دے تو باہمی طور پر قرعہ اندازی سے کام لیا جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہی اذان دے۔ (مختصر از امام نوویؒ) اور حضرت عائشہؓ کی زبانی بھی یہی روایت موجود ہے۔

(۸۴۵) ☆ اس بیان سے مقصود کلام یہ ہے کہ اگر اندھے کے ساتھ کوئی انکھیارا بھی ہو تو اس اندھے کا اذان دینا کراہت سے درست ہے جیسے عبداللہ بن ام مکتومؓ کے ساتھ حضرت بلالؓ رہا کرتے تھے اور ہمارے دیگر ساتھیوں اور بزرگوں کا بیان ہے کہ اگر صرف تنہا اندھا شخص اذان دے تو وہ مکروہ ہے۔ (امام نوویؒ)

إِلَّا اللَّهُ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى.

ارشاد ہوا اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ

باب: اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو موذن کہتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگے

۸۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

۸۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا کہ جب تم اذان سنو تو موذن کے الفاظ دہراتے رہو۔

۸۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ)).

۸۴۹- عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے جب موذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۸۵۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ

۸۵۰- حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب موذن الله اکبر الله اکبر کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب واشهد ان لا اله الا الله اور اشهدان محمداً رسول الله کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب موذن حی علی الصلوٰة کہے تو سننے والا لا حول ولا قوة الا بالله کہے۔ پھر موذن جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والے کو لاحول

(۸۴۸) ☆ اذان میں جب مؤذن "حی علی الصلوٰة" کہے تو بربناء حدیث حضرت عمرؓ کے سننے والے کو لا حول ولا قوة الا بالله کہنا چاہیے۔ (امام نووی)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))۔

ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔ اس کے بعد موذن جب اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دہرانا چاہیے اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا (بشرطیکہ ارکان اسلام کا بھی پابند ہو)۔

٨٥١- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)) قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا.

٨٥١- سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ موذن کی اذان سن کر جس نے یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور دوسرا معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی رسالت سے مسرور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کرلیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ

باب: اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے

٨٥٢- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ

٨٥٢- طلحہ بن یحییٰ نے اپنے چچا کی زبانی بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انہیں موذن نماز کے

(٨٥١) ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مؤذن کے ہر کلمہ کو سننے والا دہراتا جائے اور اذان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کرے اور کلمہ شہادتین کے بعد وہ دعا پڑھے جو حضرت سعد نے بیان کی ہے۔

واضح رہے کہ ہر عمل میں خلوص لازمی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہ ہوگا علاوہ ازیں اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ اذان سننے والا ناپاک، جنبی یا حائضہ ہو۔ البتہ سننے والا اگر پائخانہ یا جماع کی حالت میں ہو تو اذان کو نہ دہرائے اسی طرح بحالت نماز بھی اذان کے الفاظ دہرانا مکروہ ہے۔ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ اذان دراصل تمام عقائد ایمانی کی جامع ہے جس میں اثبات ذات خداوندی، توحید الٰہی اور شہادت رسالت ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز جو بہترین عبادت ہے اس کے پڑھنے کی تاکید اور آخرت کی تدبیر ہے۔ الحاصل اذان کے الفاظ سے توحید باری تعالیٰ کا ثبوت اور اثبات رسالت ہے تاکہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہو جائے کہ تمام اعمال کا نتیجہ صرف حسن خاتمہ پر موقوف ہے اور حسن خاتمہ کا ثبوت یہی ہے کہ انسان توحید و رسالت کے عقیدہ پہ قائم رہ کر فوت ہو۔ واللہ اعلم (امام نووی)۔

(٨٥٢) ☆ اذان کے الفاظ سنتے ہی شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مؤذنوں کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ رحمت و فضل ربی کے سب سے زیادہ مشتاق و منتظر ہوں گے اس لیے اوپر کی چیز دیکھنے کے باعث شوق میں ان کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی نظر آئیں گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیامت کے دن جب کہ دوسرے لوگ پسینہ میں ڈوب جائیں گے تو مؤذنوں کی گردن لمبی ہوگی وہ پسینہ سے

الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

لیے بلانے آیا جس پہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے قیامت کے دن موذن کی گردن سب سے زیادہ لمبی ہوگی۔

۸۵۳- عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۸۵٤- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ)) قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ((الرَّوْحَاءِ)) فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا.

۸۵۴- جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کے لیے اذان کے الفاظ سن کے شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے جیسے روحاء۔ اعمش نے کہا میں نے ابوسفیان سے پوچھا روحاء کہاں ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر روحاء کی آبادی واقع ہے۔

۸۵٥- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۸۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۸۵٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ)).

۸۵۶- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اذان کی آواز سنتے ہی شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کے کلمات نہ سن سکے اور اذان ختم ہو جاتی ہے تو شیطان پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور تکبیر اقامت کے وقت پھر چل دیتا ہے تاکہ اقامت کی آواز سنائی نہ دے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔

۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ

۸۵۷- ابوہریرہؓ کا بیان ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا موذن جب اذان دیتا ہے تو شیطان وہاں سے پیٹھ موڑ کر دوڑتا ہوا بھاگ کھڑا

ﷺ میں غرق نہ ہونگے بلکہ عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا گردن لمبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ اہل عرب ہر سردار کو لمبی گردن والا اور گردن فراز کہتے ہیں اور مؤذن بھی قیامت کے دن گردن فراز سردار ہونگے۔ ابن عربی نے کہا لمبی گردن ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مؤذنوں کے اعمال دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اچھے ہوں گے۔ قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے حدیث کے لفظ اعناقا کو الف کے زیر سے لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ دوسروں کی بہ نسبت مؤذن حضرات سب سے جلد جنت میں دوڑتے جائیں گے اور شادو خرم رہیں گے۔ (امام نوویؒ)

(۸۵۷) ☆ اذان کے وقت شیطان اس لیے بھاگ کھڑا ہوتا ہے تاکہ اسے اذان کے کلمات سنائی نہ دیں اور قیامت کے دن اس کو ﷺ

الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ))۔

ہوتا ہے۔

۸۵۸- عَنْ سُهَيْلٍ رضي الله عنه قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَ هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ ((**إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ**))۔

۸۵۸- سہیل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس روانہ کیا جاتے وقت میرے ساتھ ایک لڑکا یا ایک آدمی بھی تھا چنانچہ بہ دوران مسافت ایک باغ کے احاطہ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی اور میرے ساتھی نے دیکھا کہ باغ میں کوئی نہ تھا۔ اس واقعہ کی میں نے اپنے والد کو اطلاع دی تو انھوں نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس واقعہ سے دوچار ہوگے تو میں تم کو ہرگز نہ بھیجتا۔ اب آئندہ کے لیے یاد رکھو کہ اگر تم اس قسم کی کوئی آواز سنو (اور آواز دینے والا تم کو دکھائی نہ دے) تو یقین کر لینا کہ وہ شیطان ہے اور اس وقت اسی طرح اذان دینا جس طرح نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے کیونکہ ابوہریرہؓ نے کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان وہاں سے پادتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى**))۔

۸۵۹- ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کے پادتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اور اذان کے بعد پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اقامت کے بعد پھر واپس آجاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا اور ان کو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے اس شخص کے خیال میں بھی نہ تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عَنْهُ عَنْ

۸۶۰- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مندرجہ بالا حدیث کی

لہ گواہی نہ دینی پڑے کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جنات یا انسان جو کوئی دنیا میں اذان کے کلمات سنے گا اسے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا پڑے گی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ گواہی دینے والے مسلمان ہونگے کیونکہ کافر کی گواہی صحیح اور لائق قبول نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ شیطان دراصل اذان کی عظمت و بڑائی سے بھاگتا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شیطان دراصل اذان کے الفاظ سے صرف ناامیدی اور مایوسی کی وجہ سے بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں توحید الٰہی اور رسالت پناہی کا اقرار و اعلان ہے۔ (مختصر از امام نووی)

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى)).

طرح فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ آدمی کو خیال ہی نہیں رہتا کہ اس نے کیوں کر نماز پڑھی (یعنی اس کے منتشر خیالات میں اس کا دھیان بٹ جاتا ہے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

۸۶۱- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۸۶۱- عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(۸۶۱) ☆ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ نماز کی ابتداء میں رفع الیدین (کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے) کرنے کے لیے پوری امت کا اجماع ہے لیکن اور دوسرے مقامات میں ان کا باہمی اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام مالکؒ اور دیگر جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے نیز امام شافعی نے کہا کہ جب تشہد پڑھ کر کھڑا ہو تو بھی رفع یدین کرے کیونکہ امام بخاری نے بحوالہ عبداللہ بن عمر لکھا ہے کہ رسول اللہؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی نے بھی باسانید صحیحہ یہی بیان کیا ہے جنھیں ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے تحریر کیا ہے علاوہ ازیں ابو بکر بن منذر ابو علی طبری اور بعض اہلحدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع یدین کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہ اہل کوفہ اور امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں رفع یدین نہیں ہے اور بالاجماع رفع الیدین کرنا کسی وقت بھی واجب نہیں ہے (ہاں سنت نبوی ضرور ہے)۔ اس کے برخلاف امام داؤد ظاہری نے بوقت تکبیر تحریمہ رفع الیدین کرنے کو واجب لکھا ہے نیز امام ابوالحسن احمد بن سیار کا قول۔ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین واجب ہے۔

کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں:

جمہور علماء کا عمل اور بیان ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اس طرح اٹھایا جائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر تک پہنچ جائیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک رہیں۔

رفع الیدین کرنے کا وقت:

پہلی روایت کے بموجب تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت کے مدنظر تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت کے تحت عین تکبیر کے ساتھ ہی ہے۔

٨٦٢- عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

۸۶۲- ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔

٨٦٣- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

۸۶۳- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

٨٦٤- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا

۸۶۴- ابوقلابہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مالک بن حویرثؓ کو نماز پڑھتے دیکھا انھوں نے نماز پڑھنے کے لیے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا اور پھر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر بھی اور بیان کیا کہ رسول اکرمؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

٨٦٥- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۸۶۵- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔

٨٦٦- عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

۸۶۶- ابوقتادہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں کو کان کی لوؤں تک اٹھاتے دیکھا۔

بَابُ إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

---

(۸۶۵) ☆ امام مالکؒ، ثوریؒ شافعیؒ، احمدؒ، ابوحنیفہؒ اور اکثر و بیشتر علماء کے نزدیک تکبیر تحریمہ واجب ہے لیکن قاضی عیاض نے بروایت ابن مسیبؒ حسنؒ زہریؒ قتادہؒ حکم اور اوزاعی یہ بیان کیا کہ تکبیر تحریمہ دراصل سنت ہے اور واجب نہیں ہے نیز نماز پڑھنے کے لیے صرف دل میں نیت کر لینا کافی ہے اور صحیح احادیث سے تکبیر کا وجوب ثابت ہے۔ امام نوویؒ

فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

٨٦٧- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٨٦٧- ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابوہریرہؓ جب نماز پڑھاتے تو ہمیشہ جھکتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر انھوں نے نماز سے فراغت کے بعد کہا میں تم سب لوگوں کی بہ نسبت رسول اکرمؐ جیسی نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنَى بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

٨٦٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے **ربنا ولک الحمد** پڑھتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے اور ختم نماز تک ہر نشست و برخاست کے وقت تکبیر کہتے تھے اور دو رکعت کے بعد جب قیام کرتے تو پھر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سب لوگوں کی بہ نسبت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٨٦٩- ابن جریج کی روایت کی مانند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہر قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس روایت میں ابوہریرہؓ نے یہ نہیں کہا کہ دوسروں کی بہ نسبت میں رسول اکرمؐ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔

٨٧٠- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ

٨٧٠- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مروانؒ نے جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا تو وہ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے پھر اس کو ابن جریج کی مانند بیان کیا اور اس میں مذکور ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کی نسبت میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے زیادہ مشابہ ہے۔

٨٧١– عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۷۱- ابو سلمہ کا بیان ہے کہ جھکتے اور اٹھتے وقت ابوہریرہؓ ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ ہم نے پوچھا یہ تکبیریں کیسی؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو رسول اکرمؐ کی نماز ہے (یعنی رحمت دوعالمؐ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)۔

٨٧٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۸۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ جب نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور بیان کرتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

٨٧٣– عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۸۷۳- مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ جب سجدے کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اور جب دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے الحاصل جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ رسول اکرمؐ کی نماز کی طرح انھوں نے نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انھوں نے مجھے رسول اکرمؐ کی نماز یاد دلا دی۔

بَاب وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا

باب : ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے

٨٧٤– عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

۸۷۴- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(۸۷۳) ☆ ہر رکعت میں تکبیر کہنا چاہیے البتہ رکوع کے بعد قیام کرتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے جس پر تمام گزشتہ اور موجودہ علماء کا اتفاق ہے۔ رسول اکرمؐ کے اس فعل کی لوگوں کو اطلاع نہ ملنے کی وجہ ہی سے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ تم سب کی بہ نسبت میری نماز رسول اکرمؐ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ واضح ہو کہ ہر دو رکعت والی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ایک تو تکبیر تحریمہ ہے اور باقی ہر رکعت میں پانچ پانچ ہیں اسی طرح تین رکعت میں سترہ اور چار رکعت میں بائیس اور پانچوں نمازوں میں چورانوے تکبیر کہنا چاہیے جنکے منجملہ تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیریں سنت ہیں البتہ ایک روایت میں امام احمد بن حنبل نے کہا کہ سب تکبیریں واجب ہیں۔ (نووی)

۸۷۵- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).

۸۷۵- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ حکم بیان کیا کہ جس نے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

۸۷۶- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).

۸۷۶- عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ام القرآن سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

۸۷۷-عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا.

۸۷۷- اور معمر نے اتنا زیادہ بیان کیا پس زائد۔

۸۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ

۸۷۸- ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار ارشاد فرمایا لوگوں نے پوچھا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ ابوہریرہؓ نے جواباً کہا اس وقت تم لوگ آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ میں

---

(۸۷۷) ☆ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ان احادیث سے سورۂ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا واجب ثابت ہوا ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جو کوئی نماز میں سورۂ فاتحہ بآسانی پڑھ سکتا ہو اس کو اس کا پڑھنا ضروری ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے جو ان احادیث کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ نے ان احادیث کو دلیل بنا کے کہا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور منفرد کو بھی سورۂ فاتحہ (الحمد) پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے کو سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور وہ اتنی آہستہ پڑھے کہ خود ہی سن سکے۔ بعض مالکی مسلک کے علماء کا بیان ہے کہ صرف دل میں پڑھ لینا کافی ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور کوئی چیز پڑھی اسی وقت جاتی ہے جب کہ زبان حرکت کرے اور پڑھنے کا کم از کم معیار یہ ہے کہ پڑھنے والا خود سن لے اور جو کوئی زبان ہلائے بغیر صرف اوپر ہی دل سے پڑھے تو وہ قرات نہیں ہوتی حالانکہ سورہ فاتحہ کی قرات واجب ہے۔ قاضی عیاض نے ایک روایت حضرت علیؓ، ربیعہؒ، اور محمد بن ابی صفرہؒ از اصحاب مالک کی زبانی جو بیان کی ہے کہ قرات بالکل واجب نہیں یہ صرف شاذ اور غیر مرفوع روایت ہے علامہ ثوریؒ، اوزاعیؒ اور امام ابوحنیفہ کا قول ہے کہ آخری دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ پڑھے خواہ چپ رہے اور خواہ سبحان اللہ کہہ لے لیکن صحیح مذہب جس پر تمام سلف و خلف کا اجماع ہے یہی ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جیسا کہ ایک دیہاتی سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔

(۸۷۸) ☆ اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر نمازی کو نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ نماز کا وہ جزو اعظم ہے کہ جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور نصف نصف تقسیم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نصف سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی ثناء

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ)) الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا)) قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ((قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا)) قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ((قَالَ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ)) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ۔

نے رسول اکرم کو اللہ عزوجل کا یہ قول فرماتے سنا ہے کہ نماز میرے اور میرے بندہ کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوچکی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص **الحمد لله رب العالمين** کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اور نمازی جب **الرحمن الرحيم** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری توصیف کی اور نمازی جب **مالك يوم الدين** کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی کہتا ہے کہ میرے بندہ نے اپنے سب کام میرے سپرد کردیے ہیں اور نمازی جب **اياك نعبد و اياك نستعين** پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کا درمیانی معاملہ ہے میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اسکو ملے گا۔ پھر جب نمازی اپنی نماز میں **اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندہ کے لیے ہے اور یہ جو کچھ طلب کرے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ سفیان نے کہا میری دریافت پر یہ حدیث مجھ سے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اس وقت بیان کی جب کہ وہ بیمار تھے اور میں ان کی عیادت کے لیے ان کے گھر گیا تھا۔

۸۷۹- عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

۸۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

ف تعریف و تمجید ہے اور نصف میں وہ دعا ہے جس کے فوائد نمازی کو حاصل ہوتے ہیں جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۂ فاتحہ سے علیحدہ تصور کرتے ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ الخ اس سورت میں داخل ہوتی تو رسول اللہؐ اس کو بھی بیان فرماتے اور جو لوگ بسم اللہ الخ کو سورۂ فاتحہ میں داخل و شامل کہتے ہیں وہ بھی اسی حدیث سے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے وہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو سورۂ فاتحہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ (مختصراً از امام نوویؒ)

چونکہ سورۂ فاتحہ دراصل قرآن کریم کا خلاصہ ہے اور اس کے پڑھنے کا رحمت عالم نے حکم دیا ہے اس لیے ہر رکعت میں پڑھی جائے۔ (از مترجم)

أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۸۸۰- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي)).

۸۸۰- یہ حدیث بھی گذشتہ حدیث کی مانند ایک اور سند سے بھی منقول ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے-

۸۸۱-عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ .

۸۸۱-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نامکمل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

۸۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ.

۸۸۲- ابوہریرہؓ نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ بغیر قرات کے نماز درست نہیں ہوتی اس کے بعد ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے جو نماز باآواز بلند پڑھی ہم نے بھی باآواز بلند پڑھی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہری پڑھی اسے ہم نے بھی ویسے ہی ادا کیا۔

۸۸۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ لَمْ أَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنْ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ.

۸۸۳- عطاءؒ نے ابوہریرہؓ کا قول بیان کیا کہ نماز کی ہر رکعت میں قرات کرنا چاہیے۔ رسول اکرمؐ نے جس نماز میں ہم کو قرات سنائی ویسی ہی ہم نے تم کو سنادی اور جو نماز رسول اکرمؐ نے غیر جہری پڑھی ویسی ہی ہم نے بھی پڑھ کے تم کو بتادی جس پہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھوں تو کیا حرج ہے؟ ابوہریرہؓ نے جواب دیا سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی مزید آیات پڑھو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر صرف سورۂ

(۸۸۳) ☆ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ مزید کسی سورت کا پڑھنا مستحب ہے فجر، جمعہ اور دوسری نمازوں میں۔ سورۂ فاتحہ کی قرات کے ساتھ اور کسی سورت کا ملانا تمام علماء کے نزدیک سنت ہے۔ قاضی عیاض نے بعض مالکی مسلک کے اشخاص کا یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا واجب ہے حالانکہ یہ قول شاذ اور مردود ہے البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کسی سورت یا آیت کا پڑھنا مستحب ہے یا غیر مستحب؟ اس بارے میں علماء کا ☜

الحمد پڑھو تو وہ بھی کافی ہے۔

٨٨٤- عَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِي اللهُ عنه فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۸۸۴- عطاءؒ نے ابو ہریرہؓ کا یہ قول بیان کیا کہ ہر نماز میں قرات ہے اور جس نماز میں رسول اکرمؐ نے باآواز بلند قرات کر کے ہمیں اس کی تعلیم دی ویسی ہی ہم نے تم کو سنادی اور جو نماز آپؐ نے غیر جہری ادا فرمائی ویسی ہی ہم نے تم کو ادا کر کے بتادی۔ جس نے سورۂ فاتحہ پڑھی اس کی نماز پوری ہوئی اور جس نے اس پر مزید کسی سورہ یا آیات کا اضافہ کیا تو یہ بہتر ہے۔

٨٨٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ قَالَ ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى)) فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى

۸۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپؐ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیتے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ کو سلام کیا آپ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ چنانچہ اسی طرح وہ نماز پڑھتا اور لوٹ کر آپ کو سلام کرتا اور آپ یہی فرماتے کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول برحق بنایا ہے میں اس سے زیادہ اچھے طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں براہ کرم آپ ہی مجھے بتادیجئے تو ارشاد ہوا تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن کریم تم بآسانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو اس کے بعد رکوع کرو اور پھر بہ آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد بہ اطمینان سجدہ

؎ باہمی اختلاف ہے امام مالک سورت کے ملانے کو مکروہ کہتے ہیں امام شافعیؒ نے اپنے آخری بیان میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور ان کا قدیم اور ابتدائی بیان یہی ہے کہ سورت ملانا غیر مستحب ہے۔ بعض دوسرے ائمہ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وہ سورت ملائے یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے۔ جمہور کا متفقہ بیان ہے کہ نماز جنازہ میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کے آمین کہہ لے البتہ نفلی نماز میں سورہ ملانا مستحب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیات پڑھنا مستحب ہے اور اس کے ترک سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ (مختصر از امام نووی)

١٧٩٤–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا**)).

١٧٩٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا اور خیال رکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا۔ بہت اچھا دو وضوؤں کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا یعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

١٧٩٥– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ ((**وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ**)).

١٧٩٥- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریب کو ملا تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے روایت کیا کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھا کہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپ نے فرمایا کہ "واجعلنی نورا"۔ راوی کو اس میں کوئی شبہ نہیں۔

١٧٩٦– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

١٧٩٦- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جو اوپر گزرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)).

کرو اور پھر بہ اطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔

٨٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ ((وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغْ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ)).

٨٨٦- ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور رسول اکرمؐ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔اس کے بعد پوری حدیث متذکرہ بالا بیان کرتے ہوئے اس کے آخر میں فرمایا تم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو کھڑے ہو اور اس کے بعد تکبیر کہو۔

بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ

باب: مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنے کی ممانعت

٨٨٧- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)).

٨٨٧- عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ بعد ختم نماز آپؐ نے فرمایا تم میں سے کس مقتدی نے سورۂ سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھی؟ تو ایک مقتدی نے عرض کیا یارسول اللہؐ! بغرض حصول ثواب میں نے پڑھی تھی جس پہ ارشاد فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے۔

٨٨٨- عَنْ عِمْرَانَ [illegible] حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ

٨٨٨- عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپؐ کے پیچھے سورۂ اعلیٰ

(٨٨٦) ☆ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ تمام نماز کے ارکان ادا کیے جائیں اس کو تعدیل ارکان کہتے ہیں جو تمام علماء کے نزدیک فرض ہے اور اسی حدیث کو تعدیل ارکان کے لیے جمہور علماء دلیل و ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ نے اسے واجب کہا ہے۔(امام نوویؒ)

(٨٨٧) ☆ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو بآواز بلند قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت ہے جیسا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے پیچھے مقتدی کو بآواز بلند قرآن پڑھنے سے باز رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سری نماز یعنی ظہر و عصر میں بھی امام کے پیچھے بحیثیت مقتدی الحمد کے بعد کوئی اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کی بابت رحمت عالمؐ نے منع فرمایا کہ تم بہ آواز بلند نہ پڑھو۔البتہ ایک شاذ و ضعیف قول یہ ہے کہ مقتدی سری نماز میں بھی جہری نماز کی مانند کوئی سورت نہ پڑھے اور یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ جہری نماز میں مقتدی کو بالکل خاموش رہ کر صرف سنتے رہنے کا حکم ہے اور سری نماز میں سورت پڑھنے کی تاکید ہے علاوہ ازیں اگر جہری نماز میں مقتدی اپنے امام سے اس قدر زیادہ فاصلہ پر ہو کہ وہ امام کی قرآت نہ سن سکتا ہو تو اس مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش نہ رہے بلکہ الحمد کے ساتھ مزید کوئی سورت یا قرآن کی آیات تلاوت کرے اور یہی مسلک بالکل صحیح ہے۔ (نووی)

اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)).

پڑھنے لگ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے سوال کیا کہ پڑھنے والا کون تھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا "میں"۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میری قرات میں خلجان پیدا کر رہا ہے۔

۸۸۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)).

۸۸۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے آئی ہے۔

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

باب : بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل۔

۸۹۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

۸۹۰- انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ و حضرت عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (جہر سے) پڑھتے نہیں سنا۔

۸۹۱- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ.

۸۹۱- شعبہؒ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کیا آپ نے خود یہ حدیث حضرت انسؓ کی زبانی سنی ہے تو انھوں نے جواب دیا ہاں ہم نے یہ مسئلہ ان سے پوچھا تھا تو انھوں نے یہ حدیث سنائی تھی۔

۸۹۲- عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ

۸۹۲- عبدہ نے بیان کیا کہ حضرت فاروق اعظمؓ دعائے ثنا یعنی کلمات ذیل بلند آواز سے پڑھتے تھے **سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك**۔ نیز قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ اور حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ حضرات کرام **الحمد لله رب العالمين** سے

---

(۸۹۰) ☆ یعنی رحمت عالمؐ اور خلفائے راشدین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو باآہستہ پڑھ کر سورۂ الحمد سے قرات شروع کرتے تھے۔ امام شافعی اور جمہور سلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ الخ دراصل سورۂ فاتحہ کا جزء ہے اس لیے جب سورۂ فاتحہ باآواز پڑھی جائے تو بسم اللہ الخ کو بھی باآواز بلند پڑھنا چاہیے۔ (نووی)

(۸۹۱) ☆ اس حدیث سے وہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ شاید یہ حدیث قتادہؒ نے انسؓ سے خود نہ سنی ہو بلکہ صرف انسؓ کا حوالہ دے دیا ہو۔ شبہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی ہے ورنہ ہر شخص کے بارے میں یہ شبہ ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا.

قرأت شروع کیا کرتے تھے اور سورۂ فاتحہ سے پہلے یا بعد میں بسم اللہ الخ (جہر سے) نہیں پڑھتے تھے۔

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ

۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَةُ آيَةٌ مِنْ أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ سِوَى بَرَاءَةٌ

باب: سورہ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الخ کو ہر سورۃ کا جزو کہنے والوں کی دلیل

۸۹٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ**)) فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ ((**أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ**)) فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((**فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ**)).

۸۹۴- انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ رسول اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ پر ایک غفلت سی طاری ہوئی پھر مسکراتے ہوئے آپؐ نے سر اٹھایا جس پہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز پر ہنسی آرہی ہے؟ ارشاد ہوا مجھ پہ ابھی ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر انا اعطیناك الکوثر کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بروز محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کے لیے آئیں گے۔ اس حوض پر اتنے گلاس ہیں جتنے آسمان کے تارے۔ ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا جس پہ میں کہوں گا اے اللہ! یہ شخص میرا امتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں یہ آپ کا امتی نہیں بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنھوں نے آپؐ کے بعد نئے کام نکالے اور بدعتیں کیں۔ ابن حجر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس مسجد میں تشریف فرما تھے اور اللہ نے کہا یہ وہ شخص ہے جس نے آپ کے بعد بدعتیں نکالیں۔

(۸۹۴) ☆ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بسم اللہ الخ سورہ کوثر کا جزء ہے اور اسی طرح ہر سورت کے اول میں داخل ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا درست ہے اور تابع کو اپنے آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا بھی جائز ہے۔ (امام نوویؒ)

٨٩٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ**)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((**آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ**)).

٨٩٥- انسؓ بن مالک نے اس روایت میں ابن مسہر کی مانند بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ اس روایت میں حوض کوثر کے گلاسوں کا ستاروں کی مانند ہونا مرقوم نہیں بلکہ اتنا تحریر ہے کہ کوثر ایک بہترین نہر ہے جس کے عطیہ کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے کہ جنت کا یہ حوض کوثر آپ کو دیا گیا ہے۔

بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهِ فَوْقَ سُرَّتِهِ وَوَضْعُهُمَا فِي السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

٨٩٦- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

٨٩٦- وائل بن حجرؓ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرم کو بدیں طور دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا۔ اس حدیث کے راوی ہمام کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر چادر اوڑھ لی اس کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے چادر میں سے ہاتھ باہر نکال کے دونوں کانوں تک اٹھا کر تکبیر پڑھی اس کے بعد رکوع میں گئے۔ اور بحالت قیام سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر رفع الیدین کیا اور پھر آپؐ نے دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں سجدہ کیا۔

(٨٩٦) ☆اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ شروع نماز میں اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرنا چاہیے اور تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر رکھے اور سجدہ کے وقت دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر زمین پر رکھے یہ قول جمہور علماء و محدثین کا ہے جسے اہل حدیث نے اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ ابو اسحٰق بن راہویہؒ، ابو اسحٰق مرزویؒ کی روایات جو دار قطنی اور بیہقی نے بحوالہ حضرت علیؓ لکھی ہیں وہ باتفاق جمہور علماء سب کی سب ضعیف ہیں۔ امام احمدؒ، اوزاعیؒ اور ابن منذرؒ کا بیان ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔ امام مالکؒ نے بیان کیا کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے تو سینہ پر ہاتھ باندھے اور چاہے نہ باندھے اور یہی قول مالکیہ حضرات کے نزدیک مشہور اور رواج یافتہ ہے نیز انھوں نے کہا ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض نمازوں میں ہاتھ چھوڑ دے۔ اور لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے علاوہ ازیں جمہور علماء اور اہل حدیث نے وائل بن حجر، سہل بن سعد، ہلب طائی کی روایات کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے جیسا کہ امام بخاری اور ترمذی نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھاتے سینہ پر ہاتھ باندھے۔ (مختصر انووی)

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ

۸۹۷– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنْ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)).

۸۹۸– عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنْ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ)).

۸۹۹–عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنْ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ.

باب: نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم

۸۹۷– عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلاں شخص پر۔ چنانچہ ایک دن رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام سلام ہے اور وہ تمام برائیوں سے سالم وپاک وصاف ہے اس لیے تم لوگ تشہد میں یہ کلمات پڑھا کرو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ اس کے بعد نمازی جو جی چاہے وہ دعا کرے کیونکہ ان کلمات کے ادا کرنے سے ہر نیک بندہ کو جو زمین پہ ہو یا آسمان میں ہو سلام پہنچ جاتا ہے۔

۸۹۸– اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ صرف اس میں یہ الفاظ نہیں کہ "اس کے بعد جو چاہے مانگے۔"

۸۹۹– منصور سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں کی حدیث کی طرح مروی ہے اور اس راویت میں ذکر ہے پھر اس کے بعد اس کا جی چاہے دعا کرے۔

(۸۹۷) ☆ تین طرح کے تشہد احادیث میں بیان کیے گئے ہیں اور باتفاق علماء ہر ایک کا پڑھنا درست ہے امام شافعی اور بعض مالکی اشخاص کے نزدیک عبداللہ بن عباسؓ کا بیان کردہ تشہد افضل ہے کیونکہ اس میں مبارکات کا لفظ ہے جو قرآن کریم کی آیت تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ کے عین موافق ہے نیز ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ہم کو تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کریم کی سورتیں اور آیات سکھائی ہیں اور یہ تشہد امام ابو حنیفہؒ، امام احمدؒ جمہور فقہاء اور اہل حدیث کے نزدیک بھی افضل ہے کیونکہ بصحت تامہ روایت کیا گیا ہے۔ امام مالکؒ نے حضرت عمرؓ کے بیان کردہ تشہد کو جو آپ نے صحابہ کی موجودگی میں برسر منبر سکھایا اور جس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا افضل قرار دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایھا النبی اخر تک۔

علاوہ ازیں شافعیؒ نے پہلے تشہد کو سنت اور دوسرے کو واجب کہا ہے امام احمدؒ نے پہلے کو واجب اور دوسرے کو فرض کہا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ وامام مالکؒ اور دیگر فقہاء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں لیکن باتفاق جمہور علماء اہل حدیث کے نزدیک دونوں تشہد واجب ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی (تشہد کے سہو اترک سے سجدہ سہو لازمی ہے)۔ (امام نوویؒ)

۹۰۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ((**ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ**)).

۹۰۰- عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ہم لوگ نماز میں تشہد پڑھتے تھے جیسا کہ منصور نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تشہد پڑھنے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ جو دعا چاہے کرے۔

۹۰۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا.

۹۰۱- عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کے مندرجہ بالا تشہد اس طرح سکھایا جس طرح آپ مجھے قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۲-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ ((**التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ**)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے التحیات المبارکات (تاختم) اور ابن رمح کا بیان ہے کہ قرآن کی سورتوں کی مانند آپ سکھایا کرتے تھے۔

۹۰۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

۹۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔

۹۰۴- عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ

۹۰۴- حطان بن عبداللہ رقاشی کا بیان ہے کہ میں ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جب ہم لوگ تشہد میں بیٹھے تھے تو پیچھے سے کسی آدمی نے کہا نماز نیکی اور زکوۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ابو موسیٰ اشعریؓ نے بعد ختم نماز پوچھا یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش رہے تو آپ نے پھر کہا تم لوگ سن رہے ہو بتاؤ کہ تم میں سے یہ بات کس نے کہی؟ جب سب لوگ چپکے رہے تو آپ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی نہیں میں نے نہیں کہے مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپ خفا نہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص

أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذْ قَالَ)) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ((فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

نے کہا یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی۔ ابو موسیٰ ؓ نے جواب دیا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے حالانکہ رسول اکرمؐ نے ہم کو بہ دوران خطبہ تمام امور بتائے اور نماز پڑھنا سکھائی ہے وہ اس طرح کہ تم لوگ نماز پڑھنے سے پہلے صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے کوئی امام بنے اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ ولا الضالین کہہ چکے تو تم آمین کہو تاکہ اللہ تم سے خوش رہے۔ امام کی تکبیر ورکوع کے بعد تم تکبیر ورکوع ادا کرو اور امام سے پہلے تکبیر ورکوع ادا نہ کرو۔ کیوں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تمہارا ایک لحہ تاخیر کرنا امام کے رکوع و تکبیرات کے برابر ہی شمار کیا جاتا ہے۔ پھر جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی کہا ہے کہ جو کوئی اللہ کی تعریف و توصیف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے۔ امام جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر اور سجدہ کرو کیونکہ تم سے ایک لحہ پہلے امام تکبیر کہتا اور سجدہ ورفع کرتا ہے اور ایک لحہ بعد یہ اعمال کرو تو تم میں سے ہر ایک یہ دعا پڑھے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

۹۰۵- عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ

۹۰۵- قتادہؓ نے ایک دوسری روایت بھی اسی اسناد کے ساتھ بیان کی ہے علاوہ ازیں جریر نے سلیمان کے ذریعہ قتادہ کی زبانی یہ حدیث بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ امام جب قرات کرے

(۹۰۵) ☆ بعض لوگوں نے امام مسلمؒ کی اس کتاب پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں اکثر وہ احادیث ہیں جن پر جمہور کا اتفاق نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ صحیح مسلم میں جتنی احادیث درج ہیں امام مسلمؒ کے نزدیک ان سب پر جمہور کا اتفاق ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام مسلمؒ اسباب و علل میں دوسروں کی تقلید نہیں کرتے تھے یعنی اس حدیث میں واذاقرا فانصتوا کے الفاظ کی زیادتی پر علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ ت

فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ)) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ.

تو مقتدی خاموش سنتے رہیں۔ ابو کامل کی روایت جو صرف ابو عوانہ کی زبانی ہے اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی یہ فرمایا ہو کہ جو بندہ تعریف الٰہی کرتا ہے تو اللہ اس کی تعریف سنتا ہے البتہ امام مسلمؒ کے شاگرد ابو اسحٰقؒ نے کہا کہ ابو بکر جو ابو نضر کے بھانجے ہیں وہ اس روایت کو محل گفتگو کہتے ہیں۔ امام مسلمؒ کا بیان ہے کہ سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے (یعنی یہ روایت بالکل صحیح ہے جسے سلیمان نے بیان کیا ہے کہ امام جب قرات کرے تو مقتدی کو خاموش سنتے رہنا چاہیے)۔ ابو بکر کی دریافت پر امام مسلمؒ نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث بالکل صحیح ہے کہ امام کی قرات پر مقتدی خاموش سنتا رہے پھر امام مسلمؒ نے دریافت پر جواب دیا یہ ضروری نہیں کہ جس روایت کو میں صحیح سمجھوں اسے اپنی کتاب میں لکھوں بلکہ میں نے اس کتاب میں وہ احادیث لکھی ہیں جو متفقہ طور پر صحیح ہیں۔

٩٠٦- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)).

٩٠٦- قتادہ نے اسی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کی زبانی کہا ہے جو کوئی اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ اس کو سنتا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے کے احکام

٩٠٧- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

٩٠٧- ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اکرمؐ وہاں تشریف

یحیٰی بن معین، ابو حاتم رازی، دار قطنی اور حاکم ابو عبد اللہ کے شیخ حافظ ابو علی نیشاپوری نیز امام بیہقی نے اپنی سنن کبیر میں ابو داؤد کی طرح لکھا ہے کہ ان الفاظ کی زیادتی غیر محفوظ ہے۔ نیز سلیمان تیمی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں قتادہ کے تمام دوستوں کی مخالفت کی ہے علاوہ ازیں تمام حافظین حدیث کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی صرف ایک ضعیف روایت میں ہے اور اس سے بڑھ کر امام مسلمؒ کی صحت بیان کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انھوں نے خود اس روایت کو اپنی صحیح میں شامل نہیں کیا۔ (از امام نوویؒ)

(٩٠٧) ☆ علماء کا باہمی اختلاف ہے کہ درود آخری تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور علماء

عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ**)).

لائے چنانچہ بشیر بن سعدؓ نے پوچھا یارسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ یہ سننے کے بعد آپؐ بالکل خاموش رہے اور ہم نے تمنا کی کہ کاش ہم آپ سے نہ پوچھتے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا اس طرح درود پڑھا کرو **اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد كما صليت على ال ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد۔** اور سلام بھیجنے کا طریقہ تم کو معلوم ہی ہے۔

۹۰۸- عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ ((**قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ**)).

۹۰۸- ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مل کر کہا میں تم کو یہ تحفہ دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یارسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنے کی ترکیب تو ہم نے معلوم کرلی ہے مگر یہ بتادیجئے کہ آپ پر دورد کس طرح پڑھیں؟ ارشاد ہوا کہو **اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد كما باركة على ال ابراهيم انك حميد مجيد۔**

۹۰۹- عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً.

۹۰۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں ہدیہ کا ذکر نہیں۔

۹۱۰- عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللَّهُمَّ.

۹۱۰- ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں "وبارك على محمد" کے الفاظ ہیں "اللهم" کا لفظ نہیں ہے۔

۹۱۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا

۹۱۱- ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض

ﷺ درود پڑھنے کو سنت کہتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص تشہد کے بعد درود نہ پڑھے تب بھی نماز ہوجائے گی اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ امام شعبیؒ عبداللہ بن عمر کے نزدیک درود پڑھنا واجب ہے یعنی اگر درود نہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔ امام بیہقی کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے امام شافعی او رامام شعبی پر یہ الزام لگایا ہے کہ انھوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے تو یہ الزام خود غلط ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد ہوا کہو اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وزریته کما صلیت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم • وبارك علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انك حمید مجید۔

٩١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

۹۱۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ

باب: سمع اللہ لمن حمدہ ربنالک الحمد اور آمین کہنے کا حکم

٩١٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۹۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

٩١٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ.

۹۱۴- (سند کے اختلاف کے ساتھ) گذشتہ روایت والا مضمون ہی ہے۔

٩١٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ)).

۹۱۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا امام جب آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رحمت دو عالم ولا الضالین کے بعد آمین کہا کرتے تھے۔

---

(۹۱۲) ☆ قاضی عیاض کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل کرے گا یا دس گنا زیادہ اس کو ثواب عنایت کرے گا جیسے کہ پروردگار کا یہ حکم ہے کہ جو کوئی نیکی کا ایک کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس گنا سے بھی زیادہ اچھائیاں عنایت کرے گا۔ (امام نووی)

واضح ہو کہ درود کے معنی رحمتیں، مبارکبادیاں اور نوازشیں ہیں علاوہ ازیں درود کے معنی ہیں امداد کرنا احکام کی پیروی کرنے کا حکم دینا۔ (از مترجم)

(۹۱۵) ☆ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی دونوں کو آمین کہنا مستحب ہے نیز جو شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو اس کو بھی آمین کہنا ضروری ہے مقتدی کو امام کے ساتھ ہی آمین کہنا چاہیے۔ امام کی آمین سے پہلے ایک لمحہ پہلے یا ایک لمحہ بعد آمین نہ کہی جائے نیز لفظ

٩١٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ.

٩١٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا...... گذشتہ حدیث کی طرح البتہ اس میں ابن شہاب کا قول بیان نہیں ہوا۔

٩١٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

٩١٧- ابوہریرہؓ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا کہ تم جب نماز میں آمین کہو اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر تمہاری اور ان کی آمین ایک دوسرے کے برابر ہو جائے تو اس نمازی کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

٩١٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

٩١٨- ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ تم جب آمین کہو تو اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر تمہاری اور ان کی آمین ایک دوسرے کے برابر ہو جائے تو تمہارے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

٩١٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

٩١٩- (سند کے اختلاف کے ساتھ) گذشتہ روایت کی طرح۔

٩٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

٩٢٠- ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والا جب ولا الضالین کہے اور اس کے پیچھے والا شخص آمین کہے اور اس کا کہنا آسمان والوں کے آمین کہنے کے عین وقت میں ہو تو اس شخص کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

باب: مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے

٩٢١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ

٩٢١- انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے رسول اکرمؐ کا دائیں جانب کا بدن چھل گیا ہم آپ کی عیادت کے لئے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لیے آپؐ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور جب ہم سب لوگ نماز پڑھ چکے تو ارشاد ہوا

ﷺ رسول اکرمؐ کا یہ بھی حکم ہے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی کو بھی ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر فوراً آمین کہنا چاہیے نیز امام مقتدی اور منفرد ہر ایک کو باآواز بلند آمین کہنا ضروری ہے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ آمین بآہستہ کہی جائے۔ (نووی)

(٩٢١) ☆ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ نے فرض نماز پڑھائی تھی نیز ربنالك الحمد مع واؤ اور بغیر واؤ عطف کے دونوں طرح کہنا جائز اور درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے لیکن تکبیر، رکوع، قومہ، سجدہ اور قعدہ وغیرہ یہ تمام ارکان امام کے بعد کرے امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے ورنہ نماز درست نہ ہو گی اور مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرے گا تو گنہگار ہو گا اور اگر امام سے پہلے سلام ☜

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے میری بیٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے۔

۲۱۴۳- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

۲۱۴۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔

۲۱۴۴-و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)).

۲۱۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۴۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۴۵- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۶- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۴۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۴۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيَّ

۲۱۴۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

بقیہ ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا نہ ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مراد ان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نوویؒ)

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ)).

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو وہ جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب تسمیع پڑھے تو تم تحمید پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔

٩٢٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۹۲۲- انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر باقی حدیث اوپر والی کی طرح ہے۔

٩٢٣-عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ ((فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا)).

۹۲۳- ایک اور سند سے یہ حدیث بھی ویسے ہی منقول ہے۔ اس میں دائیں پہلو کے زخمی ہونے کا ذکر ہے یہ الفاظ زائد ہیں کہ جب کھڑے ہو کر پڑھاتے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

٩٢٤- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ ((إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا)).

۹۲۴- مذکورہ بالا حدیث بھی اس سند سے اوپر والی حدیث کی طرح منقول ہے۔

٩٢٥- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ.

۹۲۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

لے پھیر دے تو نماز نہ ہو گی اور اس روایت میں کہ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے اس روایت میں علماء کا باہمی اختلاف ہے۔ امام اوزاعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو سکتا ہو اس کی نماز بیٹھ کر پڑھانے والے کے پیچھے درست نہیں، لیکن امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، اور جمہور علماء کے نزدیک بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کے پیچھے مقتدیوں کو کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اکرمؐ نے مرض الموت کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ و دیگر صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسالت مآبؐ کے مرض کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے امامت کی تھی۔ پیروی امام کا مقصد یہ ہے کہ مقتدی ارکان ظاہری کی ادائی میں امام کی پیروی کرے۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور اس کے برعکس جائز اور درست ہے نیز عصر کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور اسکے بالعکس بھی جائز و درست ہے۔ البتہ امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسی نماز درست نہیں ہوتی۔ ہماری اور تمام اہل حدیث کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز خوف دو مرتبہ پڑھی دوسری مرتبہ کی نماز آپ کے لیے نفل تھی اور دوسرے مقتدیوں کے لیے فرض تھی اسی طرح حضرت معاذ عشاء کی نماز رسول اکرمؐ کے ساتھ ادا کرنے کے بعد اپنی قوم میں جا کر عشاء کے فرض پڑھاتے تھے اس صورت میں دوسری مرتبہ کی نماز حضرت معاذؓ کے لیے نفل ہوتی اور آپ کے مقتدیوں کے لیے فرض تھی۔ (امام نووی)

٩٢٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا)).

٩٢٦- ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ کی عیادت کے لیے صحابہ کرامؓ آئے آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن کچھ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپؐ نے اشارہ سے انہیں بیٹھنے کا حکم دیا پھر آپؐ نے بعد فراغت نماز فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٧- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٩٢٧- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٩٢٨- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا)).

٩٢٨- جابرؓ کا بیان ہے کہ رسالت مآبؐ کی بیماری میں ہم نے آپؐ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھی کہ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت صدیق اکبرؓ مکبر کی حیثیت میں تکبیرات کہتے تھے۔ نماز میں ہمیں کھڑا دیکھ کر آپؐ نے اشارہ سے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے پھر بعد فراغت نماز ارشاد عالی ہوا تم نے اس وقت وہ کام کیا جیسا کہ فارس و روم والے اپنے بادشاہ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھا رہتا ہے۔ اب آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ ہمیشہ اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٩- عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

٩٢٩- جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے تاکہ ہمیں سنائیں۔ باقی حدیث وہی ہے۔

٩٣٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى

٩٣٠- ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ تم اس کی مخالفت نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسمیع پڑھے تو تم تحمید پڑھو اس کے سجدہ کے ساتھ تم سجدہ کرو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز

(٨٢٦) ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اشارے یا کسی عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ))۔

ادا کرو۔

٩٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

٩٣١- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

باب: امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد کرنے کا بیان

٩٣٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ ((لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))۔

٩٣٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ ہم کو تعلیمؐ دیتے اور فرماتے تھے امام سے پہلے کوئی کام نہ کرنا وہ جب تکبیر کہے اس وقت تکبیر کہنا اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسمیع کہے تو تم تحمید پڑھا کرو۔

٩٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ)) وَزَادَ وَ ((لَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ))۔

٩٣٣- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے بھی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں "والاالضالین" کے بعد آمین کہو مذکور نہیں ہے۔

٩٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

٩٣٤- ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام ایک ڈھال کی طرح ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور وہ جب تسمیع کہے تو تم تحمید کہو کیونکہ جس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو جاتا ہے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

٩٣٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ))۔

٩٣٥- ابوہریرہؓ نے رسالت مآب ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور وہ جب تسمیع پڑھے تو تم تحمید کہو اور وہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور وہ جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ ((وَأَتَاكُمْ)).

کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو۔ اور قتیبہ کی روایت میں ولا اتاکم کا لفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً)) قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیتی اور اپنی ماں کی بیتی سناؤں؟ اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہؐ کی بیتی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا، لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

(۲۲۵۶) ☆ اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن الله زوارات القبور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث لعن

بَابُ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخُ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

باب: امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے

۹۳۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَفَعَلْنَا

۹۳۶- عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کیا آپ مجھے رسول اکرمؐ کی بیماری کے واقعات بتائیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ بیمار ہوئے تو ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں بلکہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ ارشاد ہوا ہمارے لیے لگن میں پانی رکھو۔ ہم نے پانی رکھا تو آپؐ نے غسل فرمایا اس کے بعد چلنا چاہا لیکن آپ کو غش آگیا اور جب افاقہ ہوا تو پھر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے کہا جی نہیں یا رسول اللہؐ! وہ سب آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا ہمارے لیے طشت میں پانی رکھو چنانچہ ہم نے آپؐ کے حکم کی تعمیل کی اور آپؐ نے غسل کیا۔ پھر آپؐ چلنے کے لیے تیار ہوئے لیکن دوبارہ آپ کو غش آگیا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد ارشاد ہوا کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں یا رسول اللہ! وہ سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور ادھر لوگوں کی حالت

(۹۳۶) ☆ رسول اکرمؐ کا غسل کرنا، پھر مسجد کی خواہش کرنا اور پے در پے بے ہوش ہو جانا یہ سب شدت مرض کی وجہ سے تھا حاشا و کلا ہرگز ہرگز آپ کو کسی قسم کا جنون نہیں تھا کیونکہ جنون و پاگل پن ایک نقص ہے اور پیغمبرؐ ہر نقص سے بالکل پاک و صاف ہیں۔ بیماریوں کی شدت سے اللہ تعالیٰ کو درجہ اور ثواب بڑھانا منظور ہے۔ صحابہ نے نماز کے لیے آپ کا انتظار کیا اس سے ثابت ہوا کہ امام کے آنے کی امید ہو تو اس کا انتظار کرنا جائز ہے بشرطیکہ وقت نماز باقی ہو اور ہر مرتبہ بے ہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر کئی مرتبہ کی بے ہوشی کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کر لیا جائے تب بھی کافی ہے۔ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث میں غسل سے مراد وضو کرنا ہے کیونکہ بے ہوش ہونے کے بعد غسل واجب نہیں بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے اس بیان سے کہ اے صدیق اکبرؓ! نماز پڑھانے کے آپ زیادہ مستحق ہیں کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں ☜

فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ((أَصَلَّى النَّاسُ)) فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا ((أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ)) فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ

یہ تھی کہ وہ سب نماز عشاء کے لئے رسالت مآبؐ کی تشریف آوری کے مسجد میں منتظر تھے۔ آخر آپؐ نے ایک آدمی کے ہاتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ اس آدمی نے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت نرم دل تھے وہ جلد رونے لگتے تھے اسی لیے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہا اے عمر! تم نماز پڑھادو جس پر حضرت عمرنے کہا جی نہیں آپ ہی امامت کے زیادہ مستحق ہیں اور آپ ہی کو نماز پڑھانے کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی دن تک نماز پڑھائی اسی دوران ایک دن رسول اکرمؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپؐ دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔ ان دو آدمیوں میں سے ایک حضرت عباسؓ تھے (جو آپ کے چچا تھے)۔ غرضیکہ رسول اکرمؐ مسجد میں اس وقت پہنچے جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ بحیثیت امام نماز پڑھا رہے تھے۔ انھوں نے جب رسول اکرمؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپؐ نے اشارہ سے فرمایا پیچھے نہ ہٹو اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا مجھے ابو بکرؓ کے برابر میں بٹھادو۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے برابر بٹھادیا۔ رسالت مآبؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنے لگے اور حضرت صدیق اکبرؓ ویسے ہی کھڑے کھڑے رسول اکرمؐ کی نماز میں پیروی کرنے لگے گویا رسول اکرمؐ

ﷺ ایک تو یہ کہ تمام صحابہ کرام پر حضرت صدیق اکبر کو فضیلت ثابت ہے دوسرے یہ کہ امام کو جب کوئی عذر ہو تو وہ اپنا خلیفہ مقرر کرے تیسرے یہ کہ حضرت صدیق اکبر کے بعد حضرت عمر فاروق تمام دیگر صحابہ پر افضل ہیں نیز اس حدیث شریف سے حسب مذہب امام شافعیؒ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر امام بیٹھا ہوا ہو تو مقتدیوں کو بشرط طاقت قیام کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا چاہیے۔

اس حدیث شریف میں دوسرے سہارا دینے والے شخص کا نام جو حضرت عباس کے ساتھ تھے حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت علی بتایا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ دوسرے شخص فضل بن عباس تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دوسرے شخص دراصل اسامہ بن زید تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سب لوگوں نے باری باری آپ کو سہارا دیا اور پہلی طرف حضرت عباس جوں کے توں سہارا دیتے ﷺ

فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

امام تھے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی اور تمام صحابہ کرام حسب سابق اس فرض نماز ظہر میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کر رہے تھے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس جا کر کہا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو حضرت عائشہؓ نے مجھے سنائی ہے اور ان کی طلب پہ میں نے پوری حدیث ان سے کہہ سنائی جسے سننے کے بعد انھوں نے کہا یہ پوری حدیث بالکل صحیح ہے۔ پھر پوچھا دوسرے شخص جو رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے کیا انکا نام ام المومنین حضرت عائشہؓ نے نہیں بتایا؟ میں نے جواب دیا جی نہیں۔ تو انھوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علیؓ تھے۔

۹۳۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا وَأَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ.

۹۳۷- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ سب سے پہلے حضرت میمونہؓ کے گھر میں بیمار ہوئے پھر آپؐ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے (عائشہؓ) گھر میں رہنے کی خواہش کی۔ چنانچہ سب نے اجازت دے دی کہ آپ میرے گھر میں رہیں اور میں آپ کی تیمارداری کروں۔ ایک دن آپ مسجد میں جانے کے لیے اس طرح روانہ ہوئے کہ آپؐ اپنا ایک ہاتھ فضل بن عباسؓ کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ ایک دوسرے شخص کے مونڈھے پر تھا اور ضعف کی وجہ سے آپ کے پاؤں زمین پر خطوط کھینچ رہے تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ کو سنائی تو انھوں نے کہا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کہ جس کا حضرت عائشہؓ نے نام نہیں لیا کون تھا؟ وہ حضرت علیؓ تھے۔

☆ رہے۔ اسی لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام نہیں لیا کیونکہ وہ صرف ایک ہی شخص نہ تھے بلکہ کئی آدمی تھے جو باری باری رسول اکرمؐ کو سہارا دیتے ہوئے مسجد تک گئے تھے اور ان لوگوں میں حضرت علی بھی شریک تھے۔ (نووی)

(۹۳۷)☆ یہ حدیث شریف بھی اس امر کی دلیل ہے کہ باری باری ہر بی بی کے پاس رہنا رسول اکرمؐ پر بھی واجب تھا اور جو لوگ سنت کہتے ہیں وہ اس اجازت کو صالح معاشرت اور حسن خلق کی دلیل بناتے ہیں نیز تمام علماء کا اتفاق ہے کہ دیگر ازواج مطہرات پر حضرت عائشہؓ صدیقہ کو افضلیت حاصل تھی۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہؓ صدیقہ میں سے باہمی طور پر افضل کون تھیں۔

٩٣٨- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ.

٩٣٨- حضرت عائشہؓ زوجہ نبی ﷺ روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرمؐ زیادہ بیمار ہوگئے تو آپؐ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ آپ اپنی بیماری کے ایام میرے گھر گذاریں گے تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر اس حال میں آئے کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے عباس بن عبدالمطلب کے درمیان اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ کی بات کی عبداللہ کو خبر دی تو عبداللہ بن عباسؓ نے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ وہ دوسرا شخص جسکا نام عائشہ نے نہ لیا وہ کون تھا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ علیؓ تھے۔

٩٣٩- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

٩٣٩- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے جب والد بزرگوار حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے اس بارے میں آپ کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ کے بعد جو کوئی آپ کا قائم مقام ہوگا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اور اس سے محبت نہیں رکھیں گے اسی خیال کے مد نظر میں نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ آپ حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کرنے سے معاف رکھیں تو مناسب ہوگا۔

٩٤٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا

٩٤٠- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بحالت مرض الموت جب رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں؟ جس پہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! حضرت ابو بکرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ نکلتی ہیں ان کے ماسوا کسی اور کو امامت کا حکم دیں تو مناسب ہوگا اور بخدا

(٩٤٠) ☆ اس حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خواتین یوسفؑ پر بار بار ہٹ کرتی تھیں اسی طرح اے عائشہؓ آپ اصرار نہ کریں کیونکہ رسول اللہ کی مصلحت اجرائے حکم امامت کو آپ نہیں سمجھ رہی ہیں اور حضرت صدیق کا یہ اصرار بطور مشورہ و نیک صلاح تھا و گرنہ نعوذ باللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کسی نزاع یا مخالفت کو پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ نیز آپ وہ پیاری بی بی ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں گیارہ آیات نازل ہوئیں۔ آپ کو رحمت دو عالمؐ سے بے انتہا محبت تھی وہ اپنے خاوند کے حکم کو ٹالنا نہیں چاہتی تھیں اور نہ

كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ ((**لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ**)).

میں نے یہ اس لیے کہا کہ لوگ میرے والد بزرگوار کو منحوس نہ سمجھیں کہ یہی وہ شخص ہیں جو پہلے پہل رسول اکرمؐ کے خلیفہ اور قائم مقام ہوئے ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ حضورؐ کو والد بزرگوار کی امامت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن رسول اکرمؐ نے یہی فیصلہ دیا کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہی امامت کریں گے اور تم خواتین حضرت یوسفؑ کی خواتین کی مانند ہو۔

٩٤١- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ ((**مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ**)) قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

٩٤١- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کی بیماری کے زمانہ میں حضرت بلال آپکو نماز پڑھانے کے لیے بلانے آئے تو آپؐ نے فرمایا جاؤ حضرت ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کرائیں جس پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو قرآن کریم نہ سنا سکیں گے کیونکہ قرآن کریم پڑھتے وقت ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو مناسب ہوگا لیکن دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور ابو بکرؓ کو حکم پہنچاؤ کہ وہ نماز پڑھائیں اور امامت کریں جس پہ حفصہؓ سے میں نے کہا تم رسول اللہؐ سے کہو کہ حضرت ابو بکرؓ بے انتہا نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر قرآن کریم کی قرات نہ کر سکیں گے اس لیے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ حفصہؓ نے ایسا ہی کہا جس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوسف کی ساتھ والیوں کی مانند نہ بنو اور جاؤ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ آخر حضرت صدیق اکبرؓ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ ایک دن جب رسالت مآبؐ کی طبیعت ذرا ہلکی ہوئی تو آپ آدمیوں کے مونڈھوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے لیکن آپ کے پاؤں مبارک زمین

ف: نعوذ باللہ آپ نے بدنیتی سے بھی یہ اصرار نہیں کیا وگرنہ اپنے والد کے فائدہ کے لیے جو چیز مفید ہوتی ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کا منشاء وہی تھا جو حدیث میں ہے کہ آپ نے یہ نیک مشورہ صرف اسی لیے دیا تھا کہ لوگ آپ کے والد کو منحوس نہ کہیں۔ (نووی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

سے گھسٹتے جارہے تھے۔ اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھارہے تھے چنانچہ حضور ﷺ نے اشارہ سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود حضرت صدیق اکبرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے رسول اکرمؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھارہے تھے اور صدیق اکبرؓ پہلے کی طرح کھڑے ہوئے رسول اکرمؐ کی اقتدا کررہے تھے اور باقی دیگر نمازی پہلے کی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز پڑھ رہے تھے۔

۹۴۲- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أُجْلِسَ إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ.

۹۴۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں کی حدیث میں "نقل" کے بجائے "مرض" کے الفاظ آتے ہیں باقی حدیث میں بھی چند الفاظ کا فرق ہے باقی معنی وہی ہے۔

۹۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

۹۴۳- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانہ میں حضرت صدیق اکبرؓ کو امامت کا حکم دیا وہ نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب ہلکی ہوئی تو بر بنائے تخفیف نفس مسجد میں تشریف لائے حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھارہے تھے انھوں نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن رسول اکرمؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اس کے بعد آپ حضرت صدیق اکبرؓ کے برابر بیٹھ گئے پھر رسول اللہؐ کی امامت میں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی اور دوسرے لوگوں نے پہلے کی مانند حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نماز پوری کی۔

٩٤٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

۹۴۴- حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے زمانہ علالت میں جس میں آپؐ نے رحلت فرمائی حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھاتے تھے۔ پیر کے دن جب کہ تمام لوگ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے کمرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا آپؐ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک مصحف کے ورق کی طرح درخشاں تھا۔ آپؐ نے ہم لوگوں کو مذہب اسلام پر مستعد اور نماز میں مشغول دیکھ کر تبسم فرمایا اور ہنسے اور ہم لوگوں کی حالت یہ تھی کہ ہم نماز پڑھنے کے دوران ہی بے انتہا مسرور ہوگئے کہ رسول اکرمؐ نماز پڑھانے تشریف لارہے ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے آپ کی آہٹ محسوس کر کے کہ آپ تشریف لا رہے ہیں پیچھے ہٹنا چاہا کہ رسول اکرمؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو اس کے بعد رسالت مآبؐ پھر اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے اور دروازہ کا پردہ چھوڑ لیا اور اسی دن آپؐ نے رحلت فرمائی۔

٩٤٥- عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

۹۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار سوموار کے روز پردہ اٹھاتے وقت کیا۔ باقی حدیث وہی ہے۔

٩٤٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۹۴۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٩٤٧- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا

۹۴۷- انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنی علالت کے زمانہ میں تین دن تک ہم کو نماز نہیں پڑھائی۔ اس زمانہ میں حضرت صدیق اکبرؓ امامت کر رہے تھے ایک دن آپؐ نے اپنے

(۹۴۴) ☆ ممکن ہے کہ آپ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لا رہے ہوں لیکن آپ خود میں اتنی طاقت نہ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپؐ نے حضرت صدیق اکبر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور آپ کو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ حضرت صدیق اکبرؓ امامت کر رہے ہیں تاہم بچشم خود معائنہ کرنے کے لیے تشریف لائے تھے کہ دوسرے لوگ ان کے پیچھے کس طرح نماز پڑھتے اور اقتدار کر رہے ہیں۔ الحاصل حضرت صدیق اکبرؓ نے رسول اکرمؐ کی زندگی میں ہی امامت کی اور آپ ہی خلیفہ اول ہیں۔ (از مترجم)

وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا ہم نے آپؐ کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا اور یہ انوکھا منظر ہم کو بے انتہا اچھا معلوم ہوا۔ آپؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو نماز پڑھاتے رہنے کا دست مبارک سے اشارہ کیا اور پھر حجرہ کا پردہ چھوڑ لیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے وفات تک رسالت مآبؐ کو نہیں دیکھا۔

٩٤٨- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ ((**مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ**)) قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٩٤٨- ابو موسیٰؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ علیل ہوئے اور آپؐ نے اپنی اس سخت علالت کے زمانہ میں حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھائیں جس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل ہیں وہ جب آپؐ کے قائم مقام امامت کریں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے تو پھر دوبارہ ارشاد ہوا کہ جاؤ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حکم دو کہ وہ امامت کریں اور اے عائشہؓ! تم عورتیں حضرت یوسف کی صاحبات ہو اور پھر تادم آخر ﷺ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔

بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ

باب: جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو اندریں حالت کسی اور کو وقتی امام بنا سکتے ہیں

٩٤٩- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ

٩٤٩- سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ بنی عمرو بن عوف والوں میں رسول اللہ ﷺ بغرض مصالحت تشریف لے گئے چونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لیے موذن نے اذان دینے کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا میں تکبیر کہتا ہوں آپ نماز پڑھائیے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اکرمؐ پیچھے

(٩٤٩) ☆ اس حدیث شریف سے کئی فائدے ثابت ہوئے پہلا یہ کہ حضرت صدیق اکبر کی امامت اور باقی دیگر صحابہ پر آپ کی فضیلت۔ دوسرے یہ کہ امام کا خود جا کر لوگوں میں مصالحت کرانا۔ تیسرے یہ کہ امام کی غیر موجودگی میں کسی اور کو خلیفہ بنالینا بشرطیکہ اس خلافت کو خود امام پسند کرے اور کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ وہ شخص خلیفہ بنایا جائے جو امامت کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہو۔ پانچویں یہ کہ مؤذن اسی کو امامت کے لیے کہے جو سب سے زیادہ افضل ہو اور ایسی حالت میں مؤذن کے کہے کو ماننا چاہیے۔ چھٹے یہ کہ عمل قلیل مثلاً دستک دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ساتویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں ایک دو قدم آگے پیچھے ہٹنا درست ہے۔ آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ثنا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((**يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ**)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ**)).

سے آئے اور لوگوں میں سے نکلتے ہوئے صف میں شریک ہو گئے۔ مقتدی دستک دینے لگے۔ لیکن حضرت صدیقؓ نماز میں کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ مقتدی جب بکثرت دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور رحمت دو عالمؐ کو دیکھ کر آپ نے پیچھے ہٹنا چاہا جس پر حضورؐ نے اشارہ سے فرمایا تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے اس شرف امامت بخشنے پر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پیچھے آکر صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے پوچھا اے ابو بکرؓ تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے میں نے تو تم کو کھڑے رہنے کا حکم دیا تھا؟ جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت نہیں کہ وہ رسول اللہؐ کی امامت کرے پھر حضورؐ نے مقتدیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تم نے بہت زیادہ دستک دی دستک تو عورتوں کے لیے ہے تمہیں جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔ جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

ﷺ مزید نعمت ملنے پر ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کرنا درست ہے۔ نویں یہ کہ بشرط ضرورت نماز میں دوسری طرف دیکھنا جائز ہے۔ دسویں یہ کہ نماز پوری کرنے کے لیے امام کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے اور یہی مذہب تمام اہل حدیث کا ہے۔ گیارہویں یہ کہ امام نماز میں شریک ہونے کے بعد بحیثیت تابع و مقتدی امامت کرنے والے سے اس کی عزت و توقیر بڑھانے کے لیے کوئی بات کہے تو اس امامت کرنے والے کو بلحاظ ادب و عزت اپنے امام کی جو بحالت موجود مقتدی ہو بات نہ ماننا چاہیے کیونکہ حقیقی عزت امام کی یہی ہے۔ بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے۔ تیرہویں یہ کہ اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد با آواز سبحان اللہ کہے اور عورت اپنی داہنی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر دستک دے ورنہ اگر کھیل کود کی مانند تالی بجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ چودہویں یہ کہ اول وقت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پندرہویں یہ کہ تکبیر اس وقت کہی جائے جب کہ نماز پڑھانے کے لیے امام تیار ہو، سولہویں یہ کہ اذان دینے والا ہی تکبیر اقامت کہے سترہویں یہ کہ بشرط ضرورت صف چیر کر آگے بڑھنا یا پیچھے لوٹ جانا درست ہے۔ اٹھارہویں یہ کہ امام اس شخص کی اقتداء کر سکتا ہے جب کہ اس نائب یا خلیفہ کے ساتھ ہی اس امام نے تکبیر تحریمہ کہی ہو اور رسول اکرمؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز پڑھاتے میں شرکت کی تھی۔ (امام نوویؒ)

۹۵۰-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ.

۹۵۰- سہل بن سعدؓ کی اس روایت میں یہی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے بحالت نماز اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریف کی اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف میں شریک ہوگئے۔

۹۵۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى.

۹۵۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لیے تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر آپ پچھلی صفوں سے نکلتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوگئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے۔

۹۵۲- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ

۹۵۲- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شرکت کی۔ ایک صبح قبل نماز فجر اسی مقام تبوک میں آپؐ رفع حاجت کے لیے روانہ ہوئے اور میں پانی کا لوٹا لئے ہوئے آپ کے ساتھ تھا۔ رفع حاجت کے بعد جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپؐ نے پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر جبہ کو ہاتھوں پہ چڑھانا چاہا لیکن اس کی آستینیں چھوٹی تھیں اس لیے آپؐ نے جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکال کر کہنیوں تک دھوئے اور اس کے بعد موزوں پر مسح کیا۔ پھر میں آپؐ کے ساتھ ہی روانہ ہوا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے ہیں چنانچہ ان کے پیچھے حضور اکرمؐ نے ایک رکعت پڑھی۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے دونوں رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کے دیکھا تو رسول اکرمؐ نماز پوری کرنے کی خاطر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوگئے تھے۔ مسلمان یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے بکثرت تسبیح پڑھی پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت نماز فرمایا تم لوگوں

(۹۵۱) ☆ امام بحالت نماز جب پیچھے ہٹے تو قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پیچھے نہ ہٹے بلکہ اس کو الٹے پاؤں پیچھے ہٹنا چاہیے۔ (امام نوویؒ)

ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ)) أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا.

نے اچھا کیا اور بحالت مسرت فرمایا تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھا کرو۔

٩٥٣- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دَعْهُ)).

٩٥٣- حمزہ بن مغیرہ بن نے بھی عباد کی مانند حدیث بیان کی۔ مغیرہؓ کا قول ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو پیچھے ہٹانا چاہا لیکن رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہا انہیں نماز پڑھانے دو۔

بَاب تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین دستک دیں

٩٥٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)) زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ.

٩٥٤- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالمؐ نے فرمایا نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو دستک دینا چاہیے۔ حرملہ نے ابن شہابؒ کا یہ قول بیان کیا میں نے چند علماء کو دیکھا جو بحالت نماز تسبیح پڑھتے اور اشارہ کرتے تھے۔

٩٥٥- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

٩٥٥-

٩٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((فِي الصَّلَاةِ)).

بَاب الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

باب: دل لگا کر اچھی طرح پڑھانے کے احکام

٩٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي

٩٥٧- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے بعد فرمایا اے فلانے! تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ

---

(٩٥٣) ☆ اوپر والی حدیث کتاب الطہارت میں بیان ہو چکی ہے۔ ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ اچھی طرح وضو کیا جائے اور دوسرا آدمی بھی وضو کرا سکتا ہے۔ نیز امام نماز کو نہ ہٹا کر بھی اس کے پیچھے امام وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔ بہر حال نماز وقت مقررہ پر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر مقررہ امام کی آمد میں تاخیر ہو تو اس کا خلیفہ بنایا جا سکتا ہے۔

(٩٥٤) ☆ بشرط ضرورت دوران نماز مردوں کو تسبیح پڑھنا و اشارہ کرنا اور خواتین کو دستک دینا جائز ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ دستک دینے کی ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر زور سے مارا جائے۔ (از مترجم اقبال الدین احمد)

إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ)).

کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ حالانکہ نمازی اپنے فائدوں کے لیے نماز پڑھتا ہے اور بخدا میں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي)).

۹۵۸- حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کیا تم سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھ رہا ہوں حالانکہ بخدا مجھ پر تمہارے رکوع و سجود پوشیدہ نہیں میں تم کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۹۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ)).

۹۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور تم جب رکوع و سجود کرتے ہو تو بخدا میں پیٹھ پیچھے سے یا اپنے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔

۹۶۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ)) وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ ((إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ)).

۹۶۰- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگو! تم اپنے رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرو اور جب تم رکوع و سجود کرتے ہو تو خدا کی قسم میں پیٹھ پیچھے سے تم کو رکوع و سجود کرتے دیکھتا ہوں۔

بَاب تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا

باب: امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

۹۶۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا

۹۶۱- حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً ہی بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! میں

(۹۶۰) ☆ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کو پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھنے کی اس طرح قوت عطا فرمائی تھی جس طرح ہم کو سامنے سے دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ پیٹھ پیچھے یعنی پشت کی چیزوں کو دیکھنے کی قوت بطور خرق عادات انسانی آپ کو عنایت کی گئی تھی اور یہ امر خلاف شرع یا مخالف عقل نہیں آج ہزار ہا میل دور کی چیزیں معمولی لوگ بھی دیکھ رہے ہیں اور جب کہ رسالت مآبؐ نے پشت کی اشیاء کو خود ملاحظہ فرمایا تو یہ عین شریعت ہے جس کا ماننا واجب ہے۔ امام احمد بن حنبل اور دیگر بڑے بڑے علماء کا قول ہے کہ پیٹھ پیچھے سے دیکھنے کا مطلب حقیقۃً دیکھنا ہے (اور یہ پشت کے پیچھے سے دیکھنا نماز ہی کے ساتھ مخصوص تھا جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے) نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز باطمینان ادا کی جائے اور بشرط ضرورت اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے علاوہ ازیں بغیر ضرورت قسم نہ کھائی جائے۔

(۹۶۱) ☆ مقتدی پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز میں امام سے پہلے کوئی فعل نہ کرے ورنہ اس کا وہ فعل حرام ہے۔

بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

تمہارا امام ہوں اس لیے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو کم اور رروؤ زیادہ۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد ہوا میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

٩٦٢- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((وَلَا بِالِانْصِرَافِ)).

٩٦٢- حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں لیکن اس میں نماز سے پھرنے کا ذکر نہیں۔

٩٦٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)).

٩٦٣- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو کوئی امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے گا۔

٩٦٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((أَمَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ)).

٩٦٤- حضرت ابوہریرہؓ نے رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ امام سے پہلے سجدہ سے جو کوئی سر اٹھاتا ہے تو پروردگار عالم اس کی صورت پلٹ کر گدھے کی مانند کر دے گا۔

٩٦٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ((أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ)).

٩٦٥- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

٩٦٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ

٩٦٦- حضرت جابر بن سمرہ نے رسول اکرمؐ کا ارشاد بیان کیا جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز

(٩٦٤) ☆ جنھوں نے انسانی پیدائش اور کارہائے فطرت سمجھنے کے لیے معمولی سا بھی غور و فکر کیا وہ جانتے ہیں کہ انسان کو گدھا اور گدھے کو انسان بنا دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دشوار نہیں ہے۔ البتہ عقل کے اندھے اور دل و دماغ کے کمزور تقلید پہ مرنے والے اس تبدیلی کو خارج از امکان سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن میں غور و فکر کا مادہ ہے ہی نہیں اور عقل و شعور سے بے بہرہ ہیں انکا سر پروردگار نے گدھے کی طرح کر دیا ہے جو بظاہر انسان نظر آتے ہیں لیکن دل و دماغ سر اور بھیجہ کے مد نظر وہ گدھے سے بھی بدتر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ)).

آئیں وگرنہ اس کی آنکھیں جاتی رہیں گی۔

٩٦٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ)).

٩٦٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رحمت دوعالم ﷺ کا ارشاد بیان کہ لوگ نماز میں آسمان کی جانب نہ دیکھیں وگرنہ ان کی قوت بینائی زائل کردی جائے گی۔

بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

باب: نماز میں بیجا حرکت' سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام

٩٦٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ ((مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ ((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)).

٩٦٨- حضرت جابرؓ بیان ہے کہ رسول اکرمؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دم ہیں تم لوگ نماز میں حرکت نہ کیا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے ہم کو حلقہ باندھے دیکھ فرمایا تم لوگ الگ لگ کیوں ہو؟ پھر ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس طرح صف باندھا کرو جس طرح بارگاہ الٰہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ تم لوگ سب سے پہلے اگلی صف پوری کیا کرو اور صف میں مل کر کھڑے ہوا کرو۔

---

(٩٦٧) ☆ ذات مقدس پروردگار عالم ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے اس بناء پر نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں اپنی نظریں نیچی رکھے۔ نماز میں آسمان کی جانب دیکھنا بالاجماع ممنوع ہے البتہ دعا کی حالت میں آسمان کی جانب دیکھنے کی بابت قاضی عیاض نے علماء کا باہمی اختلاف بیان کیا ہے۔ قاضی شریح وغیرہ نے بحالت دعا بھی آسمان کی جانب نظریں جمائے رکھنے کو مکروہ کہا ہے علاوہ ازیں جمہور علماء کا بیان ہے کہ بحالت دعا آسمان کی طرف دیکھنا جائز ہے کیونکہ جس طرح نماز کے لیے کعبہ کو قبلہ گردانا گیا ہے بالکل اسی طرح دعا کے لیے آسمان کو قبلہ کہا گیا ہے۔ اسی لیے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور ہر دعا کو صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کر تا و بامراد بناتا ہے۔

(٩٦٨) ☆ صفیں پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اگلی صف پوری کی جائے اس کے بعد دوسری اور پھر تیسری وغیرہ یعنی جب تک پہلی صف پوری نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری شروع نہ کی جائے۔ نیز نماز کی صفوں میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ دو آدمیوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے ادب کے ساتھ ایک قطار میں برابر کھڑا ہوا کریں۔ اس حدیث شریف میں ہاتھ اٹھانے کی جو ممانعت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائیں جیسے کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے اس سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کی ممانعت مقصود نہیں ہے کیونکہ وہ تو مستحب بلکہ رسول اللہؐ کی سنت ہے۔ جو احناف اس حدیث کو ←

٩٦٩- عَنِ الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

٩٦٩- اعمش کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٩٧٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ)).

٩٧٠- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

٩٧١- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ)).

٩٧١- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآبؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دو عالمؐ نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنْ الْإِمَامِ

باب: صفوں کو برابر کرنے، پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر ازدحام اور سبقت کرنے اور اصحاب فضل کو مقدم کرنے اور امام کے قریب کرنے کے احکام

٩٧٢- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ ((اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

٩٧٢- ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ نماز کے لئے رسول اکرمؐ ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے

رفع یدین کی ممانعت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ بے علم اور احادیث نبویہ سے ناواقف ہیں۔ (امام نوویؒ)

(٩٧١) ☆ نماز کا سلام پھیرتے وقت صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا چاہیے اور ہاتھ سے کوئی اشارہ نہ کرنا چاہیے۔

(٩٧٢) ☆ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ امام کے پاس وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان عقل و شعور اور دوسروں سے افضل ہوں تاکہ امام بوقت ضرورت کسی کو خلیفہ مقرر کر سکے۔ امام بھول چوک جائے تو اس کی اصلاح کرنے کے اہل ہوں اور نماز کی ترکیب سیکھ کر

قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد ابو مسعودؓ نے کہا آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

٩٧٣- عَنْ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۹۷۳- ابن عیینہ کی سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٩٧٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ)).

۹۷۴- عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل و شعور کے مالک ہوں ان کے بعد متوسط لوگ پھر ان کے بعد اور لوگ۔ نیز بازاری حرکات سے تم لوگ پرہیز کرو۔

٩٧٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

٩٧٦- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي)).

۹۷۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ صفیں پوری کیا کرو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

٩٧٧- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ ((أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ)).

۹۷۷- ہمام کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے نماز میں صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ عمدہ صف بندی سے نماز اچھی معلوم ہوتی ہے۔

٩٧٨- عَنْ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)).

۹۷۸- حضرت نعمانؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرم کو فرماتے سنا ہے تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں مخالفت پیدا کر دے گا۔

؏ دوسروں کو بھی سکھا سکیں۔ ان کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں جو اتنے زیادہ فضیلت کے حامل نہ ہوں اور پھر ان اوسط درجہ والوں کے بعد دوسرے لوگ کھڑے ہوں۔ واضح رہے کہ یہ حکم صرف نماز کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں صاحبان فضل و کمال اور اہل علم کی عزت کی جائے۔

(۹۷۸) ☆ "وجوہ" کا ترجمہ بعض لوگوں نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا یعنی تمہیں مسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اعلم۔ (امام نوویؒ)

٩٧٩- عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عنه يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنْ الصَّفِّ فَقَالَ ((**عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ**)).

٩٧٩- نعمان بن بشیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتی کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرمارہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا تاوقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ سے معلوم کرچکے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے تو کھڑے ہوگئے تھے کہ آپ تکبیر کہتے اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کرلو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

٩٨٠- عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

٩٨٠- ابو عوانہ سے اسی کی مثل مذکور ہے۔

٩٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا**)).

٩٨١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور پہلی صف کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوتا تو وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت سے لوگ واقف ہوتے تو ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اگر عشاء و فجر کی برتری جانتے تو ان دونوں کے لیے سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے۔

٩٨٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ.

٩٨٢- حضرت ابوسعیدؓ خدری کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ کرام کو پچھلی صف میں دیکھ کر فرمایا میرے قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو پھر دوسری صف والے تمہاری پیروی کریں اور جو لوگ پیچھے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی ان کو پیچھے رکھے گا۔

٩٧٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

٩٧٣-

٩٨٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

٩٨٤- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول

(٩٨١) ☆ عشاء اور فجر کی جماعت کی فضیلت اس لیے زیادہ ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (امام نوویؒ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً)) و قَالَ ابْنُ حَرْبٍ ((الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً)).

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

۹۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)).

۹۸۵- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رحمت عالمؐ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور خواتین کے لیے سب سے بری صف پہلی صف ہے (جب مردوں کی صفیں ان کے قریب ہوں) اور اچھی صف پچھلی صف ہے (جو کہ مردوں سے دور ہو)۔

۹۸۶- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۹۸۶- حضرت سہیلؓ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

بَاب أَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

باب : خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

۹۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

۹۸۷- سہلؓ کا بیان ہے میں نے دیکھا ہے کہ کپڑا کم ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے تہبند اپنے گلے میں باندھے رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جس پر کسی نے رسول اکرم کا یہ حکم بیان کیا اے خواتین! جب تک مرد سجدہ سے سر نہ اٹھائیں اس وقت تک تم بھی سجدہ سے سر نہ اٹھانا۔

بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

باب: خواتین کا مسجدوں کی طرف جانا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں

۹۸۸-عَنْ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا)).

۹۸۸-حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تمہاری خواتین جب مسجد میں جانا چاہیں تو ان کو منع نہ کرو۔

---

(۹۸۵) ☆ جماعت میں اگر صرف خواتین ہی ہوں تو مردوں کی طرح پہلی ہی صف ان کے لیے اچھی ہے۔ پہلی صف سے وہ صف مراد ہے جو امام کے پاس ہو عام ازیں کہ یہ صف ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا درمیان میں کسی چیز کے حائل ہو جانے کی وجہ سے ناقص ہو اور خواہ اس صف بندی سے پہلے کچھ مرد اس مقام پر موجود ہوں یا صف بندی کے بعد آئے ہوں۔ (امام نوویؒ)

(۹۸۷) ☆ کپڑا چھوٹا ہونے کی وجہ سے بعض صحابہ کرام ستر کھل جانے کے ڈر سے اپنے گلے میں باندھ لیا کرتے تھے۔ اسی لیے عورتوں کو حکم ہوا تاکہ کسی مرد کے ستر پر کسی عورت کی نظر نہ پڑ جائے۔

۹۸۹- عَنْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا**)) قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ.

۹۸۹- سالم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان نقل کیا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے تمہاری خواتین جب مسجد جانا چاہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے نہ روکو۔ بلال بن عبداللہؒ نے حضرت ابن عمرؓ کی زبانی یہ حدیث سننے کے بعد کہا بخدا ہم ان خواتین کو باز رکھیں گے۔ جس پر حضرت عبداللہؓ نے ان کو اتنی بری گالی دی جواب تک ان سے سنی نہیں تھی۔ میں نے پھر اس کے بعد فرمایا میں تو رسول اکرمؐ کی حدیث تم کو بتلا رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم خواتین کو باز رکھیں گے۔

۹۹۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ**)).

۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔

۹۹۱- عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ**)).

۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا ہے جب تمہاری خواتین مسجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو انہیں مسجد میں جانے دو۔

۹۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ**)) فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَدَعُهُنَّ.

۹۹۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب رسول اکرمؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ تم لوگ رات کے وقت اپنی خواتین کو مسجد جانے سے نہ روکو تو ان کے لڑکے نے کہا ہم تو انہیں منع کریں گے تاکہ وہ مکروفریب نہ کریں جس پر انھوں نے اپنے بیٹے کو برا بھلا کہنے کے بعد کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کا حکم سناتا ہوں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۹۹۳- مندرجہ بالا حدیث کی دوسری سند بیان کی ہے۔

(۹۸۹) ☆ حدیث شریف کا اپنی ذاتی رائے سے مقابلہ نہ کرنا چاہیے۔ بعض مقلد حدیث کے مقابلہ میں اپنے مجتہد کی رائے اور قیاس کو پیش کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کے حکم یا فعل کے مقابلہ میں کسی اور کے قول و فعل کی سند نہ لائے وگرنہ بے ادبی اور شیطانی کام ہے جس میں کفر کا خوف لگا ہوا ہے۔ ہمارا اعتقاد اور عمل یہ ہے کہ حضورؐ کے حکم و فعل کے مقابلہ میں پوری دنیا کے قول و فعل کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے اور رحمت عالمؐ کی محبت واطاعت کی ہر وقت توفیق دے۔ طاعت غیر محمدؐ نہیں مسلک میرا۔

٩٩٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ**)) فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا.

٩٩٤- ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تم اپنی خواتین کو رات کے وقت مسجد جانے کی اجازت دو جس پر انکے ایک بیٹے نے جس کا نام واقد ہے جواب دیا وہ وہاں جاکر مکر و فریب کریں گی۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمرؓ نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں تم سے حکم رحمت عالمؐ بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ انہیں نہیں جانے دیں گے۔

٩٩٥- عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنْ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ**)) فَقَالَ بِلَالٌ وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ.

٩٩٥- بلال بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بیان کیا بشرط حصول اجازت تم لوگ اپنی خواتین کو مسجد میں ثواب حاصل کرنے کے لیے جانے کی اجازت دو جس پر میں نے کہا بخدا ہم تو انہیں منع کریں گے جس پر والد محترم نے فرمایا ہم تو رسول اکرمؐ کا حکم بیان کرتے ہیں اور تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔

٩٩٦- عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((**إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ**)).

٩٩٦- حضرت زینبؓ نے رسول اکرمؐ کی احادیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رحمت دو عالمؐ نے فرمایا ہے کوئی خاتون جب عشاء کی نماز کے لیے مسجد آنا چاہے تو وہ اس رات کو خوشبو نہ لگائے۔

٩٩٧- عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا**)).

٩٩٧- حضرت زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے۔

٩٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ**)).

٩٩٨- حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کسی خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔

٩٩٩- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

٩٩٩- حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر زمانہ موجودہ کی بناؤ سنگھار کرنے والی خواتین کو دیکھتے تو انہیں بھی

(٩٩٩) ☆ احادیث مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین کو مسجدوں میں نماز کے لیے جانے دینا چاہیے لیکن بناؤ سنگھار کر کے خوشبو لگا کر اور آواز دار زیور پہن کر مسجد نہ جائیں جس سے فتنہ کا اندیشہ ہے اور فساد کی بو آتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ عہد نبویؐ میں خواتین بلا مزاحمت مسجدوں میں جایا کرتی تھیں اور حضرت عائشہؓ کا بیان اس امر کی دلیل ہے کہ بناؤ سنگھار وغیرہ کر کے عورتوں کو گھر سے باہر کسی مقام ☜

وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ.

یہودنوں کی طرح مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کر دیتے۔ یحییٰ بن سعید نے پوچھا اے عمرہ! کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۱۰۰۰ –عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَاب التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنْ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

باب: جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قرأت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

۱۰۰۱– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرْ ذَلِكَ الْجَهْرَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ.

۱۰۰۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا درمیانی آواز سے نماز پڑھنے کی آیت مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف کی وجہ سے ایک گھر میں پوشیدہ تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرک جب قرآن کریم کی آواز سنتے تو قرآن کریم، اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ آپ اتنے زور سے قرآن کریم نہ پڑھے جسے مشرک سن سکیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھیے کہ اصحاب سن نہ سکیں بلکہ درمیانی آواز سے قرآن پڑھیے۔

۱۰۰۲– عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ أُنْزِلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ.

۱۰۰۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یہ حکم الٰہی **ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها** دعا کے بارے میں نازل ہوا ہے (یعنی دعا نہ بہت زور سے مانگے نہ بہت آہستہ)۔

۱۰۰۳– عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَاب الِاسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ

باب: قرات سننے کا حکم

۱۰۰٤– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ

۱۰۰۴- حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ "اپنی زبان کو مت ہلایئے" کے بارے میں مروی ہے کہ جبرائیلؑ جب وحی لاتے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ اپنی زبان اور ہونٹ

لہ پر بھی قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ یاد رہے کہ جب نیت بری ہو تو ہر مباح اور مستحب کام بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔

بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ أَخْذَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ.

ہلاتے ہوئے دہرایا کرتے تھے اور اس طرح ادائگی میں آپ کو دقت ہوتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ آپ مشقت برداشت نہ کریں ہم پر لازم ہے کہ وحی کے الفاظ آپ کے دل پر نقش کر دیں گے اور آپ کو یاد کرا دیں گے جبرائیل جو کچھ کہتے جائیں آپ اسے سماعت کرتے رہا کیجئے اور الفاظ کا یاد کرا دینا اور آپ کی زبان سے انکو دہرا دینا یہ ہمارا ذمہ ہے۔ اس کے بعد جبرائیلؑ آتے تو آپ بخاموشی گردن جھکا کر سنتے اور ان کی روانگی کے بعد وہی الفاظ آپ حسب وعدہ الٰہی اپنے اصحاب کو سنا دیا کرتے تھے۔

۱۰۰۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ.

۱۰۰۵- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حکم الٰہی کہ آپ اپنی زبان کو بسرعت یاد کرنے کے لیے نہ ہلایئے اس کا واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کریم کے وقت رسول اکرم ﷺ بہ دقت اپنی زبان سے الفاظ وحی ادا کیا کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرح ہونٹ ہلاتے ہوئے سعید سے حدیث بیان کی اور سعید نے کہا جس طرح ابن عباسؓ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے میں بھی اسی طرح اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ آپ بسرعت یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلائے آپ کے دل میں الفاظ وحی یاد کرا دینا اور پھر آپ کی زبان سے ان کو کہلوا دینا یہ ہمارا کام ہے۔ جب ہم یعنی ہمارا فرشتہ جبرائیل اسے پڑھے تو آپ خاموش سنتے رہیے۔ اس حکم الٰہی کے بعد جب جبرائیل وحی لاتے تو آپ ان کے الفاظ بہ خاموشی سنتے رہتے اور ان کی روانگی کے بعد آپ وہی الفاظ دہرا دیتے جو حضرت جبرئیل کہہ جاتے تھے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ

باب: نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

۱۰۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمْ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا

۱۰۰۶- حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے جنات کو قرآن نہیں سنایا اور ان کو دیکھا بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحابؓ کے ساتھ اس زمانہ میں عکاظ کے بازار گئے جب کہ شیطانوں پہ آسمانی دروازے بند ہو گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جا رہے تھے چنانچہ شیطانوں کے ایک گروہ نے اپنے لوگوں میں جا کر کہا کہ ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے برسنے لگے۔ انھوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو پورب و پچھم یعنی مشرق و مغرب کی طرف پھر کر خبر لو اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبریں آنا بند ہو گئیں۔ وہ زمین میں مشرق و مغرب کی طرف پھرنے لگے ان میں کے کچھ لوگ تہامہ (ملک حجاز) کی طرف عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آئے آپ اس وقت (مقام) نخل میں اپنے اصحابؓ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں نے قرآن سنا تو ادھر دل لگایا تو کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سچی راہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم اس پر

(۱۰۰۶) ☆ رسول اللہؐ نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا۔ نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعودؓ کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا قاصد آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا علماء نے کہا کہ یہ دونوں الگ الگ قصے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث ابتداء نبوت کی ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہؐ کو اس کا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث اس زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پھیل گیا تھا۔

شیاطین کہنے لگے ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے شعلے (کوڑے) برسنے لگے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے کا نہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اس کی فکر پیدا ہوئی اور چاروں طرف پھر کر کھوج لگانے لگے اور اس زمانہ میں ملک عرب میں کاہن اور نجومی بہت تھے ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا بند ہو گیا اور آگ کے کوڑے برسنے لگے جس کو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہیں اور عرب میں اس کو شہاب کہتے ہیں۔ تو شہاب ہمارے پیغمبرؐ کی نبوت کی دلیل ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے۔ ابن عباس اور زہری کا بھی یہی قول ہے عرب کے پرانے اشعار سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے اور ابن عباسؓ سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے۔ زہری سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اب جو کوئی سنے گا وہ کوڑے کھائے گا؟ انھوں نے کہا کہ شہاب پہلے بھی تھا لیکن پیغمبرؐ کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور موٹا ہو گیا اور بعضوں نے کہا

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ

ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے ساتھ شریک نہ کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اتاری **قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن** آخر تک۔

۱۰۰۷– عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ ((**أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ**)). قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ ((**لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا**

۱۰۰۷- عامر سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا لیلۃ الجن کو ابن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا اور کہا کہ لیلۃ الجن کو تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا (یعنی جس رات آپ نے جنوں سے ملاقات فرمائی)۔ انھوں نے کہا نہیں لیکن ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ گم ہوگئے۔ ہم نے آپکو پہاڑ کی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا پر آپ نہ ملے ہم سمجھے کہ آپ کو جن اڑا لے گئے یا کسی نے چپکے سے مار ڈالا اور رات ہم نے نہایت برے طور سے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آپ حرا (جبل نور پہاڑ ہے جو مکہ اور منیٰ کے بیچ میں ہے) کی طرف سے آرہے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! رات کو آپ ہم کو نہ ملے ہم نے تلاش کیا جب بھی نہ پایا آخر ہم نے برے طور سے رات کاٹی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکے نشان اور ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔ جنوں نے

ﷺ کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیاطین کا شہاب سے جلایا جانا ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا۔ (واللہ اعلم)

آپؐ مقام نخل میں اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انھوں (یعنی جنوں) نے قرآن سنا تو ادھر دل لگایا اور کہنے لگے کہ آسمان کی خبریں موقوف ہونے کا یہی سبب ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز میں قرات پکار کر کرنی چاہیے۔ امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھروں گا۔ اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب بھی ملے گا اور جنت کی نعمتیں بھی ملیں گی اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے۔

(۱۰۰۷) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہؐ کے ساتھ لیلۃ الجن کو نہ تھے اور وہ روایت باطل ہوتی ہے جو سنن ابوداؤد میں ہے جس میں نبیذ سے وضو کرنے کا ذکر ہے اس لیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤد ﷺ

يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ)).

آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا اس جانور کی ہر ہڈی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتھ میں پڑتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جاوے گی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں اور ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

١٠٠٨- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۰۰۸- مطلب دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہے کہ جنوں نے آپ سے توشہ چاہا اور وہ جزیرہ کے جن تھے شعبی کا قول ہے اور حدیث ختم ہو گئی یہاں تک کہ ان کے انگاروں کے نشان بتلائے۔

١٠٠٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

١٠١٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

۱۰۱۰- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں لیلۃ الجن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو رہی کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

١٠١١- عَنْ مَعْنٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

۱۰۱۱- معن سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انھوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے پوچھا جس رات جنوں نے قرآن آ کر سنا تو رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟ انھوں نے کہا مجھ سے تمہارے باپ (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر درخت نے دی۔

ﷺ کی روایت میں زید ہے مولیٰ عمرو بن حریث کا اور وہ مجہول ہے۔

(۱۰۱۱) ☆ نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کبھی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں میں اس کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا کہ ہر چیز اس کی پاکی بولتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے اور رسول اللہؐ نے فرمایا میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ دو درخت آپ کے پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپ کے ہی فراق میں رونا شروع کر دیا اور کھانے نے تسبیح کہی اور موسیٰ کے کپڑے ایک پتھر لے کر بھاگا اور احد اور حراء نے جنبش کی۔ انتہی۔

میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل سلیم کی رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ ﷺ

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: ظہر اور عصر میں قراءت کا بیان

١٠١٢- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ.

۱۰۱۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسی طرح صبح کی نماز میں۔

١٠١٣- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۳- ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

١٠١٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو

۱۰۱۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں **الم تنزیل السجدہ** پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا اور ابو بکر ایک راوی نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل سجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر

ﷺ اور زبان میں ہے یہ بھی خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں پہاڑ اور پتھر کی طرح جمادات ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بے وقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں اور ہر بات کو بے سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہیں۔

(۱۰۱۲) ☆ پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہوتی ہے یعنی پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورت پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے۔

(۱۰۱۳) ☆ پچھلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورت کا پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرات واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح کافی ہے۔

بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الم تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً

کہا۔

١٠١٥ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ نِصْفَ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ

۱۰۱۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرات کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا اس کا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا آدھا۔

١٠١٦ – عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحَقَ.

۱۰۱۶- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی شکایت کی یعنی ان کی نماز کی۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو بلا بھیجا وہ آئے انھوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے نماز کی شکایت کی تھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھاتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو اسحاق تم سے یہی امید ہے۔

١٠١٧ – عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٠١٨ – عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ.

۱۰۱۸- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے سعد سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ سعدؓ نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے۔

١٠١٩ – عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ.

۱۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث کچھ زیادتی کے ساتھ اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٠٢٠ – عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ

۱۰۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ظہر کی نماز کھڑی

(۱۰۱۶) ابو اسحاق سعدؓ کی کنیت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منہ پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ڈر نہ ہو۔ اسی طرح امام کا دریافت کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضروری ہے۔

كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا

ہو جاتی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے اس قدر اس کو لمبا کرتے۔

۱۰۲۱-عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

۱۰۲۱- قزعہ سے روایت ہے کہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا تو ان کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ انھوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی کیونکہ تو ویسی نماز نہ پڑھ سکے گا پھر کیا فائدہ۔ قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا۔ تب ابو سعیدؓ نے کہا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر آ کر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

باب : فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلْ ابْنِ الْعَاصِ.

۱۰۲۲- عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورۂ مومنون شروع کی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو اس حدیث کا راوی ہے) یا راویوں کا اختلاف ہے۔ آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا۔ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ عبدالرزاق کی روایت میں ہے آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا۔

۱۰۲۳- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

۱۰۲۳- عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں **واللیل اذا عسعس** پڑھی۔

(۱۰۲۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورت کا پڑھنا ضروری نہیں اور قرأت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے نزدیک اولیٰ کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے۔

۱۰۲۴- عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ

۱۰۲۴- قطبہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو سورۂ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی **والنخل باسقات** میں بھی اس کو پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اس کا یہ ہے اور درخت کھجور کے لمبے لمبے جن میں گھنے خوشے لگے ہیں)۔

۱۰۲۵- عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ.

۱۰۲۵- قطبہ بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کو فجر میں پڑھتے سنا **والنخل باسقات لها طلع نضيد** (یہ آیت سورۂ ق میں ہے)۔

۱۰۲۶- عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ ((**وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ**)) لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّمَا قَالَ ق.

۱۰۲۶- زید بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالکؓ) سے سنا انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں یہ پڑھا **والنخل باسقات لها طلع نضيد** اور کبھی کہا کہ سورۂ ق پڑھی۔

۱۰۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا.

۱۰۲۷- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۂ **ق والقران المجيد** پڑھتے تھے اور باقی نمازیں ہلکی پڑھتے تھے۔

۱۰۲۸- عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ وَنَحْوِهَا.

۱۰۲۸- سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں انھوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں **ق والقرآن المجيد** یا اس کے برابر سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

۱۰۲۹- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں **والليل اذا يغشىٰ** پڑھتے اور عصر میں بھی اتنی بڑی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

۱۰۳۰- جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں **سبح اسم ربك الاعلى** پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۳۱- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

۱۰۳۱- ابو برزہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲-عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً

۱۰۳۲- ابو برزہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھا کرتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: نماز مغرب میں قراءت کا بیان

۱۰۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۳- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلایا سب سے آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی آپ نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا۔

۱۰۳۴-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۰۳۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۱۰۳۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

۱۰۳۵- جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۂ طور کو مغرب کی نماز میں سنا۔

۱۰۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۳۶- زہری سے بھی اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

۱۰۳۷- عَنِ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

۱۰۳۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۂ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔

۱۰۳۸-عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

۱۰۳۸- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ نے اس میں سورہ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا

۱۰۳۹- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۂ والتین پڑھی۔ میں نے ایسا خوش

سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ.

الحان کسی کو نہیں پایا۔

۱۰۴۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ ((**يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا**)) قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ ((**اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى**)) فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا

۱۰۴۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورۂ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے منہ موڑ کر سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم اونٹوں والے ہیں دن بھر اونٹوں سے پانی نکالتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سورۂ بقرہ شروع کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تو فسادی ہے (جو لوگوں میں نفرت دلانا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)؟ یہ یہ سورت پڑھا کر۔ سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جابرؓ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ **والشمس وضحها والليل اذا يغشى ، سبح اسم ربك الاعلى** پڑھا کر۔ عمرو نے کہا ان جیسی سورتیں پڑھا کر۔

۱۰۴۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ

۱۰۴۱- جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے

(۱۰۴۰) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذؓ فرض رسول اللہؐ کے ساتھ ادا کر چکے تھے پھر ان کی نماز دوبارہ نفل ہوئی اور ان کی قوم کی فرض اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے یا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہونگے یا حضرت کو اس کی خبر نہ ہو گی اور یہ سب تاویلیں بلا دلیل ہیں اور ظاہر حدیث کو چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا اور اقتدا کا ترک کرنا درست ہے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے۔ چوتھے یہ کہ مقتدیوں کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)).

کہا وہ منافق ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپؐ نے معاذ سے کہا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحاها اور سبح اسم ربك الا علی اور اقراء باسم ربك اور والیل اذا یغشی پڑھ۔

١٠٤٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

۱۰۴۲- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے۔

١٠٤٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

۱۰۴۳- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آکر امامت کرتے۔

بَابُ أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلَاةِ فِي تَمَامٍ

باب: اماموں کے لیے نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

١٠٤٤- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

۱۰۴۴- ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی جماعت میں نہیں آتا کیونکہ وہ قرأت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو نصیحت کرنے میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتواں اور کام والا ہوتا ہے۔

١٠٤٥- عَنْ إِسْمَعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

۱۰۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

(۱۰۴۴) ☆ یعنی مقتدیوں میں سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے، بیمار، ضعیف ناتواں تو فرض نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضروری ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا کرے اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس، والضحیٰ، اقراء وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے۔

١٠٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمْ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

١٠٤٦- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے، ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

١٠٤٧- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمْ الْكَبِيرَ وَفِيهِمْ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ)).

١٠٤٧- ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے حضرت محمدؐ سے سن کر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بوڑھے اور ناتواں ہوتے ہیں البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز لمبا کرے۔

١٠٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

١٠٤٨- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں ناتواں بیمار اور کام والے ہوتے ہیں۔

١٠٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ.

١٠٤٩- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو اوپر گزرا اس روایت میں بیمار کی بجائے بوڑھا ہے۔

١٠٥٠- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((أُمَّ قَوْمَكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ((ادْنُهْ)) فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ ((تَحَوَّلْ)) فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ ((أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا

١٠٥٠- عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم اپنی قوم کی امامت کرو انھوں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے سامنے بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر رکھی اس کے بعد فرمایا پھر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھوں کے درمیان میں رکھی اس کے بعد فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کر اور جو کوئی کسی

(١٠٤٦) ☆ یعنی جتنی چاہے قرات لمبی کرے۔

(١٠٥٠) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو عثمانؓ نے کہا کہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو ڈر ہوا ہوگا کہ کہیں امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کر دیا۔ رسول اللہؐ کی ہتھیلی کی برکت سے یا یہ مراد ہے کہ عثمانؓ کے دل میں وسوسہ بہت آتے ہونگے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہیں۔ خود مسلم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! شیطان نے میری نماز میں حرج ڈال دیا ہے مجھے قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے جب تو اللہ

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

قوم کی امامت کرے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگوں میں کوئی بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے کوئی ناتواں ہے کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

١٠٥١- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ)).

۱۰۵۱- عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو لوگوں کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا کر۔

١٠٥٢- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ.

۱۰۵۲- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری (یعنی رکوع، سجود اور سب ارکان اچھی طرح ادا کرتے تھے)۔

١٠٥٣- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ.

۱۰۵۳- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔

١٠٥٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

١٠٥٥- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

۱۰۵۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو آپ چھوٹی سورت پڑھتے۔

١٠٥٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ

۱۰۵۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو لمبا کروں۔ میں بچہ کا رونا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکا کر دیتا ہوں کہ ماں کو

اس قسم کا وسوسہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ) اور بائیں طرف تین بار تھوکے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال جاتا رہا۔ انتہی

(۱۰۵۵) ☆ اور نماز کو جلد ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضروری ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بہت چھوٹے بچے جو پاخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جائیں۔ (نووی)

فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ))

اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہو گا۔

بَابُ اعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ وَتَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ

باب: نماز میں سب ارکان اعتدال سے پورے کرنے اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان

۱۰۵۷ - عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنْ السَّوَاءِ

۱۰۵۷- براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانچا تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر تھے۔

۱۰۵۸ - عَنْ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ

۱۰۵۸- حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب ہوا اس کا نام حکم نے بیان کیا (وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے) اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا **اللهم ربنا لك الحمد ملا السموات وملأ الارض وملا ماشئت من شئی بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطی لما منعت ولا ينفع ذالجد منك الجد**۔ میں نے یہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام

(۱۰۵۷) ☆ یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہو گا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث بعض احوال پر محمول ہے ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا حاجت کے لیے بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آکر وضو کرتا اور مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور آپ نے سورہ مومنون پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف۔

بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا بھی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث میں ہے۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا.

اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔ شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا تھا ان کی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلیٰ سے اعتبار کے قابل نہیں ہے)۔

١٠٥٩– عَنْ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۱۰۵۹- حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر حدیث کو آخر تک اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

١٠٦٠– عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

۱۰۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے۔ ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے تھے میں تم کو وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے۔

١٠٦١– عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ.

۱۰۶۱- انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکرؓ کی نماز بھی ایسی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے۔

بَابُ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

١٠٦٢ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا.

١٠٦٣ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ**)) حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

١٠٦٤ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ.

١٠٦٥ – عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ

باب: امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنے کا بیان

۱۰۶۲- عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ماتھا زمین پر رکھتے اس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے۔

۱۰۶۳- عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے براءؓ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدہ کے لیے) جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۴- عبداللہ بن یزید کہتے تھے منبر پر کہ حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازبؓ نے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھتے۔ اس وقت ہم بھی سجدہ میں جاتے۔

۱۰۶۵- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی

(۱۰۶۲) ☆ یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں ان کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اس کے عبداللہ بن یزید بھی صحابی ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے البتہ اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جائے پر سنت یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے۔ (نووی مختصراً)

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ.

پیٹھ نہ جھکا تا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں نہ دیکھتا۔

١٠٦٦- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا

١٠٦٦- عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس (یعنی سورہ اذا الشمس کورت) پڑھتے ہوئے اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکا تا جب تک آپ پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

١٠٦٧- عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ**)).

١٠٦٧- عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو فرماتے **سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد** آخر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے یااللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔

١٠٦٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((**اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ**)).

١٠٦٨- عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے **اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات و ملأ الارض وملءَ ما شئت من شئی بعد۔**

١٠٦٩-عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ**

١٠٦٩- عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یااللہ تیری تعریف ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کو بھر کر یااللہ پاک کر مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے

(١٠٦٧) ☆ نوویؒ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کی جسم ہوتی تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مقتدی اور امام سب کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

(١٠٦٩) ☆ نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجازاً گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد مراد ہے اور خطا سے حق اللہ۔

الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ)).

یااللہ پاک کر مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔

۱۰۷۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ ((كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ)) وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ ((مِنَ الدَّنَسِ)).

۱۰۷۰- یہ حدیث شعبہ سے بھی اس سند سے مروی ہے اور معاذ کی روایت میں "من الدرن" کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں "من الدنس" کے الفاظ ہیں۔

۱۰۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

۱۰۷۱- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھ کو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر۔ تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے)۔

۱۰۷۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا

۱۰۷۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے اللھم ربنا لک الحمد اخیر تک۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۱۰۷۱) ☆ اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکر نہ ہوگی اس میں تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا۔ سبحان اللہ دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بہت بڑے غور اور خوض کے بعد یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت سے باہر ہے۔ پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دنیاداروں کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں کو ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے۔ علماء، فضلاء اور عرفاء کا یہی طریقہ ہے اور اسی میں راحت ہے اور رنج و غم سے خلاصی ہے اس کے خلاف میں تباہی، بربادی اور مصیبت ہے۔ میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے پہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا پر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید۔

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

۱۰۷۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ ((وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۰۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے کہ "ملٔ ماشئت من شی ء" تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب : رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

۱۰۷٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ)) لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ.

۱۰۷۴- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا لوگو! اب نبوت کی خوش خبری دینے والوں میں کچھ نہیں رہا (کیونکہ مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا) مگر نیک خواب جس کو مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور تم کو معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدہ کے اندر دعا میں کوشش کرو تو تمہاری دعا قبول ہو۔

۱۰۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ

۱۰۷۵- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا اور مرض الموت میں آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو فرمایا اے اللہ میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر

(۱۰۷۴) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدہ میں تسبیح اور دعا کرے اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کے سوا اور کوئی سورت پڑھی تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہو گی اور سورۂ فاتحہ کے پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اور سورتوں کی طرح مکروہ ہے اور نماز باطل نہ ہو گی اور دوسرا یہ ہے کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ جب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہو گی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور علماء نے رکوع میں سبحان رب العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی تین تین بار کہنا مستحب جانا ہے اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی ہے اور یہ تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور اہل حدیث کے ایک طائفہ کے نزدیک ظاہر حدیث کی دلیل کی رو سے واجب ہے۔

بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والوں میں سے کوئی چیز نہیں رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اس کے لیے دکھایا جائے۔ اس کے بعد ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

١٠٧٦– عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

١٠٧٦- علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرأت سے منع فرمایا۔

١٠٧٧– عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ.

١٠٧٧- علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کی قراءت سے منع کیا۔

١٠٧٨– عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ.

١٠٧٨- حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع کیا تھا اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا۔

١٠٧٩– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

١٠٧٩- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو میرے محبوب (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔

١٠٨٠– عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمْ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ.

١٠٨٠- حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن کی قرأت سے منع فرمایا۔ ان حضرات کی روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں۔

١٠٨١– عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوْا نَهَانِيْ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ أَنَا رَاكِعٌ وَ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْ رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُوْدِ.

١٠٨١- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے۔

١٠٨٢– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

١٠٨٢- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے

(١٠٧٨) ☆ اس سے یہ غرض نہیں کہ تم کو رکوع یا سجدہ میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ سب کے لیے ممانعت عام ہے پر احتیاطاً حضرت علیؓ نے حدیث کے نقل کرنے میں اتنا تصرف بھی جائز نہیں رکھا۔

قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا.

رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی۔ اس اسناد میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب : رکوع اور سجدہ میں کیا کہنا چاہیے؟

۱۰۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ**)).

۱۰۸۳- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے تو سجدہ میں بہت دعا کرو۔

۱۰۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ**)).

۱۰۸۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے **اللهم اغفرلی** آخر تک یعنی اے اللہ بخش دے میرے سب گناہوں کو تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے۔

۱۰۸۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ**)).

۱۰۸۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ فرماتے تھے۔ **سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی** قرآن پر عمل کرتے تھے۔

۱۰۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ((**سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ**

۱۰۸۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے **سبحانك اللهم ربنا وبحمدك استغفرك واتوب اليك** میں نے عرض کیا یا رسول

(۱۰۸۳) ☆ نوویؒ نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدہ میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے۔ اس کو ترمذی اور بغویؒ نے علماء کی ایک جماعت سے نقل کیا اور ابن عمرؓ بھی سجدہ کے طول کو افضل جانتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ طول قیام افضل ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابرؓ کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرأت ہے اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہے اور قرأت افضل ہے اور رسول اللہؐ سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسرا یہ کہ فضیلت میں دونوں امر برابر ہیں اور امام احمدؒ نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا۔ اسحاق بن راہویہؒ نے کہا کہ دن میں رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل۔ انتہی

(۱۰۸۵) ☆ قرآن میں یہ وارد ہے **فسبح بحمد ربك واستغفره** اس کے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے۔

(۱۰۸۶) ☆ سورہ **اذا جاء نصر الله** مکہ کے فتح ہونے کے بعد اتری جب اسلام پھیل گیا اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں اپنے پیغمبرؐ کو خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بیان کرو اور استغفار کرو اور ضمناً اس سورت میں آپ کی وفات ﷺ

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ ((جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا)) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

١٠٨٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا ((**سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي**)).

١٠٨٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ ((**سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ**)) فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ ((**سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا**)).

١٠٨٩- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا ((**سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ**)) فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي

اللہ یہ کیا کلمے ہیں جن کو آپ نے نکالا ہے؟ آپ انہی کو کہا کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا خدا نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو ان کلموں کو کہتا ہوں **اذا جاء نصر الله والفتح** آخر سورت تک۔

۱۰۸۷- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سے سورہ **اذا جاء نصر الله والفتح** اتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے **سبحانك ربى وبحمدك اللهم اغفرلى** یعنی پاک ہے تو اے میرے رب اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخش دے مجھ کو۔

۱۰۸۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ فرماتے تھے **سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه**۔ کہتی ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتی ہوں کہ آپ **سبحان الله وبحمده استغفر الله و اتوب اليه** زیادہ کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے بیان کیا کہ تو اپنی امت میں ایک نشانی دیکھے گا پھر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں یعنی یہی **سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه** کہتا ہوں۔ وہ نشانی یہ ہے **اذا جاء نصر الله والفتح** آخر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ اس سے وہ بخشنے والا ہے۔

۱۰۸۹- ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا تم رکوع میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا **سبحانك وبحمدك لا اله الا انت** تو مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا انھوں نے حضرت

لہ کے قرب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہووے پر بہتر یہ ہے کہ یوں کہے **اللهم اغفرلی**۔

مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ ((**سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ**)) فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

عائشہؓ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے **سبحانك وبحمدك لا اله الا انت**۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔

۱۰۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ**)).

۱۰۹۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات بچھونے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاك آخر تک یعنی اے اللہ میرے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔

۱۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((**سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ**)).

۱۰۹۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں کہتے تھے سبوح قدوس رب الملئكة والروح یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور روح کا۔

۱۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۹۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

(۱۰۹۰) ☆ اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کے چھونے سے وضو نہیں جاتا۔ ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے پر مالکؒ شافعیؒ احمد اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہیں کرتا۔

(۱۰۹۱) ☆ روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کو کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جن کو فرشتے نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ (نووی)

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب : سجدہ کی فضیلت و ترغیب

١٠٩٣- عَنْ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً**)) قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

۱۰۹۳- معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو مولیٰ (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مجھ کو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت میں لے جائے یا یوں کہا کہ مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے؟ یہ سن کر ثوبانؓ چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو چپ رہے پھر تیسری بار پوچھا تو کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اس واسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کرے گا۔ معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسا ثوبانؓ نے کہا تھا۔

١٠٩٤- عَنْ رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ((**أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ**)) قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ ((**فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ**)).

۱۰۹۴- ربیعہ بن کعب اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ کے پاس وضو اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک بار آپ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی آپ نے فرمایا اچھا کثرت سجود سے تو میری مدد کر۔

بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ

باب: سجدہ کے اعضاء، بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان

١٠٩٥- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۱۰۹۵- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو

(۱۰۹۴) ☆ یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے میرا ساتھ تجھ کو جنت میں مل جائے۔ کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۰۹۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے سات اعضاء ہیں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضا زمین سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی کا

أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ.

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال و کپڑے کے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ یہ یحییٰ کی روایت ہے اور ابوالربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا اور بال اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت کی گئی۔ سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی۔

۱۰۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا**)).

۱۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا[1] ہے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا۔ کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

۱۰۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

۱۰۹۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور کپڑوں اور بال سمیٹنے سے روکا گیا۔

۱۰۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ**)).

۱۰۹۸- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا۔

۱۰۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ**)).

۱۰۹۹- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا، بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا۔ وہ سات اعضاء یہ ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

---

[1] اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک لگانا مستحب ہے اگر ناک لگائی اور پیشانی نہ لگائی تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ امام مالک، امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے۔ امام احمد اور ابن حبیب کے نزدیک ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا لگانا ضروری ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے ظاہر حدیث کے بموجب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضاء آٹھ ہو جائیں گے۔ دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں، ناک اور پیشانی۔ بال اور کپڑے کے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھے۔ اس طرح باتفاق علماء نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱۰۰– عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ**)).

۱۱۰۰– عباسؓ بن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتھ اس کے سات اعضاء سجدہ کریں-اس کی پیشانی' اسکی دونوں ہتھیلیاں' اس کے دونوں گھٹنے' اس کے دونوں پاؤں-

۱۱۰۱–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ**)).

۱۱۰۱– عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباسؓ ان کے جوڑے کو کھولنے لگے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا؟ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (ستر کھول کر نماز پڑھے)۔

بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنْ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنْ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا کرنے کا بیان

۱۱۰۲– عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ**)).

۱۱۰۲– انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعضاء کو برابر رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی باہوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۱۱۰۳– عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ ((**وَلَا يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ**)).

۱۱۰۳– مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے-

(۱۱۰۱) ☆ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے اگر جوڑا باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی۔

(۱۱۰۲) ☆ یعنی کہنیاں زمین سے نہ لگائے اور نہ پسلیوں سے ملائے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں اور دونوں باہیں کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلیں نظر آئیں۔

١١٠٤- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ)).

۱۱۰۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے اٹھالے۔

بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلَاةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهِ وَيُخْتَمُ بِهِ وَصِفَةَ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالِاعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ وَصِفَةَ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

باب: نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس کا بیان رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان

١١٠٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۵- عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے (بحینہ عبداللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

١١٠٦- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

۱۱۰۶- جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔ عمرو بن الحارثؓ کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے (یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔ اور لیثؓ کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

١١٠٧- عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۱۱۰۷- ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

١١٠٨- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۱۰۸- ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت

(۱۱۰۷) ☆ یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔

(۱۱۰۸) ☆ نووی نے کہا کہ یہ پہلے قعدے میں ہے لیکن اخیر قعدے میں تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں ابو حمید ؓ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) اتنا جدا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھلائی دیتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکا دیتے۔

۱۱۰۹- عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بَيَاضَهُمَا.

۱۱۰۹- ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ.

۱۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قرأت کو الحمدلله رب العالمین سے (تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے میں) التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے شیطان کی بیٹھک سے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔

ﷺ ساعدی سے روایت کیا ہے۔ تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔

(۱۱۱۰) ☆ منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے جس کو اقعاء کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگائے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر درندے جانور کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام سے ختم کرتے تھے۔ اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرے۔ یہ دلیل ہے امام مالکؒ اور ان لوگوں کی جو بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور شافعیؒ اور اکثر علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے پہلے یہ سورت پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے اور بہت سی دلیلیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جزو ہے۔ دوسرے یہ کہ رکوع میں پیٹھ کو آگے پیچھے سے برابر رکھنا چاہیے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھائے تو سیدھا کھڑا ہو اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھے چوتھے یہ کہ ﷺ

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي وَالنَّدْبِ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَى سُتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَ حُكْمِ الْمُرُوْرِ وَ دَفْعِ الْمَآرِّ وَ جَوَازِ الْإِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَالصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْأَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَ بَيَانِ قَدْرِ السُّتْرَةِ وَ مَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

باب: نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان، سواری کی طرف نماز پڑھنے، سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان

مسائل سترہ کے متعلق کا بیان

۱۱۱۱- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ)).

۱۱۱۱- موسیٰ بن طلحہؓ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے تو نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اس کے پرے سے جائے۔

۱۱۱۲- عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)).

۱۱۱۲- موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا۔

۱۱۱۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ

۱۱۱۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک اس حدیث کی رو سے دونوں تشہد واجب ہیں۔ مالک، ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک پہلا تشہد سنت اور دوسرا واجب ہے۔ پانچویں یہ کہ بایاں پاؤں بچھائے اور داہنا پاؤں کھڑا کرے قعدے میں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے امام مالکؒ کے نزدیک دونوں قعدوں میں تورک سنت ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس میں تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک نماز میں چار جلسے ہیں ایک دونوں سجدوں کے بیچ میں دوسرے ہر رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پا کر قیام سے پہلے اس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولی کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ۔ پانچویں یہ کہ نماز کو سلام پر ختم کرے مالک شافعی احمد اور جمہور سلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ، ثوری، اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نہ کرے تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی بلکہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جائے گی۔ (نووی مختصراً)

(۱۱۱۱) ☆ پالان کی لکڑی دو ڈھائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّي فَقَالَ ((مِثْلُ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ)).

ﷺ سے سوال ہوا غزوہ تبوک میں نمازی کے سترہ کا۔ آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے۔

۱۱۱۴–عَنْ عَائِشَۃَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي غَزْوَۃِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّي فَقَالَ ((كَمُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ)).

۱۱۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرمؐ سے غزوہ تبوک کے موقع ہر نمازی کے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱۵– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَۃِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْہِ فَيُصَلِّي إِلَيْہَا وَالنَّاسُ وَرَاءَہُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَہَا الْأُمَرَاءُ.

۱۱۱۵- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر نکلتے تو اپنے سامنے برچھا گاڑنے کا حکم فرماتے پھر اس کی آڑ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے۔ اسی وجہ سے امیروں نے اس کو مقرر کر لیا ہے کہ برچھا ساتھ رکھتے ہیں۔

۱۱۱۶– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَۃَ وَيُصَلِّي إِلَيْہَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَۃَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰہِ وَہِيَ الْحَرْبَۃُ.

۱۱۱۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۱۱۷–عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَہُ وَہُوَ يُصَلِّي إِلَيْہَا.

۱۱۱۷- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف کر کے اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۱۸–عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَی رَاحِلَتِہِ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی إِلَی بَعِيرٍ

۱۱۱۸- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف۔

۱۱۱۹– عَنْ أَبِي جُحَيْفَۃَ عَنْ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَكَّۃَ وَہُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّۃٍ لَہُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِہِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ

۱۱۱۹- ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلالؓ آپؐ کے لیے وضو کا پانی لے کر نکلے (آپ نے اس سے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو

(۱۱۱۷) ☆ اونٹنی کی آڑ میں نوویؒ نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو۔

(۱۱۱۹) ☆ کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لے کر ذرا سا چھڑک لیا یعنی حضرتؐ کے وضو سے جو پانی بچا اس کو لوگوں نے تبرک سمجھ کر لینا شروع کیا۔ کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اس پر دو چار قطرے چھڑک دیے اور دوسری روایت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

اس نے دوسرے سے لے کر چھڑک لیا پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے باہر نکلے گویا میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو کیا اور بلالؓ نے اذان دی۔ میں نے ان کے منہ کی پیروی کی جو دائیں بائیں طرف پھر کر کہتے تھے حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح پھر آپ کے لیے ایک بھالا گاڑا گیا آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں (سفر میں ہونے کی وجہ سے قصر کیا)۔ آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے گذر رہے تھے (مگر) آپ روکتے نہ تھے کیونکہ بھالے کا سترہ تھا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں دونوں نمازوں کو جمع کیا پھر برابر دو ہی رکعتیں قصر سے پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ میں پہنچے۔

۱۱۲۰- عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ

۱۱۲۰- عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے سرخ شامیانے میں دیکھا اور میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا۔ پھر میں بلالؓ کو دیکھا انھوں نے برچھا نکالا اور اس کو گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا پہنے ہوئے اس کو (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کی طرف کھڑے ہو

ﷺ میں یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور انکے بچے ہوئے کھانے یا پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے۔

نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مؤذن کو حی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح میں دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھرائے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حی علی الصلوٰۃ میں دونوں بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرا یہ کہ پہلے ایک بار حی علی الصلوٰۃ داہنی طرف منہ پھیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پھرا کر اسی طرح حی علی الفلاح۔ تیسرا یہ کہ پہلے داہنی طرف منہ پھرا کر حی الصلوٰۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کرلے پھر داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الصلوٰۃ کہے پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کرلے پھر بائیں طرف منہ کرے اور حی علی الفلاح کہے۔

بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْ الْعَنَزَةِ.

کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے آدمیوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ برچھے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

١١٢١- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ.

١١٢١- ابوجحیفہ سے بھی یہ حدیث اوپر والی حدیث کی طرح مروی ہے۔اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب دوپہر کا وقت ہوا تو بلالؓ نکلے اور اذان دی۔

١١٢٢-عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

١١٢٢- ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کی طرف نکلے اور وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی لگی ہوئی تھی اس کے پار عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

١١٢٣- عَنْ شُعْبَةَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ.

١١٢٣- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑے۔

١١٢٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

١١٢٤- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں جوان ہونے کو تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آکر اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا تھا۔

(١١٢٢) ☆ اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہوئیں اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت سے چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے۔

(١١٢٤) ☆ کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہاں کیوں چھوڑا؟ اس لیے کہ رسول اللہؐ کے سامنے سترہ تھا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے وقت کتنی تھی۔ بعضوں نے کہا دس برس کی بعضوں نے کہا تیرہ برس کی بعضوں نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹھیک ہے۔

١١٢٥- عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

١١٢٥- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں حجۃ الوداع میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے تو گدھا صفوں کے سامنے سے ہو کر نکلا پھر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے۔

١١٢٦- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ.

١١٢٦- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

١١٢٧-عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ

١١٢٧-اس روایت میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے)۔

بَابُ مَنْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت

١١٢٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ**)).

١١٢٨- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دے بلکہ اس کو دفع کرے جہاں تک ہو سکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١١٢٩- عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنْ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي

١١٢٩- ابوصالح سمان سے روایت ہے کہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ اتنے میں ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں مارا اس نے دیکھا تو اور طرف راستہ نہ پایا اور پھر دوبارہ ان کے سامنے سے نکلنا چاہا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اور زور سے

(١١٢٨) ☆ دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اس کو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتھیار چلائے یا ایسا مارے کہ وہ مر جائے پھر اگر واجبی طور سے دفع کرنے میں مر جائے تو باتفاق علماء اس پر قصاص نہیں۔ لیکن دیت واجب ہو گی یا نہیں اس میں دو قول ہیں یہ سب اس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسے کونے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو- انتہی مختصراً

(١١٢٩) ☆ یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہیں آتا یہ شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہیں مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خیرہ سرکش ہے۔ یہ سب شیطان کی صفات ہیں۔

سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْكُوكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ**)).

ایک مار ماری وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے لڑنے لگا۔ پھر لوگوں نے آکر اسے روکا پھر نکلا اور مروان (جو مدینہ کا حکم تھا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید رضی اللہ عنہ مروان کے پاس گئے۔ مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بھائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے پس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١١٣٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ**)).

۱۱۳۰- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے (یعنی جس کو خدا قرآن میں نقیض لہ کی آیت میں قرین فرماتا ہے)

١١٣١- عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح آئی ہے۔

١١٣٢- عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ**)) قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

۱۱۳۲- بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو بھیجا ابو جہیم (عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاریؓ) کے پاس یہ پوچھنے کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا ہے جو نمازی کے سامنے سے گزرے۔ ابو جہیمؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے جو وبال اس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو یہ بہتر ہو سامنے گزرنے سے۔ ابوالنضر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا کہا چالیس دن یا مہینے یا برس۔

١١٣٣- عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى

۱۱۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

حَدِيثِ مَالِكٍ.

بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّي مِنَ السُّتْرَةِ

١١٣٤- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

١١٣٥- عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ.

١١٣٦- عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

باب: جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا

۱۱۳۴- سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جگہ رہتی کہ ایک بکری نکل جائے۔

۱۱۳۵- سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ ڈھونڈتے تھے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہاں حضرت عثمانؓ مصحف رکھتے تھے) انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ کو ڈھونڈتے تھے اور وہ جگہ درمیان منبر اور قبلہ کے ایک بکری کے گزرنے کی جگہ کے مطابق تھی۔

۱۱۳۶- یزید سے روایت ہے کہ سلمہؓ ڈھونڈ کر اس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلمؓ! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہو سکتا ہے تم اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے ہو انھوں نے (جواب میں) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ڈھونڈ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

١١٣٧- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ**

باب: نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارے میں

۱۱۳۷- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اس کے

(۱۱۳۴) ☆ تو آپ دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے۔ یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور سترہ کے قریب کھڑا ہو۔

(۱۱۳۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں بشرطیکہ وہ جگہ دوسری جگہوں سے فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتاء کے لیے جگہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں۔

(۱۱۳۷) ☆ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے یعنی شریر ہوتا ہے۔ نوویؒ نے کہا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ان چیزوں کے سامنے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عورت اور گدھے میں شبہ ہے مالکؒ، ابو حنیفہؒ، شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے ☜

الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ)) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنْ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنْ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ ((الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ)).

سامنے نہ ہو اور گدھا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ میں نے کہا اے ابوذرؓ یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو انھوں نے (جواباً) کہا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

١١٣٨– عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ

۱۱۳۸– اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل ہوئی ہے۔

١١٣٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ**)).

۱۱۳۹– ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

بَابُ الِاعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے سامنے لیٹنا

١١٤٠– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

۱۱۴۰– ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے آڑے پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا پڑا ہوتا ہے۔

١١٤١– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنْ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

۱۱۴۱– ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی تہجد کی نماز پوری ادا کرتے اور میں آپؐ کے سامنے قبلہ کی طرف آڑی پڑی رہتی۔ جب آپ وتر ادا کرنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

ﷺ سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی انھوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوٰۃ سے مراد اس کا نقص ہے نہ ابطال۔ اور بعضوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث **لا یقطع الصلوٰۃ مرور شئی** پر یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا ہونا ضروری ہے علاوہ اس کے حدیث **لا یقطع الصلوٰۃ مرور شئی** ضعیف ہے۔ انتہی

(۱۱۴۰) ☆ اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ عورت کے سامنے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی بات اور تھی دوسرے یہ کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہ تھا تاریکی تھی۔

(۱۱۴۱) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر آخر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسہ ہو تو اس کو مستحب ہے کہ وتر کو آخر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہؓ تہجد نہیں پڑھتی تھیں ﷺ

۱۱٤۲–عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي.

۱۱۴۲- عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھے کے سامنے جانے سے۔ کہا کہ عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے۔

۱۱٤۳– عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

۱۱۴۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انھوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کردیا۔ قسم ہے خدا کی میں نے خود دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے سامنے تخت پر تھی قبلہ کی طرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میں تخت کے پایوں کے پاس سے کھسک جاتی۔

۱۱٤٤– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي.

۱۱۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے کہا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کردیا حالانکہ میں نے خود اپنے تئیں تخت پر لیٹے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ آتے اور تخت کے بیچ میں نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے کھلنا برا معلوم ہوتا تو میں تخت کے پایوں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

۱۱٤٥– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

۱۱۴۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ جب کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان دنوں گھر میں چراغ نہ تھا۔

ﷺ جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو وہ عشاء کے بعد ہی وتر پڑھ لے۔

(۱۱۴۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چھونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

١١٤٦- عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

۱۱۴۶- ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے سامنے ہوتی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے۔

١١٤٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ

۱۱۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو کی طرف ہوتی اور میں ایک چادر اوڑھے ہوتی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر بھی ہوتا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَصِفَةِ لُبْسِهِ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے پہننے کا طریقہ

١١٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ ((**أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ**)).

۱۱۴۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا (جیسے تہبند) پہن کر نماز درست ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں۔

١١٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۱۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١١٥٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ ((**أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ**)).

۱۱۵۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

(۱۱۴۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہیں مگر وہ مقام جہاں خون لگا ہو یا کوئی اور نجاست ہے البتہ وہ نجس ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو اور کچھ نمازی پر تو بھی قباحت نہیں۔

(۱۱۴۸) ☆ یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جن کے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ سے اس کا خلاف منقول ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوتی اور اس بات پر اجماع ہے کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔

١١٥١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ)).

۱۱۵۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو۔

١١٥٢- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۱۱۵۲- عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ام سلمہؓ کے گھر ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔

١١٥٣- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا

۱۱۵۳- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشح کیا۔

١١٥٤- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۱۱۵۴- عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہؓ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا۔

١١٥٥- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

۱۱۵۵- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی تھی۔

١١٥٦- عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۵۶- جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (توشح کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)۔

(۱۱۵۱) ☆ کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہو گا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا اگر ہاتھ سے روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آئے گا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہو گی پر باطل نہ ہو گی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجائش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہو گی اور ایک روایت میں امام احمدؒ سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی لیکن گناہگار ہو گا۔

(۱۱۵۳) ☆ نوویؒ نے کہا توشح یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ داہنے کاندھے پر ہو اس کو بائیں ہاتھ کے تلے سے لے جائے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اس کو داہنے ہاتھ کے تلے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے۔

(۱۱۵۴) ☆ یعنی داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف لے گئے تھے جیسے ابھی گزرا۔

١١٥٧- عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۷- مذکورہ بالا روایت ان اسناد سے بھی مروی ہے۔ ابن نمیر کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔

١١٥٨- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۱۵۸- ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ انھوں نے جابرؓ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے (تو انھوں نے اس لیے کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا۔

١١٥٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۵۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور دیکھا کہ آپ ایک بوریے پر نماز پڑھ رہے ہیں اسی پر سجدہ کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں توشح کئے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے۔

١١٦٠- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

۱۱۶۰- ایک سند سے اس طرح بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اور ابوبکر اور سوید کی روایت میں توشح کا ذکر ہے۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

١١٦١- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ ((**الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ**)) قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ((**الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى**)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ ((**أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ**)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ((**ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ**)).

۱۱۶۱- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ)۔ میں نے پوچھا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا زمانہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھ کو تو جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے۔

١١٦٢- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((**الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ**)) قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ((**الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى**)) قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ.

۱۱۶۲- ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازہ کے باہر جہاں لوگ بیٹھ کر خرید و فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکہ ہے یعنی گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے۔ میں نے ان سے کہا باوا تم راستہ میں سجدہ کرتے ہو۔ انھوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر ساری زمین

(۱۱۶۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں یا سڑک میں یا حمام میں۔

(۱۱۶۲) ☆ اور جب نماز پڑھنا درست ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا۔ نوویؒ نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھاتا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت میں سجدہ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایک بار پہلی بار میں سجدہ کرے اور بعضوں کے نزدیک ایک بار بھی ضروری نہیں ہے۔

تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔

۱۱۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ**))۔

۱۱۶۳- جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کی طرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ ہیں اور گرم ملکوں کے لوگ سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے غنیمت (جہاد کی لوٹ کا مال) حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی کی گئی۔ پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ہے۔

۱۱۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۱۶۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۱۱۶۵- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ**)) وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى.

۱۱۶۵- حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئی اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنے والی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی۔

(۱۱۶۳) ☆ میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی کی گئی یہ دلیل ہے مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے۔

اور مجھے شفاعت عطا ہوئی یعنی شفاعت عام جو محشر والوں کی پریشانی کے وقت ہو گی اور جس وقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دے دیں گے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہو گی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان والے کے لیے بھی فائدہ بخش ہو گی۔

(۱۱۶۵) ☆ نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھ کو سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی نبیؑ کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی۔

١١٦٦– عَنْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۱۶۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے اسی طرح۔

١١٦٧– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)).

۱۱۶۷- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی۔ پہلی تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہیں (یعنی کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی۔

١١٦٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

۱۱۶۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا جن میں لفظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رعب سے اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں لوٹتے ہو)۔

١١٦٩–عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ.

۱۱۶۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔

١١٧٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۱۷۰- مذکورہ بالا حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

١١٧١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ

۱۱۷۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جن میں لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور میں ایک بار سو

(۱۱۶۷) ☆ اب میرے بعد دنیا میں کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لے کر آنے والا نہیں۔ حضرت عیسیٰ بلاشک قیامت کے قریب آویں گے پر وہ ساری دین کی باتوں میں ہمارے پیغمبر کے تابع ہونگے۔

جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ)).

رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ)).

۱۱۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی ﷺ کا مسجد بنانے کا بیان

۱۱۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ

۱۱۷۳- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو شہر کے بلند حصہ میں ایک محلّہ میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلّہ کہتے ہیں۔ وہاں چودہ دن رہے پھر آپؐ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ انسؓ نے کہا گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکرؓ آپ کے پیچھے تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ کے گرداگرد تھے یہاں تک کہ آپ ابو ایوبؓ کے مکان کے صحن میں اترے تو رسول اللہ ﷺ جہاں نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گی) اس کے بعد آپکو مسجد بنانے کا حکم کیا گیا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا تم

(۱۱۷۳) ☆ ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا یہ حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے وہ باغ دس دینار میں خریدا اور ابو بکرؓ نے وہ دینار ادا کیے۔

آپ نے حکم دیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ میوہ دار درختوں کا کاٹنا کسی ضرورت کے وقت درست ہے جیسے لکڑی کی ضرورت ہو یا اور درختوں کا انکے بدلہ لگانا منظور ہو یا انکے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں ان کو سزا دینے کے لیے کاٹے۔ اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس میں خون اور پیپ مردہ کی ملی ہو نکال کر پھینک دی جائے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اس کو مسجد کر سکتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ☜

((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا)) قَالُوا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخِرَبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ.

اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لیں گے ہم خدا ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہم کو روپیہ درکار نہیں)۔ انسؓ نے کہا اس باغ میں جو چیزیں تھیں ان کو میں کہتا ہوں اس میں کھجور کے درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے۔ آپ نے حکم کیا تو درخت کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درختوں کی لکڑی قبلہ کی طرف رکھ دی گئی اور دروازہ کے دونوں طرف پتھر لگائے گئے۔ جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہؓ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی تو آخرت کی بہتری اور بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما (یہ ترجمہ اس موزوں کلام کا ہے جو حدیث میں عربی زبان میں ہے)۔

١١٧٤- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.

۱۱۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

١١٧٥- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

بَابُ تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب: بیت المقدس کی طرف سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا ہونا

ف: معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کی ملک میں رہتی ہے اور وہ اس کو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو۔

جب یہ (یعنی مسجد کی تعمیر کا) کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑھتے تھے یعنی شعر پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جائے۔

علماء نے کہا کہ اگر کلام موزوں ہو تو اس کا شعر نہ کہیں گے جب تک کہنے والے کی شعر کہنے کی نیت نہ ہو اور اسی سبب سے بعض موزوں کلام خود رسول اللہؐ سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا۔

(۱۱۷۴) ☆ نوویؒ نے کہا امام احمدؒ اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پاخانہ پاک ہے۔

۱۱۷۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَنَزَلَتْ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثَهُمْ فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

۱۱۷۶- براء بن عازبؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ میں ہے تم جہاں پر ہو منہ اپنا کعبے کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ ایک شخص آپکے ساتھیوں میں سے یہ سن کر چلا راستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی طرف حسب معمول نماز پڑھتے ہوئے پایا اس نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

۱۱۷۷- براء عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر ہم کو کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۱۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۱۷۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن اترا اور کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر لوگ کعبے کی طرف پھر گئے اور پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبے کی طرف گھوم گئے۔

۱۱۷۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۱۱۷۹- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

۱۱۸۰- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی

(۱۱۷۶) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک معتبر شخص کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جائے جیسے قبلہ کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادھر پھر جائے بلکہ اگر چار رکعتیں نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑھی جائے (اس طرح کہ نماز کی رائے ہر رکعت پر قبلہ کی جانب بدلتی جائے) تو نماز صحیح ہے۔ پھر علماء نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہوگا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہوتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اس کے خلاف منقول ہے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

طرف نماز پڑھا کرتے تھے اتنے میں یہ آیت اتری قد نری تقلب وجهك اخیر تک یعنی ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ پھرانے کو آسمان کی طرف بیشک ہم پھیر دینگے منہ تمہارا اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پھیرو تم اپنا منہ کعبے کی طرف۔ پھر ایک شخص بنی سلمہ میں سے جا رہا تھا اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں رکوع میں اور ایک رکعت پڑھ چکے تو پکارا سنو! قبلہ بدل گیا۔ یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنْ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

باب: قبروں پر مسجد بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے کی ممانعت' قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

١١٨١- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**إِنَّ أُولَئِكِ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)).

۱۱۸۱- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہونگے۔

١١٨٢-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۸۲- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کیں آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا حال بیان کیا پھر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

١١٨٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے ایک گرجا کا حال بیان

(۱۱۸۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود و نصاریٰ ایسا کرتے تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بنائے لیکن مسجد کی طرح وہاں ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جھکے یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

کیا جو انھوں نے دیکھا تھا حبشہ کے ملک میں جس کا نام ماریہ تھا پھر ویسا ہی روایت کیا جیسے اوپر ذکر کیا۔

١١٨٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ ((**لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ**)) قَالَتْ فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ

۱۱۸۴- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں جس کے بعد پھر تندرست نہیں ہوئے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی حجرہ میں نہ ہوتی مگر آپ ڈرے کہ کہیں لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں۔

١١٨٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ**)).

۱۱۸۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیوں کو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

١١٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ**)).

۱۱۸۶- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

١١٨٧- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ ((**لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ**)) يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

۱۱۸۷- عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی۔ جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ آپ ڈراتے تھے کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں۔

١١٨٨- عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ ((**إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى**

۱۱۸۸- جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے پانچ روز پہلے سنا آپ فرماتے تھے میں بیزار

(۱۱۸۴) ☆ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی مسجدوں کی طرح وہاں روشنی کرنے، نذر نیاز چڑھانے، دعا مانگنے، عبادت کرنے، روزمرہ آنے جانے لگے۔

(۱۱۸۸) ☆ دوست سے مراد یہاں وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے۔ پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں خلل ڈالتی ہے۔ ☆

اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ))

ہوں اس بات سے کہ کسی کو تم میں سے اپنا دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا۔ تم خبردار ہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

باب: مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

۱۱۸۹ – عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ تَعَالَى)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ ((يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ ((مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)).

۱۱۸۹- عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنایا تو لوگوں نے برا سمجھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اور راصل راوی حدیث بکیر کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ انھوں نے کہا کہ خالص خدا کی رضامندی اس کو مقصود ہو (نہ شہرت و ناموری یا ضد یا نفسانیت) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

۱۱۹۰ – عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ

۱۱۹۰- محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے برا سمجھا اس کو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دیں (یعنی جیسے حضرت رسول اللہؐ کے زمانہ میں

ﷺ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابو بکر صدیقؓ سے رکھتا۔ اس حدیث سے ابو بکرؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔ نوویؒ نے کہا آپ نے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہیں لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑھائیں اور گناہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ گناہ کفر تک پہنچ جائے گا جیسی اگلی امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبوی کو بڑھانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہؓ کا حجرہ جس میں قبریں تھیں وہاں تک مسجد آ پہنچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں اٹھا دیں تا کہ آپ کی قبر دکھلائی نہ دے اور عوام اس طرف نماز نہ پڑھیں اور آفت میں نہ پڑیں پھر دو دیواریں شمالی جانب سے اور اٹھائیں کہ کوئی شخص قبر کی طرف منہ نہ کر سکے۔ اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہا اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کھلا رکھتے۔

(۱۱۸۹) ☆ ویسا ہی گھر یعنی صرف گھر کہلانے میں کیونکہ جنت کے گھر کو دنیا کے گھر سے کیا نسبت ہے یا وہ گھر جنت کے گھروں پر ایسی فضیلت رکھتا ہو گا جیسے مسجد دنیا میں اور گھروں پر رکھتی ہے۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)).

تھی)۔ حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنائے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر ویسا ہی بنائے گا۔

بَابُ النَّدْبِ إِلَى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ[1]

باب: رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ

۱۱۹۱- اسود اور علقمہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے ان کے گھر میں انھوں نے پوچھا کیا ان لوگوں نے (یعنی اس زمانہ کے نوابوں اور امیروں نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے۔ ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اٹھو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا اور امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف جب رکوع کیا تو ہم نے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انھوں نے ہمارے ہاتھ مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور نماز کو تنگ کریں گے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنی عصر کی نماز میں اتنی دیر کریں

---

[1] ☆ تطبیق اسے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر رانوں کے بیچ میں رکھ لینا۔ پہلے حکم تھا کہ رکوع میں ایسا ہی کرے بعد اس کے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔ اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے مگر ابن مسعودؓ اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے ان کو نسخ کی حدیث نہیں پہنچی جس کو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے۔ (نووی)

(۱۱۹۱) ☆ امیروں اور نوابوں کی انتظاری میں اپنی نماز میں دیر کرنا ضروری نہیں۔ پھر ہم کو حکم نہ کیا اذان دینے کا اور نہ اقامت کا یہ مذہب عبداللہ بن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر میں اکیلی نماز پڑھے اس بستی میں جہاں اذان اور اقامت ہوتی ہے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا ضروری نہیں۔ لیکن جمہور علمائے سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے اس کے لیے بھی اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت گھر میں بھی ادا کرنا درست ہے لیکن اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد میں نہ پڑھی جائے اور عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ فرض ساقط ہو جائے گا امیروں اور نوابوں کی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر میں پڑھیں۔ ☆

أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُمْ.

گے)۔ جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو (یعنی افضل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو امام بیچ میں رہے) اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

١١٩٢- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ.

۱۱۹۲- یہ روایت بھی ایک دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے سوائے ان الفاظ کے "وَهُوَ رَاكِعٌ"۔

١١٩٣- عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ رضي الله عنه أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۳- علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونوں عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے انھوں نے کہا کیا تمہارے پیچھے کے لوگ نماز پڑھ چکے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر عبداللہ ان دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ عبداللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

١١٩٤- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ

۱۱۹۴- مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے

ف: جب تم ان کو ایسا کرتے یعنی عصر کی نماز دیر سے پڑھتے دیکھو تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لو پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو تاکہ شر و فساد نہ پیدا ہو اور امیروں کی تکلیف سے بچو۔ وہ یہ جانیں گے کہ تم فرض انکے ساتھ پڑھتے ہو اور تم اپنا فرض ادا کر چکے ہو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو بغیر گناہ میں فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اول وقت پڑھنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑھے تو پہلی بار کی نماز فرض ہو گی اور دوسرے بار کی نفل۔ یہی صحیح ہے۔

إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

بازو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے تو میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ۔ کہا کہ پھر میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا (یعنی رکوع میں)۔

١١٩٥- عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

۱۱۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ تک مروی ہے کہ ہم منع کئے گئے ایسا کرنے سے بعد کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

١١٩٦- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ.

۱۱۹۶- مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے بیچ میں رکھ لیا میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تھے پھر ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

١١٩٧- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ

۱۱۹۷- مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے بازو میں نماز پڑھی جب میں رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا۔ انھوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہم کو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

بَابُ جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ[1]

باب: ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنا

١١٩٨- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۸- طاؤس سے روایت ہے کہ ہم نے ابن عباسؓ سے کہا اقعاء کی بیٹھک میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پاؤں پر) ستم سمجھتے ہیں۔ انھوں نے کہا واہ وہ تو سنت ہے تیرے نبی ﷺ کی۔

[1] ☆ ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھنے کو عربی میں اقعاء کہتے ہیں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

(۱۱۹۸) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اقعاء کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقعاء سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اقعاء کے حکم اور اقعاء کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقعاء کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اپنے دونوں سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو کتے کی طرح زمین پر رکھے یہ مکروہ ہے اور حدیث میں اسی کی ممانعت ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباسؓ کی مراد ہے اور یہ اقعاء دونوں سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعیؒ کے ☜

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَتِهِ

باب: نماز میں باتیں کرنا حرام ہے

۱۱۹۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ ((**إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ**)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ

۱۱۹۹- معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا میں نے کہا یرحمك الله تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ کاش مجھ پر میری ماں رو چکتی (یعنی میں مرجاتا) تم کیوں مجھ کو گھورتے ہو۔ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو رہا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان ہوں آپ پر میرے ماں باپ کہ میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا قسم اللہ کی نہ آپ نے مجھ کو جھڑکا نہ مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جاہلیت کا زمانہ ابھی گزرا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پنڈتوں، نجومیوں) کے پاس جاتے ہیں۔

ﷺ نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہی مختصراً)

(۱۱۹۹) ☆ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے میرے چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک ایسے کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا ہو گا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس میں کراہیت نہیں ہے (نوویؒ)

میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھانے والا دیکھا اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہؐ کے خلق عظیم کا جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے اور نظیر ہے سکھانے والوں کے لئے کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے۔

نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت یا مصلحت سے ہو پھر اگر بہت ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لئے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنے والا مرد ہے اور جو عورت ہو تو دستک دے یہی ہمارا، مالک، ابو حنیفہ اور جمہور سلف و خلف کا مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کی وجہ سے درست ہے اور دلیل ان کی ذوالیدین کی حدیث ہے جس کو ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے انشاء اللہ۔ یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجھ کر قصداً نماز میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تھوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہو گی اور امام مالکؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی ہماری دلیل ﷺ

اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ ((**فَلَا تَأْتِهِمْ**)) قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ((**ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ**)) قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ ((**كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ**)) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ

آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ پھر میں نے کہا کہ بعض ہم میں سے برا شگون لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے دلوں کی بات ہے تو کسی کام سے انکو نہ روکے یا تم کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں (یعنی کاغذ پر یا زمین پر) جیسے رمال کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے۔ معاویہؓ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ (ایک مقام کا نام ہے) کی

ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بھول کر بہت سی باتیں کرے تو اس میں ہمارے اصحاب کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس کی نماز بھی باطل نہ ہو گی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے۔ انھوں نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں باتیں کیں لیکن رسول اللہؐ نے ان کو نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکھادیا کہ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے۔

وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے یا جیسا آپؐ نے فرمایا یعنی نماز میں اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد، دعا، سلام وغیرہ یہ سب احکام مشروع ہیں پر لوگوں میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنی چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہ کروں گا پھر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی ہمارا صحیح اور مشہور مذہب یہی ہے اور یہ بھی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور نماز کا جزو ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمدللہ کہہ لیوے۔ ہمارا اور مالکؒ کا یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمرؓ اور نخعی اور احمد کے نزدیک پکار کر کہے۔ (نوویؒ)

ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جا۔ علماء نے کہا آپ نے کاہنوں کے پاس جانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلاتے ہیں اور کبھی اتفاق سے ان کی کوئی بات ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکہ میں پڑ جائے اور ان کا اعتقاد پیدا ہو جائے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے کاہنوں کے پاس جانے اور ان کی بات سچ جاننے سے منع فرمایا۔ ان کو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ باجماع اہل اسلام بالکل حرام ہے۔ بغویؒ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے علماء نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اسکو کہانت (آئندہ کی بات بتلانے پر) ملتی ہے۔ کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ محتسب کو باز رکھنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح ہر کھیل کی اجرت سے اور سزا دینی چاہیے دینے اور لینے والے کو اور خطابیؒ نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسی طرح عراف کو۔ اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے اور عراف وہ ہے جو چور کا پتہ لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعویٰ کرتا ہے یا کھوئی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے کا اپنے علم کے زور سے۔ خطابیؒ نے دوسری حدیث کی شرح میں یہ بھی کہا کہ عرب کے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلادیا کرتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم کو ایسی سمجھ ملی ہے جس کی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں عراف بھی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعویٰ کرتے۔ کاہن منجم کو بھی کہتے ہیں۔ بہر حال

وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ

طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو وہاں آنکلا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے۔ آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آجاتا ہے۔ جیسے ان کو غصہ آتا ہے میں نے اس کو ایک طمانچہ مارا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرا یہ فعل بہت برا قرار دیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا میں اس

ؒ حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل وہموں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نجومیوں، رمالوں، پنڈتوں کے معتقد ہیں ان کی جان آئے دن ضیق میں ہے کہ ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ان کو تامل ہے وہ اپنی عقل سے کام نہیں لے سکتے۔ آخر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بنتے ہیں ہمارے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہیں۔ اپنے دعویٰ پر شرم نہیں کرتے اور نجومیوں اور رمالوں سے غیب کی باتیں پوچھتے ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔**

میں نے کہا ہم میں سے بعض براشگون لیتے ہیں یعنی بدشگون لینا نرا ڈھکوسلا ہے دل کا ایک لغو وسوسہ ہے تو بدشگونی کے خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے یعنی بدشگونی کا خیال اگر دل میں گزرے تو قباحت نہیں نہ آدمی اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے۔

پھر میں نے کہا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچا کرتے ہیں جیسے رمال کاغذ یا زمین پر کھینچا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیریں کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے ورنہ درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پیغمبر کو ملا تھا صحیح طور پر نہیں پہنچا اس لیے ہم کو لکیریں کھینچ کر بات بتلانا درست نہیں۔ نوویؒ نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل یہ ہے کہ ہماری شریعت میں علم رمل بالکل منع ہے۔

آخر میں بھی آدمی ہوں مجھ کو بھی غصہ آجاتا ہے جیسے ان کو آتا ہے میں نے اس کو ایک طمانچہ ماردیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گزرا یعنی اس لونڈی کا مارنا۔ ہر چند غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جائے بھول چوک غفلت یہ سب سے ہوتی ہے خود میاں سے ہوتی ہے پھر غلام لونڈی کو بھی اپنی طرح سمجھے انکی بھول چوک غفلت کو بھی معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کر سکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگ ناسمجھی سے اسلام پر معترض ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ وہ غلامی جو شریعت اسلام کی رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا اس کا استعمال شریعت میں بتایا گیا ہے وہ مثل فرزند کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں انکو یہ معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میاں کے ساتھ کھاتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میاں کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند میں نوکروں کو ساتھ کھلانا یا بٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے۔ پھر جس امر کا تم خود برابر تاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں۔ شریعت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہیں جو نہایت عمدہ ہیں پر اگر ان کو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال ؒ

((ائْتِنِي بِهَا)) فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ ((مَنْ أَنَا)) قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ((أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)).

لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آ۔ میں آپ کے پاس لے کر گیا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں یعنی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے۔ تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

کرنا چاہیے۔

آپ نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ حدیث میں **في السماء** کا لفظ ہے جس کے معنی **علي السماء** ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فسيروا في الارض** اور فرمایا **ولا صلبنكم في جزوع النخل**۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس میں دو مذہب ہیں جن کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لائیں اور زیادہ کھوج ان کے مطلب میں نہ کریں اور اس بات کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں جس طرح سے لائق ہے۔ اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کو اس لونڈی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحدہ ہے خدائے واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے۔ جب اس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موحدہ ہے بتوں کو نہیں پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکا ہوا ہے بلکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے جیسے **ء امنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض** ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے قائل ہیں بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں **في السماء** سے (جس کے ظاہری معنی آسمان کے اندر ہیں) **علي السماء** مراد ہے (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں **في السماء** سے مراد یہ ہے کہ اس کی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے بہر حال اہل سنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ ذات الٰہی میں فکر نہ کرنی چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید میں شک نہیں پیدا ہوتا۔ اب بعضوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکییف اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شرع میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں جیسے وہ اپنے بندوں پر قاہر ہے اور وہ عرش کے اوپر ہے ان کا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب میں اس جامع آیت **ليس كمثله شئي** پر جے رہنا سب برائیوں سے بچاتا ہے جس کو خدا توفیق دے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے کہ قاضی عیاضؒ نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ ان سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لیے وارد ہے اس کو بولنا چاہیے اور جو وارد نہیں ہے وہ نہ بولنا چاہیے۔ اب شرع سے یہ امر ثابت ہے کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور ہمارے ساتھ ہے اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ ہوا جہاں ہم ہوں۔ اسی واسطے ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور ہر جہت میں ہے اور نہ جوہر ہے نہ عرض اور وہ جسم نہیں ہے پچھلے لوگوں کی تراشی ہوئی باتیں ہیں جن کی اصل کتاب اور سنت سے بالکل نہیں پائی جاتی اور ہم نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہاء فی الاستواء میں بیان کیا ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ کرے۔

۱۲۰۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۰۰- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۲۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)).

۱۲۰۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کو جب کہ آپ نماز میں ہوتے جس کا آپ نماز میں ہی جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ نماز کے بعد ہم نے پوچھا یارسول اللہ! پہلے ہم آپکو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن اب آپ نے جواب نہیں دیا (اسکی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے)۔

۱۲۰۲- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۲۰۲- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ .فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ.

۱۲۰۳- زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک یہ آیت **وقوموا لله قانتين** اتری یعنی اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو۔ جب سے ہم کو حکم ہوا چپ چاپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا۔

۱۲۰۴- عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۰۴- ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۲۰۵- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ الله عنه أَنَّهُ قَالَ

۱۲۰۵- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ آپ نے لونڈی سے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردے کا آزاد کرنا کافر بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ لیکن علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کفارہ کے سوا اور مقاموں میں کافر بردے کا بھی آزاد کرنا درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں مومنہ کی قید ہے اور کفارہ ظہار اور یمین اور صوم میں شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضروری ہے ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک کافر بھی درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہیں ہوتا جب تک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت کا قائل نہ ہو اور جو ان دونوں باتوں کا قائل ہو اس کا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے۔

((إِنَّ)) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ ((إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي)) وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

مجھ کو کام کے لیے بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) قتیبہؓ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے ابھی مجھ کو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ آپ کا منہ پورب کی طرف تھا (اور قبلہ پورب کی طرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری نہیں)۔

١٢٠٦- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)) قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ.

١٢٠٦- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کی طرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر نے اس کو بھی بتلایا زمین کی طرف اشارہ کر کے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کر رہے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے)۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے اس کام میں جس کام کے لیے میں نے تجھ کو بھیجا تھا کیا کیا۔ اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا۔ زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے۔ (جب یہ حدیث بیان کی) انھوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کی طرف نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کعبے کے اور طرف بھی سواری پر پڑھا)۔

١٢٠٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

١٢٠٧- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

(١٢٠٧) ☆ نوویؒ نے کہا ان حدیثوں میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعیؒ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور علماء کی ایک جماعت جیسے ابوہریرہؓ اور جابرؓ اور سعید بن المسیب اور قتادہ اور اسحٰق نے یہ کہا ہے کہ زبان سے جواب دے اور بعضوں نے کہا ☜

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)).

علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۲۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ.

۱۲۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کرنا درست ہے

۱۲۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ

۱۲۰۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شریر جن میری نماز توڑنے کے لیے پچھلی رات کے وقت مجھے پکڑنے لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں

ﷺ ہے کہ دل میں جواب دے۔ اور عطاءؒ اور نخعیؒ اور ثوریؒ نے کہا ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دے اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارے سے۔ اب نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز اس میں اختلاف ہے۔ شافعیؒ نے کہا کہ نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے تو جواب کا حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیوں کر جواب دے گا) علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نمازی کو قصداً جان بوجھ کر نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جائے گی لیکن اگر ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی اور اوزاعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ چوتھے یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کے دل کو رنج نہ ہو۔

(۱۲۰۹) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبے والے تم کو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا تو رسول اللہ ؐ اس کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اس کے باندھ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بچے اس سے کھیلیں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ان کا دیکھنا ان کی اصلی صورتوں میں دلیل ظاہر آیت کے محال ہے مگر پیغمبروں کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتی ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں۔ امام ابو عبداللہ مازریؒ نے کہا کہ جن اجسام ﷺ

وَإِنَّ اللَّهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِئًا)) و قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ.

نے اس کا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تھا کہ میں اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی۔ انھوں نے یہ دعا کی تھی اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ہی سلطنت دی شیطان ان کے تابع تھے جن مسخر تھے اور پرند ان کی اطاعت میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو ذلت کے ساتھ بھگا دیا۔

١٢١٠ – عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَدَعَتُّهُ.

۱۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

١٢١١ – عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ ((إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللَّهِ

۱۲۱۱- ابوالدرداءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ کہتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تجھ سے پھر فرمایا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے نماز میں آپ کو وہ باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں اور یہ بھی ہم نے دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس میرا منہ جلانے کے لیے انگارے کا ایک شعلہ لے کر آیا میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی پوری لعنت۔ وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑ لوں۔ قسم خدا

ﷺ لطیفہ روحانیہ ہیں تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لیں جس کی وجہ سے ان کو باندھ سکیں پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تاکہ بچے ان سے کھیل سکیں اور خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں۔ انتہی یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی دعا یاد آئی اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہو انہیں کے واسطے خاص تھی اس لیے میں نے اس سلطنت میں ان کا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجھ سے نہ ہو سکا۔

(۱۲۱۱) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دے کے بھی قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا ﷺ

لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ))۔

کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے۔

بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ

باب : نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے، ان کے کپڑے جب تک نجاست ثابت نہ ہو طہارت پر محمول ہیں اور عمل قلیل و عمل متفرق نماز کو باطل نہیں کرتا

١٢١٢- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ.

۱۲۱۲- ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابو امامہ بنت زینبؓ اپنی نواسی کو جو ابو العاصؓ کی بیٹی تھی اٹھائے تھے جب آپ کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے۔

١٢١٣- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

۱۲۱۳- ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اور امامہ بنت ابو عاصؓ آپؐ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں۔ جب آپ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

١٢١٤- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا.

۱۲۱۴- ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپ کی گردن پر تھیں۔ آپ جب سجدہ کرتے تو ان کو بٹھلا دیتے۔

١٢١٥- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي

۱۲۱۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں

ﷺ مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے۔

(۱۲۱۲) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کا بدن اور کپڑا پاک سمجھا جائے گا جب تک ان کی نجاست پر یقین نہ ہو اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی پاک جانور کا فرض یا نفل نماز میں اٹھانا درست ہے اور امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اس کا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ بعض مالکیہ نے کہا کہ حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جب تک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ (انتہی مختصراً)

الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ.

بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں یہ نہیں کہ آپ نے لوگوں کی امامت کرائی۔

بَاب جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَ انَّه لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذَالِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَّ جَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُوْمِيْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيْمِهِمُ الصَّلٰوةَ اَوْ غَيْرِ ذَالِكَ

باب: نماز میں ضرورت سے ایک دو قدم چلنا درست ہے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ ہونا بھی درست ہے جیسے نماز کی تعلیم وغیرہ

١٢١٦- عَنْ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ قَالَ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيُسَمِّهَا يَوْمَئِذٍ ((**انْظُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا**)) فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

١٢١٦- ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعدؓ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسے بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے۔ میں نے کہا اے ابو عباس! ہم سے یہ سب حال پھر بیان کرو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعدؓ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے تو اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دے کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنا دے میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا)۔ پھر اس غلام نے تین سیڑھیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا تو وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا۔ اس کی لکڑی غابہ کے جھاؤ کی تھی (غابہ مدینہ کی بلندی میں ایک مقام ہے) اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے

(١٢١٦) ☆ یعنی میں اونچی جگہ اس واسطے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھلائی دوں ورنہ بعض لوگ مجھ کو نہ دیکھ سکتے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا داہنے یا بائیں ہٹنا درست ہے اور اس سے نماز میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت سے امام بلندی پر کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ میں ہوں تو کچھ قباحت نہیں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چل کر نیچے اترے اور منبر کے بازو پر سجدہ کیا۔ منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا ﷺ

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي)).

ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی جڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

١٢١٧- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

١٢١٧- ابوحازم روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس تشریف لائے اور سوال کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا منبر کس چیز کا بنا ہوا تھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر والی۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

١٢١٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢١٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کی اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت

١٢١٩- عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ ((إِنْ

١٢١٩- معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پونچھنے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو

ﷺ یا اور کسی اونچے مقام پر عمل قلیل سے نماز فاسد نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہیں ٹوٹتی مگر بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اسی طرح عمل کثیر بدفعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرت ﷺ کئی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہوں گے۔

(١٢١٨) ☆ حدیث میں مختصراً کا لفظ آیا ہے جسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لے کر اس پر ٹیکا دے کر اور بعضوں نے کہا کہ مختصراً کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے او ربعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اتنا نہ ٹھہرے اور صحیح وہی معنی ہے جو پہلے مذکور ہوا اور اس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے اور بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اترا تھا یعنی ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے۔ بعضوں نے کہا کہ مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔

(١٢١٩) ☆ اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ ادب اور تواضع کے خلاف ہے۔

كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً)).

ایک بار پونچھ لے۔

١٢٢٠- عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ((وَاحِدَةً)).

۱۲۲۰- معیقیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

١٢٢١- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ .

۱۲۲۱- ہشام ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کرتے ہیں۔

١٢٢٢- عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ ((إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً)).

۱۲۲۲- معیقیبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر تجھ کو ایسا کرنا ہو تو ایک ہی دفعہ کر لے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

باب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا

١٢٢٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((**إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى**)).

۱۲۲۳- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنی گاڑھا بلغم) آپ نے اس کو کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے منہ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

١٢٢٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ.

۱۲۲۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

١٢٢٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۲۲۵- ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں

(۱۲۲۳) ☆ پھر جب اللہ تعالیٰ منہ کے سامنے ہوا تو ادھر تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے نوویؒ نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جس نے اس کو بڑا کیا (یعنی قبلہ) اور بعضوں نے کہا قبلۃ اللہ مراد ہے یعنی قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضوں نے کہا ثواب اس کا۔

(۱۲۲۵) ☆ اس حدیث سے جہمیہ کا رد ہو گیا جو قائل ہیں کہ خدا ہر ایک جگہ اور ہر مکان میں ہے اور دلیل لاتے ہیں ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گزری کہ اللہ نمازی کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہ اور مکان میں ہوتا تو بائیں طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہوگا

رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

قبلہ کی جانب میں بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری سے اسے کھرچ ڈالا پھر داہنے یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکو۔

١٢٢٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۱۲۲۶- اس سند سے بھی یہ حدیث گذشتہ حدیث کی طرح آتی ہے۔

١٢٢٧- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ.

۱۲۲۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار میں تھوک یا رینٹ دیکھا آپ نے اس کو کھرچ ڈالا۔

١٢٢٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا)) وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

۱۲۲۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلے کی طرف تھوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے؟ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے پھر اس کے منہ پر تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہ نہ ہو تو ایسا کرے۔ قاسم نے جو اس حدیث کا راوی ہے یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اسی کپڑے کو مل ڈالا۔

١٢٢٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

۱۲۲۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے الٹ پلٹ

لله پھر ادھر تھوکنا کیونکر جائز ہو۔ اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہ ہے یعنی وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے۔

(۱۲۲۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے مگر خطابی نے ابراہیم نخعیؒ سے نقل کیا کہ تھوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔(نووی)

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

کر رہے ہیں۔

١٢٣٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ)).

۱۲۳۰- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان میں بات کرتا ہے ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنی چاہیے اس لیے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف یا قدم کے نیچے۔

١٢٣١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)).

۱۲۳۱- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر تھوکے تو مٹی میں دبا دیوے۔

١٢٣٢- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

۱۲۳۲- شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے قتادہؓ سے پوچھا مسجد میں تھوکنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ اس کو مٹی میں دباوے۔

١٢٣٣- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)).

۱۲۳۳- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے اچھے برے سب اعمال لائے گئے تو میں نے ان کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا، پتھر، نجاست وغیرہ) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا بلغم جو مسجد میں ہیں اور دفن نہ کیا جائے۔

(۱۲۳۱) ☆ یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور اگر زمین پکی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۲۳۲) ☆ نوویؒ نے کہا کہ مسجد میں تھوکنا بالکل گناہ ہے۔ اگر تھوکنے کی ضرورت پڑے تو اپنے کپڑے میں تھوکے۔ اگر مسجد میں تھوکا تو گناہ گار ہوا۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبادے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھوکنا اسی کے لیے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دبائے تو اس نے غلطی کی۔

(۱۲۳۳) ☆ یعنی پونچھا نہ جائے یا مٹی میں دبایا نہ جائے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اس کو دفن نہ کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔

١٢٣٤- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ.

۱۲۳۴- عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنی جوتی سے۔

١٢٣٥- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى.

۱۲۳۵- عبداللہ بن شخیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے تھوکا اور اپنے بائیں جوتے سے مسل دیا۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

١٢٣٦- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

۱۲۳۶- ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

١٢٣٧- عَنْ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ.

۱۲۳۷- اوپر والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

باب: پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

١٢٣٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ ((**شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّهِ**)).

۱۲۳۸- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اس کو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اس کی کملی لا دو۔

(۱۲۳۴) ☆ اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد پکی ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔

(۱۲۳۶) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان کی نجاست کا یقین نہ ہو۔ اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جائے تو صرف زمین پر اس کا رگڑنا نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔

(۱۲۳۸) ☆ ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ کو تحفہ میں دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اس کے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اس کو واپس کر دیا اور اس کے بدلے ابو جہم سے سادہ کمبل منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو۔ سبحان اللہ پیغبروں کی نماز کیسے خلوص سے ہوتی ہے کہ جس چیز کا ذرا بھی خیال نماز میں آجاتا اس چیز کو دور کر دیتے۔ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اس کو دور کر دینا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کی طرف خیال ہو جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر فقہاء کا اجماع ہے لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے ☜

١٢٣٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي)).

۱۲۳۹- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جس پر نقش ونگار تھے آپ اس کے نشانوں کی طرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کا کمبل مجھ کو لا دو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی نماز میں غافل کر دیا۔

١٢٤٠- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَخَذَ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًّا.

۱۲۴۰- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور ان سے سادہ کمبل لے لیا (جس میں نقش ونگار نہ تھا)۔

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيدُ أَكْلَهُ فِي الْحَالِ وَكَرَاهَةِ الصَّلَاةِ مَعَ مُدَافَعَةِ الْأَخْبَثَيْنِ

باب: جب کھانا سامنے آجائے اور اس کے کھانے کا قصد ہو تو بغیر کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے

١٢٤١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ)).

۱۲۴۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجائے ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

١٢٤٢- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ)).

۱۲۴۲- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز قریب آئے اور کھانا بھی سامنے آجائے تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھالو اور کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی نہ کرو (اس لیے کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا)۔

١٢٤٣- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۴۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت نبی کریم ﷺ سے مثل حدیث ابن عیینہ عن الزہری عن انس۔

١٢٤٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۴۴- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ کہ نماز صحیح نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جگہ دیکھنا چاہیے اور دوسری طرف نگاہ ڈالنی نہ چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو۔ انتہی مختصراً

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ)).

فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو۔

١٢٤٥- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

۱۲۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

١٢٤٦- عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هَذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتْ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)).

۱۲۴۶- ابن ابی عتیق سے روایت ہے کہ میں اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنی وہ کنیز زادی تھیں) حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے (یعنی ابن ابی عتیق) کی طرح باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اس کو اس کی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھ کو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی کا اثر کہاں جاتا ہے)۔ یہ سن کر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہؓ پر طیش کیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے لیے دستر خوان بچھایا گیا تو وہ اٹھے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہاں جاتا ہے؟ قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا بیٹھ انھوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا ارے بے وفا بیٹھ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب کھانا سامنے آئے یا پائخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو۔

(۱۲۴۶) ☆ حضرت عائشہؓ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہؓ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی اور ان کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے ان کو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا بزرگ ہو اس کی بات کا برا ماننا خصوصاً جب کہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے۔

نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اس شخص کے لیے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے۔ ایسے ہی جس وقت پائخانہ یا ☜

۱۲۴۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ.

۱۲۴۷- اس سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے لیکن قاسم کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَذْهَبَ تِلْكَ الرِّيحُ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: لہسن، پیاز، گندنا یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا اس وقت تک ممنوع ہے جب تک اس کی بو منہ سے نہ جائے اور اس کو مسجد سے نکالنا

۱۲۴۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ)).

۱۲۴۸- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کی جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت کو تو وہ مسجد میں نہ آئے اور زہیر کی روایت میں صرف غزوہ ہے خیبر کا نام نہیں لیا۔

۱۲۴۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا)) يَعْنِي الثُّومَ.

۱۲۴۹- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کھائے یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے جب تک اس کی بدبو دور نہ ہو۔

۱۲۵۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا)).

۱۲۵۰- عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۱۲۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۲۵۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

ﷲ پیشاب کی حاجت ہو۔ اور یہ کراہت اس وقت ہے جب وقت میں گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا کھائے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجے سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جائے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پڑھ لے تو مکروہ ہو گی اگرچہ درست ہو جائے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہو گی۔ (نوویؒ)

(۱۲۴۸) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو۔

ﷺ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ)).

شخص اس درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے اور نہ ہم کو لہسن کی بو سے ستائے۔

١٢٥٢- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ)).

۱۲۵۲- جابرؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

١٢٥٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)) وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ ((قَرِّبُوهَا)) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ ((كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي)).

۱۲۵۳- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مسجد سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ایک مرتبہ آپکے پاس ہانڈی لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بدبو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اس کو فلاں صحابیؓ کے پاس لے جاؤ۔جب آپ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کا کھانا برا سمجھا (اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا) آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے)۔

١٢٥٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ و قَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ)).

۱۲۵۴- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن میں سے کھائے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے)۔

(۱۲۵۲) ☆ یعنی بدبودار چیز کے استعمال سے نہ صرف آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے۔جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو کے استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جائے کہ وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

۱۲۵۵- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ.

۱۲۵۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت اسی طرح ہے لیکن اس میں پیاز اور گندنا کاذکر نہیں۔

۱۲۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا)).

۱۲۵۶- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا۔ پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جو شخص اس ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو! میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لہسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا.

۱۲۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیاز کے کھیت پر اپنے اصحاب کے ساتھ گزرے تو بعض لوگ اترے انھوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے نہ کھائی پھر ہم آپ کے پاس گئے تو جن لوگوں نے پیاز نہ کھائی تھی ان کو تو آپ نے پاس بلالیا اور جنھوں نے کھائی تھی ان کے بلانے میں دیر کی یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہی۔

۱۲۵۸- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا

۱۲۵۸- معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب

(۱۲۵۶) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہؐ کو اس کا کھانا درست تھا یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپکو اس کی بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے۔

(۱۲۵۸) ☆ اگر میری موت جلد ہو جائے تو مشورہ پر خلافت چھ آدمیوں کے اندر رہے گی یعنی لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جس کو چاہیں خلیفہ کر لیں۔ وہ چھ آدمی یہ تھے عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعید بن زید بھی اگرچہ لمہ

أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنْ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ)) وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ

نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انھوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینہ میں اور فرمایا اے عمر! کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گرمی کے موسم میں اتری سورۂ نساء کے آخر میں یستفتونك قل الله يفتيكم فى الكلالة آخر تک۔ اور میں اگر جیوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ پھر حضرت عمر نے کہا یا اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نائبوں اور صوبے داروں اور عاملوں پر) میں نے ان کو اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کمایا ہوا مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے بانٹ دیں اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا

ﷺ عشرہ مبشرہ میں سے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہیں لیا۔

میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہ چھوڑتا جتنا کلالہ۔ کلالہ وہ شخص ہے جو مر جائے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ماں باپ۔

اب اگر کوئی پیاز لہسن کھائے تو خوب پکا کر کھائے تاکہ منہ میں بو نہ رہے۔ اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی اباحت نکلتی ﷺ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

ہوں تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں ان کو ناپاک سمجھتا ہوں وہ کون ہیں؟ پیاز لہسن اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کی طرف۔ اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر تاکہ ان کے منہ میں بو نہ رہے۔

۱۲۵۹– عَنْ شُعْبَةَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۲۵۹– مذکورہ بالا حدیث قتادہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

باب: مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت اور ڈھونڈنے والے کو کیا کہنا چاہیے

۱۲۶۰– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا)).

۱۲۶۰– ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کوئی گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈتے سنے (یعنی وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے لوگوں کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲۶۱– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۱۲۶۱– اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابوہریرہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۶۲– عَنْ بُرَيْدَةَ.......... أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)).

۱۲۶۲– بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدیں تو جن کاموں کے لیے بنی ہیں ان ہی کے لیے بنی ہیں۔

ﷺ ہے مگر کچی پیاز اور لہسن کھانے کی کراہت بھی نکلتی ہے کیونکہ کچی میں بو بہت ہوتی ہے پھر جب پیاز اور لہسن کا یہ حال ہوا تو تمبا کو کھا کر یا حقہ یا چرس پی کر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور مکروہ ہوگا۔ اگر منہ خوب صاف اور پاک کر لے تو قباحت نہیں ہے۔

(۱۲۶۰) ☆ کہ لوگ اس میں اپنی گمشدہ چیزیں ڈھونڈھیں یا خرید و فروخت یا دنیا کے اور معاملات کریں۔

(۱۲۶۲) ☆ ان میں اور کام نہیں کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بلند آواز کرنا مکروہ ہے لیکن ابوحنیفہؒ نے علم اور خصومت کے لیے جائز رکھا ہے اور مسجدیں جن کاموں کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر۔ قاضی عیاض نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے سے بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں دنیا کے وہ کام منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن عام نفع کے کام ﷺ

۱۲۶۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ)).

۱۲۶۳- بریدہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں ان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِم هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ.

۱۲۶۴- بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار آیا جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازہ سے اندر کیا پھر اسی طرح بیان کیا جیسا کہ اوپر گزرا۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

باب: نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

۱۲۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۲۶۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان بھلانے کے لیے اس کے پاس آتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ جب ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

ﷺ جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہیں۔ (نووی)

(۱۲۶۵) ☆ امام ابو عبداللہ مازریؒ نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں ایک تو یہی حدیث ابوہریرہؓ کی۔ اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد۔ ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جس میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے۔ ایک حدیث ذوالیدین کی ہے جس میں دو رکعت کے بعد بھول سے سلام کرنا اور باتیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے۔ ایک حدیث ابن بحینہؓ کی ہے اس میں دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علماء نے ان احادیث پر عمل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد ظاہری نے کہا ان پر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہیں ان خاص نمازوں میں جن کا ذکر ان حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں انکے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے۔ پھر جن لوگوں نے قیاس پر عمل کیا ہے ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعیؒ کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعیؒ کا۔ لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہوں ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے۔ اور یہ اختلاف افضل میں ہے نہ جواز میں اور دو یا تین یا زیادہ سہوں کے لیے دو ہی سجدے کافی ہیں اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (نووی مختصراً)

۱۲۶۶- عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۲۶۶- لیث بن سعد نے یہ حدیث زہری سے بھی ان اسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔

۱۲۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۲۶۷- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پاد تا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے۔ پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات یاد کر۔ ان ان باتوں کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں پھر جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔

۱۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ ((فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ)) وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ.

۱۲۶۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو پاد تا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اس کو آکر رغبتیں دلاتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وہ کام یاد دلاتا ہے جو اس کو کبھی یاد نہ آتے۔

۱۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۶۹- عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۲۷۰- عبداللہ بن بحینہ اسدیؓ سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عبدالمطلب کے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں بیچ کا قعدہ

(۱۲۶۷) ☆ نوویؒ نے کہا اس کے مطلب میں علماء نے اختلاف کیا ہے امام حسن بصری اور سلف کی ایک جماعت نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نمازی کو رکعتوں کی کمی یا زیادتی میں شک ہو تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کرلے اور شعبی اور سلف کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر نئے سرے سے پڑھے چار بار تک اگر چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جائے۔ (انتہی مختصراً)

قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

بھول گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے۔ ہر سجدے کے لیے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کئے۔ یہ عوض تھا قعدہ کا جو آپ بھول گئے تھے۔

١٢٧١ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عَنْهُ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

١٢٧١- عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑھ کر کھڑے ہوگئے جس کے بعد بیٹھنے کا قصد تھا پھر آپ نماز پڑھتے چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سلام سے پہلے سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔

١٢٧٢ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ**)).

١٢٧٢- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شک کرے (کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہوسکے تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جس قدر کا یقین ہو اس کو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرلے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ رکعتیں ہوجائیں گی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کے منہ میں خاک پڑجائے گی۔

١٢٧٣ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ ((**يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ**)) كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ.

١٢٧٣- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٢٧٤ - عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

١٢٧٤- علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور نماز میں کچھ کمی بیشی ہوئی جب

(١٢٧٢) ☆ یعنی وہ ذلیل و خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ تھا کہ نماز میں خلل آئے اور یہاں کچھ خلل نہیں ہوا بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہوا۔

(١٢٧٤) ☆ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ کو دین کی باتوں میں، بھول چوک ہوتی تھی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی ظاہر ہے۔۔۔۔۔۔ قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جتا دیتا اور آپ بھول چوک پر قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بھول کے ساتھ ہی ہوتا ہے یا دیر کے بعد اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام الحرمین نے اس میں آپ کی حیات تک دیر جائز رکھی ہے اور علماء کے ☜

زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((**إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ**)).

آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پیروں کو موڑا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کو جو ٹھیک معلوم ہو اس پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے۔

١٢٧٥- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ ((**فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ**)) وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ((**فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ**)).

۱۲۷۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے چند الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ۔

١٢٧٦- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ مَنْصُورٌ ((**فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ**)).

۱۲۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

١٢٧٧- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ**)).

۱۲۷۷- یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے "فلیتحر الصواب"۔

١٢٧٨-عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ**)).

۱۲۷۸- مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے "فلیتحر اقرب ذلك الی الصواب"۔

١٢٧٩- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ**)).

۱۲۷۹- اس سند سے مذکورہ بالا حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ آئی ہے۔"فلیتحر الذی یری انه الصواب"۔

١٢٨٠- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ ((**فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ**)).

۱۲۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے "فلیتحر الصواب"۔

١٢٨١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۱۲۸۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ ایک طائفہ نے عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے تبلیغی اقوال میں سہو جائز نہیں ہے مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے۔ انتہی مختصراً۔

(۱۲۸۱) ☆ یہ حدیث دلیل ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لے بھولے سے اس کی ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جس میں سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تب آپ نے دو سجدے کئے۔

۱۲۸۲- عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا.

۱۲۸۲- علقمہ سے روایت ہے کہ ان کو پانچ رکعتیں پڑھائیں۔

۱۲۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ))

۱۲۸۳- ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شبل (علقمہ کی کنیت ہے) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا کم سن بچہ تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ انھوں نے کہا او کانے! تو بھی یہی کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھس پھس شروع کی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں انھوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ یہ سن کر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو

ﷺ نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہوگئی اب سجدہ سہو کرے اگر سلام کے قریب بھی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام سے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں نہ اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزرا اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور آخر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہوگئی (یعنی نفل ہوگئی) اب ایک رکعت اور پڑھ لے اور چھویں رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور فرض پھر سرے سے پڑھے اور جو قعدہ آخر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لے اب چار فرض ادا ہوگئے اور دو نفل اس حدیث سے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے پانچویں کے ساتھ ایک اور رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے کہ آپکو سلام کے بعد معلوم ہوا۔ اب شافعی کا قول یہ ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ ایسی صورت میں سجدہ سہو کر لینا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (نووی مختصراً)

(۱۲۸۳) ☆ ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے ناتے والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برا نہ مانے۔ یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاد ہیں وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہیں۔

وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ ((فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)).

میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

١٢٨٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ)) ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

۱۲۸۴- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر سہو کے دو سجدے کئے۔

١٢٨٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۸۵- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا جو اس حدیث کے راوی ہیں قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے۔ ہم نے کہا یارسول اللہؐ! کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو پھر آپ نے دو سجدے کئے۔

١٢٨٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

۱۲۸۶- عبداللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبیؐ نے سہو کے دو سجدے سلام اور کلام کے پیچھے کئے۔

١٢٨٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَايْمُ اللَّهِ مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۱۲۸۷- عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا۔ ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی (وہم) میری ہی طرف سے ہے۔ ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیے کہ سہو کے دو سجدے کرے۔ کہا (راوی نے) پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

(۱۲۸۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے۔

١٢٨٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ ((**مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ**)) قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۸- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی ہوئی تھی اور اس پر ٹیکا دیکر غصہ میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت جماعت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھر موجود تھے وہ دونوں ڈرے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذوالیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں پر اس کے ہاتھ لمبے تھے اس واسطے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہؐ! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر دائیں اور بائیں دیکھا اور کہا کہ ذوالیدینؓ کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ سچ کہتا ہے آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سن کر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ محمد بن سرین نے کہا مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصینؓ نے کہا اور سلام پھیرا۔

١٢٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۱۲۸۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٢٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ**)) فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((**أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ**)) فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ

۱۲۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کوئی بات نہیں (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدینؓ سچ کہتے ہے وہ لوگ بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ وہ سچ کہتا ہے۔ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی پھر دو سجدے

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

کئے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد۔

۱۲۹۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتْ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۱۲۹۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے؟ اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

۱۲۹۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

۱۲۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا دو رکعتوں کے بعد تو بنی سلیم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۲۹۳ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ ((**أَصَدَقَ هَذَا**)) قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۹۳- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپ کے پاس ایک شخص گیا جس کو خرباقؓ کہتے تھے اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ آپ سے بولا جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپؐ چادر کھینچتے ہوئے غصہ میں نکلے (کیونکہ آپ کو نماز کا بہت خیال تھا اور اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپؐ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

۱۲۹٤ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رضي الله عنه قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتْ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۹۴- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھ کر حجرہ میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لمبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز گھٹ گئی؟ آپ یہ سن کر غصہ میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ

باب: سجدہ تلاوت کا بیان

۱۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

۱۲۹۵- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورہ پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

۱۲۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

۱۲۹۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی قرآن پڑھتے اور سجدہ آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا۔

۱۲۹۷-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

۱۲۹۷- عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سورہ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھ کو یہی کافی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا اس کو وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مارا گیا۔

۱۲۹۸- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ

۱۲۹۸- عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے زید بن

(۱۲۹۵) ☆ نوویؒ نے کہا ہمارا اور جمہور کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت پڑھنے اور سننے والے پر سنت ہے اور مستحب ہے اس سامع پر جو نہیں سنتا۔ اب اگر سننے والا نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لمبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کے سجدے سے اور جو پڑھنے والا ابوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے تب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ انتہی

(۱۲۹۷) ☆ بدر کی لڑائی میں اس کی ناشکری اور بے ادبی کا صلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان نہیں دیا جس وقت سورہ والنجم اتری اور آپ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ مشرکوں اور جنوں نے بھی سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے۔ قاضی عیاض نے کہا ان سب کے سجدہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں سے پہلے اترا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس سے مشرکوں کے اوتار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے اس واسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا دے۔ (نووی)

(۱۲۹۸) ☆ امام ابو حنیفہؒ نے زید بن ثابتؓ کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا اللہ

ثَابِتٍ عَنْ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ.

ثابتؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھنا چاہیے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ والنجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

۱۲۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

۱۲۹۹- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی تو سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔

۱۳۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

۱۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۳۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

لہ اور کوئی سورت خواہ سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جہری نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور فرمایا کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورۃ نہ پڑھو سوائے سورہ فاتحہ کے اور اس کے سوا اور حدیثیں بھی ہیں۔ پھر رسول اللہؐ کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں دوسرے یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورۂ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جائے اور یہ تاویل ضروری ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہووے اور یہ جو زید نے کہا کہ انھوں نے سورہ والنجم رسول اللہؐ کے سامنے پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا یہ بظاہر امام مالک کی دلیل ہے جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث سے کہ رسول اللہؐ نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربك میں رسول اللہؐ کے ساتھ سجدہ کیا اور علماء نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ ابوہریرہؓ ۷ھ میں مسلمان ہوئے اور ابن عباسؓ کی حدیث کی اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ سارے قرآن میں تلاوت کے کتنے سجدے ہیں تو امام شافعیؒ اور علماء کے ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سب چودہ سجدے ہیں دو سورۂ حج میں اور تین مفصل میں اور صاد میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدۂ شکر ہے اور امام مالک اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں۔ ان کے نزدیک مفصل کے تینوں سجدے ساقط ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صاد میں ایک سجدہ ہے اور احمدؒ ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں انھوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صاد کے سجدہ کو بھی قائم رکھا ہے اور ان سجدوں کے مقامات مشہور ہیں صرف حٰمٓ کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالکؒ اور سلف کی ایک جماعت کے نزدیک یہ سجدہ ان كنتم اياه تعبدون پر ہے اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک لایسئمون پر۔ (نووی)

۱۳۰۲– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۳۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت واقرا باسم ربك میں سجدہ کیا۔

۱۳۰۳– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۳۰٤– عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ.

۱۳۰۴- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا یہ سجدہ تم نے کیسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کیا اور میں اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبدالاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۵– عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۳۰۵- تیمی سے بھی اس سند کے ساتھ روایت آئی ہے بس اس میں ابوالقاسم کے پیچھے کے الفاظ نہیں۔

۱۳۰٦– عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

۱۳۰۶- ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے اپنے چہیتے کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ میں آپ سے عالم آخرت میں مل جاؤں۔ شعبہ نے کہا کیا نبیؐ سجدہ کرتے تھے؟ تو فرمایا ہاں۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ

باب: نماز میں بیٹھنے اور دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھنے کی کیفیت

۱۳۰۷–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

۱۳۰۷- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ

يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

کرتے۔

۱۳۰۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

۱۳۰۸- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرنے کے لیے بیٹھتے تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے۔

۱۳۰۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا.

۱۳۰۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی کو اٹھاتے اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

۱۳۱۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

۱۳۱۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

(۱۳۱۰) ☆ نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیرؓ کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اس کو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم بچھانے کا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں باتفاق علماء داہنا پاؤں کھڑا رکھنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت یہی ہے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا توذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اس کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنی کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کے پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جلسوں میں۔ امام مالکؒ کے نزدیک تورک افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں افتراش افضل ہے یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کرنا اور امام شافعیؒ کے نزدیک پہلے جلسہ میں افتراش اور دوسرے میں تورک افضل ہے اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی میں رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان میں تطبیق یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی اور احادیث صحیحہ کے دلائل کی رو سے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مستحب ہے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہا اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت اپنی نگاہ بھی ادھر ہی رکھے۔ (انتہی مختصراً)

مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ مراد ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح بیٹھتے یعنی کلمہ کی انگلی سے ☜

۱۳۱۱– عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

۱۳۱۱- علی بن عبدالرحمٰن معاوی سے روایت ہے کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو داہنی ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

۱۳۱۲– عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

باب: نماز ختم کرتے وقت سلام کیوں کر پھیرنا چاہیے

۱۳۱۳– عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ.

۱۳۱۳- ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۳۱۴– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّى عَلِقَهَا.

۱۳۱۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۵– عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

۱۳۱۵- سعد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا یہاں تک کہ آپ کے

ﷺ اشارہ کئے ہوئے اب خاص اِلَّا اللّٰہ کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع قعدہ سے اخیر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

(۱۳۱۵) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس میں امام شافعیؒ اور جمہور سلف و خلف کی دلیل ہے جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنے چاہیں اور امام ﷺ

يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ.

رخسارے کی سفیدی مجھ کو دکھلائی دیتی تھی۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہیے

۱۳۱۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

۱۳۱۶- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم پہچانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے۔

۱۳۱۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

۱۳۱۷- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینارؒ نے ابو معبد سے روایت کیا۔ عمرو نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انھوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی۔

۱۳۱۸-عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنْ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

۱۳۱۸- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کر تا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے۔

مالک اور علماء کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر ان کی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو اس پر محمول کیا جائے گا کہ آپ نے یہ اس لیے کیا کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے۔ اب اس پر علماء کا اجماع ہے کہ ایک ہی سلام واجب ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ قبلے ہی کی طرف رکھے اور جو دو سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اس طرف سے ایک گال دکھلائی دے۔ یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیویں اور سلام نماز کا ایک رکن ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے 'سلام ہو یا کلام حدث ہو یا قیام- انتہی

(۱۳۱۷) ☆ اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت امام مسلم اور جمہور فقہاء اور اہلحدیث کے مذہب کے نزدیک حجت ہو گی۔

(۱۳۱۸) ☆ نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہریؒ نے اس کو مستحب جانا ہے۔ ابن بطال اور اور علماء نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذاہب والے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ شاید رسول اللہؐ نے یہ جہر لوگوں کو سکھلانے کے لیے کبھی کبھی کیا ہو نہ اس لیے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو آہستہ کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے- انتہی

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا بیان

١٣١٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ ((**هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ**)) قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۱۹- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پورے نہ اترے تو عذاب ہوگا)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کانپ گئے اور فرمایا یہ یہود کے واسطے ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر ہم چند راتیں ٹھہرے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ میرے اوپر وحی اتری ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

١٣٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

١٣٢١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ ((**صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ**)) قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ والوں میں سے دو یہودی بڑھیا آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں۔ میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا اچھا نہ لگا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے کہا تھا آپؐ نے فرمایا انھوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۲ – عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۳۲۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں پناہ مانگنے کے بیان میں

۱۳۲۳ – عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

۱۳۲۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۴ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)).

۱۳۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے۔

۱۳۲۵ – عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

۱۳۲۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ اور قرضداری سے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہؐ! آپ اکثر قرضداری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۶ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ

۱۳۲۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ چکے

(۱۳۲۵) ☆ تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اس کی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس واسطے قرضداری سے پناہ مانگے۔ حقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو۔ اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے قرض کی بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضروری نہیں۔

فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۷- عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرِ)).

۱۳۲۷- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں آخری تشہد کے الفاظ نہیں ہیں صرف اتنا مذکور ہے کہ جب تشہد سے فارغ ہو جائے۔

۱۳۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)).

۱۳۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے۔

۱۳۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُوذُوا بِاللّٰهِ ((مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

۱۳۲۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کے ساتھ اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۱۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۰- ابوہریرہؓ اس سند سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

۱۳۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دجال کے فتنہ سے۔

۱۳۳۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ ((قُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۳۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ان کو سکھاتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورت سکھاتے کہ کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال

(۱۳۳۳) ☆ امام نوویؒ نے کہا کہ طاؤس کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوئی ہے اور ظاہراً یہ بات نکلتی ہے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)) قَالَ مُسْلِم بْن الْحَجَّاج بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ کہا مسلم بن حجاجؒ نے پہنچا مجھ کو کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ کہا نہیں۔ کہا اپنی نماز پھر پڑھ تحقیق کہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا یا جیسا کہ کہا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ

باب: نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

۱۳۳٤ – عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ((**اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**)) قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

۱۳۳۴- ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے اللّٰھم سے اخیر تک۔ ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیوں کر ہے؟ کہا استغفر اللہ کہتے یعنی میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

۱۳۳٥ – عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**)).

۱۳۳۵- حضرت عائشہؓ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللّٰھمّ اخیر تک یعنی یا اللہ تو سب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یاذوالجلال والاکرام ہے۔

۱۳۳٦ – عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((**يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**)).

۱۳۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۷ – عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((**يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ**)).

۱۳۳۷- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث معمولی تبدیلی کے ساتھ ایسے ہی مروی ہے۔

۱۳۳۸ – عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ

۱۳۳۸- وراد سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے مولیٰ ہیں روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ

ف: یہ کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انھوں نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب۔ انتہی

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الٰہ سے اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے اور اسی کو تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یا اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی۔

١٣٣٩ - عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

١٣٣٩- وراد سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے اور مغیرہ نبیؐ سے اوپر کی روایت کے مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراد نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا۔

١٣٤٠ - عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ ((وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ.

١٣٤٠- عبدہ بن ابو لبابہ نے کہا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وراد کے ہاتھ سے معاویہ کو لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرتے نماز سے مثل ابو بکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں **وھو علی کل شئی قدیر** کو ذکر نہیں کیا۔

١٣٤١ - عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ.

١٣٤١- وراد سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٣٤٢ - عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

١٣٤٢- عبدہ اور عبد الملک دونوں نے وراد سے جو منشی تھے مغیرہؓ کے سنا کہ لکھا معاویہؓ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو انھوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الٰہ سے اخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گزر چکا ہے۔

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)).

۱۳۴۳- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۱۳۴۳- ابوالزبیر نے کہا ابن الزبیرؓ ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرتے وقت **لا اله الا الله** سے **الکافرون** تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنے کی قوت ہے مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود لائق عبادت سوائے اللہ کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اسی کو۔ اسی کا ہے سب احسان اور اسی کو سب بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی۔ نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر پڑے برا مانیں اور کہا راوی ابن زبیرؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہی پڑھا کرتے۔

۱۳۴۴- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۱۳۴۴- ابی الزبیر سے جو مولیٰ ہیں ان کے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ اس دعا کے ساتھ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۴۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوْ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۱۳۴۵- ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ہشام بن عروہ کی روایت کے مانند حدیث بیان کی۔

۱۳۴۶- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ

۱۳۴۶- موسیٰ بن عقبہ سے ابوالزبیر مکی نے بیان کیا کہ انھوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہر نماز

(۱۳۴۴) ☆ ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گزری۔

(۱۳۴۵) ☆ ہشام کی روایت وہی ہے جو ابوالزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے۔

يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابوالزبیر سے اور اس کے آخر میں کہا کہ وہ اس دعا کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے۔

١٣٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ ((**وَمَا ذَاكَ**)) قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ**)) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً**)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ**)) مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ ((**تُسَبِّحُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ**)) فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

۱۳۴۷- ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین حضرتؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لوٹ لیں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ انھوں نے عرض کی کہ نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا میں تمھیں ایسی چیز سکھادوں کہ جو تم سے آگے ہوں ان کو تم پالو اور اپنے سے پیچھے والوں کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تم سے درجہ میں بڑھ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کہ تسبیح و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ۔ ابو صالح نے کہا پھر مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہمارے بھائیوں نے سن پایا جو اہل مال ہیں ہماری اس دعا کو اور وہ بھی پڑھنے لگے جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے (یعنی اس میں میرا کیا اختیار ہے)۔ غیر قتیبہ نے اس روایت میں یہ بڑھایا کہ لیث ابن عجلان سے جو راوی ہیں کہ سمی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے کسی گھر والوں سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ تم بھول گئے اس روایت میں یوں ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تحمید کرے تو اللہ کی ۳۳ بار اور تکبیر کہے اللہ کی ۳۳ بار۔ پھر میں ابی صالح کے پاس گیا اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک ۳۳ بار کہے یعنی اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور

حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سب اسی کے لیے ہے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی تو انھوں نے اسی کے مثل مجھ سے روایت کی ابی صالح سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

١٣٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سُهَيْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلِّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ.

۱۳۴۸- ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! مال والے بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے۔ غرض روایت کی انھوں نے مثل حدیث قتیبہ کے جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انھوں نے مدرج کی (اور اراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت میں ملادے) ابوہریرہؓ کی روایت میں ابوصالح کے قول سے کہ پھر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث میں کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر ۳۳ بار ہو جائیں۔

١٣٤٩- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً**)).

۱۳۴۹- کعب بن عجرہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی ثواب سے یا بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا۔

١٣٥٠- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ**

۱۳۵۰- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کو کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں رہتا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز

(۱۳۴۸) ☆ یہ سہیل کی روایت میں گیارہ بار کلمہ آیا ہے یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے جن میں تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں میں تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویوں کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویوں نے پورے سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بھی قابل قبول ہے اور ایک روایت میں تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بھی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑھ لیوے کہ سب روایتوں پر عمل ہو جائے یہ مضمون ہے نووی کا۔

تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ)).

کے بعد۔

۱۳۵۱– عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۳۵۱- حکم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۲– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۱۳۵۲- ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہونگے اور پورا سینکڑا یوں کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدیر تک پڑھے (یعنی کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔

۱۳۵۳– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۳۵۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان

۱۳۵۴– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ ((أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)).

۱۳۵۴- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اللھمّ سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسا صاف ہوتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا اللہ دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے)۔

(۱۳۵۴) ☆ کہا امام نوویؒ نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ اور جمہور کی کہ وہ سب دعائے افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں انہی میں سے یہ حدیث بھی ہے اور حدیث حضرت علیؓ کی جس میں وانی وجھت وجھی کی دعا مذکور ہے ذکر کی ہے وہ مسلمؒ نے اس کے بعد ابواب صلوۃ اللیل وغیرہ میں اور اس کے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے ان کو شرح مہذب میں جمع کیا ہے۔

۱۳۵۵- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۱۳۵۵- عمارة بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ ((**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**)) وَلَمْ يَسْكُتْ.

۱۳۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے **الحمد** سے قرأت شروع کرتے اور چپ نہ رہتے (یعنی دعائے استفتاح نہ پڑھتے)۔

۱۳۵۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ ((**أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا**)).

۱۳۵۷- روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اس کا سانس چڑھ گیا تو اس نے کہا **الحمد** سے **مبارکاً فیہ** تک (یعنی سب تعریف اللہ کیلئے ہے، بہت تعریف اور پاک اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے۔ پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات؟ کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تو میں نے ان کلمات کو کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے تھے کہ کون ان میں کا اس کو اوپر لے جائے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)۔

۱۳۵۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا**)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ**)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ.

۱۳۵۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا **اللہ اکبر** سے **اصیلاً** تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اس کے واسطے ہے اور بہت تعریف ہے اس کو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے یہ کلمے کہے؟ تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ۔ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا

باب: نماز کے لیے وقار وسکون سے آنے کا بیان

۱۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

۱۳۵۹- ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔

۱۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ)).

۱۳۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے فرض نماز کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے آؤ جو ملے پڑھو اور جو فوت ہوا سے پورا کرلو اس لیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے۔

۱۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

۱۳۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو تم سکون سے آؤ۔ جو حصہ نماز کا تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اس کو مکمل کر لو۔

۱۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۱۳۶۲-ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کی

(۱۳۵۹) ☆ نوویؒ نے کہا سب نمازوں کا یہی حکم ہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے فاسعوا الی ذکر الله وہاں بھی سعی سے مراد آہستہ چلنا ہی ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہو گیا پس ضروری ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھے۔ اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اس کو پورا کرلو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت ہونیکا خوف ہو جب بھی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کودنا پھاندنا ضروری نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بھی اس سے غافل ہیں اور امام شافعیؒ اور جمہور علماء سلف وخلف کا قول ہے کہ جو امام کے ساتھ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب اس کے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لیے کہ آخر رکعتوں میں سورت پڑھتے ہیں اور قوی وہی مذہب اول ہے اور یہ جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقك یہاں قضاء بمعنی ادا ہے۔ یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے نہ یہ کہ وہ نماز قضائے جز و اول ہے۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں قضیت حق فلاں یعنی میں نے فلانے کا حق ادا کر دیا۔

ﷺ ((إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ)).

تکبیر ہو تو تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے آرام سے اور وقار سے اور پڑھ جو تجھے ملے اور ادا کر جو تجھ سے آگے امام نے پڑھ لی ہے۔

١٣٦٣ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ((فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

۱۳۶۳- عبداللہ بن ابو قتادہؓ نے کہا کہ ان کے باپ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ آپ نے لوگوں کی کھڑ بڑ سنی تو فرمایا (یعنی بعد نماز کے کہ) کیا حال ہے تمہارا؟ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لیے جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو جب تم نماز کو آؤ تو آرام سے آؤ پھر جو ملے پڑھ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پوری کرلو۔

١٣٦٤ – عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۳۶۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ

باب: نماز کے واسطے نمازی کب کھڑے ہوں

١٣٦٥ – عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)) وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ ((إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ)).

۱۳۶۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ ہے یا نودی ہے۔

١٣٦٦ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ ((حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ)).

۱۳۶۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو جب میں نکلوں۔

(۱۳۶۵) ☆ یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ رہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو۔ سبحان اللہ اپنی امت پر نبی امی کی کیا شفقت ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو تب تکبیر کہی جائے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو۔ اور عام علماء کا مذہب ہے کہ جب مؤذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جائیں اور حضرت انسؓ کی عادت تھی کہ جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علماء کا از سلف تا خلف یہ قول ہے کہ مؤذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جائے۔ نووی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۱۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا ((**مَكَانَكُمْ**)) فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلَّى بِنَا.

۱۳۶۷- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرتؐ کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرتؐ نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر کو لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ ہم سب آپ کے انتظار میں کھڑے رہے آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ الْمَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ.

۱۳۶۸- ابوہریرہؓ نے کہا کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صف باندھی اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہوئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهُ.

۱۳۶۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرتؐ اپنی جگہ کھڑے ہوں۔

۱۳۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

۱۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بلال رضی اللہ عنہ جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہاں تک کہ حضرتؐ تشریف لاویں۔ جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھ لیتے تب تکبیر کہتے۔

(۱۳۶۷) ☆ شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرمادیا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی۔ غرض کہ ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیاء سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت سے ہے۔

(۱۳۷۰) ☆ نوویؒ نے کہا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بلالؓ دیکھتے رہتے ہوں گے حضرتؐ کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہوں گے۔ جب حضرت بلالؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؐ تشریف لاتے ہیں انھوں نے تکبیر شروع کی اور لوگوں نے جب حضرتؐ کو دیکھا کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہوگئے پھر جب صفیں برابر ہو چکیں اپنی جگہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں مروی ہو وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا جواز کے واسطے بیان ہو۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی

۱۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

۱۳۷۱- ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اس نے وہ نماز پالی۔

۱۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ**)).

۱۳۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اس کو مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

۱۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ((**مَعَ الْإِمَامِ**)) وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ ((**فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا**)).

۱۳۷۳- اوپر والی حدیث کی طرح یہ حدیث بھی ایک اور سند سے مروی ہے صرف اتنا اضافہ ہے کہ گویا اس نے پوری نماز پائی۔

۱۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ**)).

۱۳۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اس کو صبح کی نماز مل گئی اور جس کو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اس کو عصر کی نماز مل گئی۔

(۱۳۷۱) ☆ اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اس وقت اسلام لایا یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اس پر فرض ہو گئی۔ دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پا چکا۔ اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اس سے ساقط ہو گئی تیسرا یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کری اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز ادا کر لے اور قضا نہ ہوئی۔

(۱۳۷۲) ☆ جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت میں ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اس کو ثواب جماعت کا مل گیا یا اس نماز کا فرض پورا ہو چکا یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی رکعتیں ضرور ادا کرے کذا قال النوویؒ۔

(۱۳۷۴) ☆ مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اس کی صحیح ہوئی اور باطل نہیں ہوئی۔ یہی مذہب ہے امام مالک امام شافعی اور امام احمدؒ اور تمام علماء سلف و خلف کا اور خلاف حنفیہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اس کا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب کا اتفاق ہے۔

١٣٧٥- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)) وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ.

١٣٧٥- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اس نے وہ نماز پالی اور سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

١٣٧٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

١٣٧٦- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٣٧٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ)).

١٣٧٧- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پائی تو گویا اس نے نماز پالی اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل ایک رکعت پالی تو گویا اس نے نماز پالی۔

١٣٧٨- عَنْ مُعْتَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ

١٣٧٨- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب : پنجگانہ اوقات نماز کا بیان

١٣٧٩- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

١٣٧٩- ابن شہاب زہریؒ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک جبرئیلؑ اترے اور انھوں نے امام ہو کر رسول اللہؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے عروہ سمجھ کر کہو تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا میں نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جبرئیل اترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی اور پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ۔ حساب کرتے تھے پانچ نمازوں کا اپنی انگلیوں پر۔

(١٣٧٩) ☆ نوویؒ نے کہا اگرچہ اس روایت میں اوقات نماز مذکور نہیں مگر جابر اور ابن عباسؓ کی روایتوں میں اوقات مذکور ہیں جن کو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہاں راوی نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کر لے باقی رہی تاخیر نماز میں جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے۔

۱۳۸۰- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳۸۰- ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز عصر میں دیر کی۔ سو ان کے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک دن نماز میں دیر کی تھی کوفہ میں تو ان کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا کہ اے مغیرہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ کیا کیا؟ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اترے اور نماز پڑھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی نماز پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی انھوں نے اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرتؐ نے بھی پڑھی؟ پھر فرمایا جبرئیل نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنی باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بانزال جبرئیلؑ اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم اس میں تاخیر کیوں کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ! تم کیا کہتے ہو کیا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو اوقات نماز تعلیم فرمائے؟ عروہ نے کہا ہاں ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے۔

۱۳۸۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۱۳۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے آنگن میں ہوتی تھی دیوار پر چڑھنے نہ پاتی تھیں۔

۱۳۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ

۱۳۸۲- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج

(۱۳۸۰-۱۳۸۱) ☆ اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر نماز سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے واقع ہوئی تھی فوراً ان پر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بدانجام ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل اسلام بھی جانتے نہیں کہ نماز کیا چیز ہے امراء تو کبھی بھولے سے قبلہ کا رخ نہیں کرتے۔ اور اس روایت میں ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت میں حضرت جبرئیلؑ نے ایک دن اول وقت سب نمازیں ادا کی ہیں اور ایک دن آخر وقت مستحب میں پھر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہو تو استدلال عروہ کا کیوں کر درست ہوگا۔ مگر اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی۔ اب استدلال انکا صحیح ہو گیا کہ اس قدر تاخیر جائز نہیں۔

الْفَيْءُ بَعْدُ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

میرے حجرہ میں چمکتا تھا۔

۱۳۸۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا

۱۳۸۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اوپر نہ چڑھتی تھی۔

۱۳۸٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي

۱۳۸۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ میں ہوتا۔

۱۳۸٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ**)).

۱۳۸۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکے تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے۔ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے۔ پھر جب عصر پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو پھر جب مغرب پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشاء پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے آدھی رات تک۔

۱۳۸٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى**

۱۳۸۶- عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت آئے (یعنی آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جائے) اور عصر کا وقت مستحب باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور وقت مستحب عشاء کا باقی رہتا ہے

(۱۳۸۳) ☆ معلوم ہوا کہ صحن آپ کا چھوٹا تھا اور دیواریں اس سے بھی زیادہ چھوٹی تھیں کہ جب سایہ دیوار ایک مثل ہو جاتا تھا دھوپ صحن میں رہتی تھی بعد اس کے اوپر چڑھ جاتی تھی۔

(۱۳۸۵) ☆ یہ حدیث جمہور کی دلیل ہے کہ اوقات خمس ان کے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہیں مگر عشاء کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے اور وقت ادا اس کا صبح تک ہے جیسا کہ ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اس باب میں کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے۔

نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ)).

جب تک کہ رات آدھی نہ ہو اور وقت فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔

۱۳۸۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ.

۱۳۸۷- حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۱۳۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرْ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبْ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنْ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)).

۱۳۸۸- عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور رہتا ہے جب تک کہ آدمی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکا رہے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں نکلتا ہے۔

۱۳۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ ((وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرْ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ

۱۳۸۹- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا تو فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت جب ہے کہ آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اس کا اوپر کا کنارہ ڈوب نہ جائے اور مغرب کی نماز کا وقت جب ہوتا ہے کہ آفتاب ڈوب جائے

(۱۳۸۸) ☆ نوویؒ نے کہا کہ شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہاء کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل لغت کا کہنا ہے کہ مراد اس سے وہ سفیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارے میں نوویؒ نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کیے ہیں۔ اور شیطان کے سینگوں سے یا تو اس کی جماعت اور گھر والے مراد ہیں یا اس کا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ کئی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اس مردود کو ہوئے اور اس وقت گویا شیطان اور اس کے گروہ کا غلبہ او ر تسلط ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز کو منع فرمایا۔

الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتْ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطْ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ)).

جب تک کہ شفق نہ ڈوبے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔

۱۳۹۰-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ.

۱۳۹۰- عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ یحییٰ سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔

۱۳۹۱-عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ)) يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ)).

۱۳۹۱- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر حکم دیا انھوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف۔ پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔ مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا تو اقامت کہی۔ عشاء کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا اقامت کہی۔ فجر کی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے اور عشاء پڑھی تہائی رات کے بعد اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہوگئی۔ پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے۔

(۱۳۹۰) ☆ نووی نے کہا کہ اگرچہ اس حدیث کو مواقیت صلوٰۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلمؒ نے اس جگہ شاید اس لیے ذکر کر دی کہ عبداللہ بن عمرو کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کے کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریض کے لیے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہیں۔

(۱۳۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اس کے جواب کو کر کے بتادیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر نماز کے وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجائے۔

۱۳۹۲- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ((اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ)) فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ)).

۱۳۹۲- بریدہ نے کہا کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور نماز کے وقتوں کی بابت پوچھنے لگا آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو۔ پھر بلال کو حکم کیا انھوں نے اذان دی تاریکی میں پھر صبح کی نماز پڑھی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر حکم کیا ظہر کا جب آسمان کے بیچ سے آفتاب ڈھلا۔ پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب شفق ڈوبی۔ پھر حکم کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر ان کو ظہر کا حکم کیا اور ٹھنڈے وقت نماز پڑھی پھر ان کو عصر کا حکم دیا اور سورج سفید تھا کہ اس میں زردی نہ ملنے پائی تھی۔ پھر ان کو مغرب کا حکم کیا قبل اس کے کہ شفق جانے پائے پھر ان کو عشاء کا حکم کیا جب ثلث لیل گزر گئی یا اس سے کچھ کم۔ شک کیا حرمی نے اس میں (جو راوی حدیث ہیں) پھر صبح ہوئی فرمایا کہاں ہے وہ سائل؟ پھر فرمایا اس کے درمیان میں جو تم نے دیکھا ہے سب وقت ہے۔

۱۳۹۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ

۱۳۹۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا آپ نے اس وقت کچھ جواب نہ دیا (اس لیے کہ آپ کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ظہر ادا کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرتؐ سب سے بہتر جانتے تھے پھر ان کو حکم کیا اور عصر کی نماز ادا کی اور سورج بلند تھا پھر ان کو حکم کیا اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق۔ پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کے عصر کے پڑھنے کا وقت۔ پھر تاخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ

احْمَرَّتْ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ ((**الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ**)).

ہو گیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشاء کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی پھر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا نماز کے وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

۱۳۹۴– عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي.

۱۳۹۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے وہی روایت کی جو اوپر گزری ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان

۱۳۹۵– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)).

۱۳۹۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر کی نماز) ٹھنڈے وقت پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔

۱۳۹۶– عَنْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

۱۳۹۶- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۹۷– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)) قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ.

۱۳۹۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انھوں نے ابن مسیّب سے اور ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند۔

۱۳۹۸– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ**)).

۱۳۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے اس لئے نماز کو ٹھنڈا کرو۔

۱۳۹۹– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۳۹۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)).

مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

١٤٠٠ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَبْرِدْ أَبْرِدْ**)) أَوْ قَالَ ((**انْتَظِرْ انْتَظِرْ**)) وَقَالَ ((**إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ**)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

۱۴۰۰- ابوذرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے موذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی شدت کی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو۔ ابوذرؓ نے کہا یہاں تک انتظار کیا کہ ہم نے ٹیلوں کے سایے تک دیکھ لیے۔

١٤٠١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ**)).

۱۴۰۱- ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے شکایت کی اور عرض کی کہ اے رب! کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی۔

١٤٠٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ**)) وَذَكَرَ ((**أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ**)).

۱۴۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کر لو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے اور ذکر کیا کہ آگ نے اپنے رب سے شکایت کی تو اس کو ایک سال میں دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں۔

١٤٠٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا**

۱۴۰۳- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے میرے رب! میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو کھا گیا

(۱۴۰۰) ☆ یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اس کا سایہ نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جائے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو اس لیے کہ اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ آسان تھا بخلاف ٹیلوں کے سایہ کے۔

(۱۴۰۳) ☆ نوویؒ نے ذکر کیا کہ قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اس نے اپنے لئے

فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ))۔

سو مجھے دو سانسوں کی اجازت دے؟ پس اسے دو سانسوں کی اجازت دی۔ ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ سو جو پاتے ہو تم سردی سے وہ جہنم کی سانس ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سے وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے

١٤٠٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

۱۴۰۴- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا۔

١٤٠٥- عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

۱۴۰۵- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

١٤٠٦- عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۶- خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی۔ زہیر نے کہا میں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی؟ انھوں نے کہا ہاں۔

١٤٠٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

۱۴۰۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا۔

لئے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہیں۔ ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر میں نہ عصر میں مگر نزدیک اشہب مالکیؒ کے اور صلوۃ جمعہ میں ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک۔

(۱۴۰۴) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ظہر کا اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۴۰۵) ☆ شاید یہ لوگ خواہاں ہونگے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرمائیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ

باب : عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

١٤٠٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ.

۱۴۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔

١٤٠٩- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

۱۴۰۹- انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی بیان کی ہے۔

١٤١٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۱۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نماز عصر پڑھ کر قباء کو جاتے تھے اور وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند رہتا تھا۔

١٤١١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

۱۴۱۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا تھا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

١٤١٢- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا**)).

۱۴۱۲- علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ظہر پڑھ کر گئے اور انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پاس تھا پھر جب ہم لوگ ان کے یہاں گئے تو انھوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے؟ ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انھوں نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں میں ہو جاتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

(۱۴۱۰) ☆ مدینہ کے بعض بلند کنارے آٹھ میل تک تھے اور بعض دو میل تک اور قباء مدینہ سے تین میل ہے۔

(۱۴۱۱) ☆ نوویؒ نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد میں نماز عصر بہت اول وقت ہوتی تھی اور یہی افضل ہے۔

١٤١٣–عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

۱۴۱۳- ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر پڑھی پھر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اے میرے چچا! یہ کونسی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)۔

١٤١٤– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۱۴۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جب فارغ ہو چکے تو بنی سلمہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ پھر آپ چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا گیا اور ہم نے اس میں سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے کھایا۔

١٤١٥–عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ.

۱۴۱۵- رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اونٹ ذبح ہوتا تھا اور اس کے دس حصے تقسیم ہوتے تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور قبل غروب آفتاب کے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

١٤١٦– عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

۱۴۱۶- اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی اس میں فقط اتنا ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم اونٹ کو ذبح کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعد عصر کے اور یہ نہیں کہا کہ ہم نماز ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَفْوِيتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کے فوت ہونے کے تشدد کا بیان

١٤١٧– عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۴۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

(۱۴۱۴) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پہر سے کم میں نہیں ہو سکتے اور اس حدیث سے دعوت کا قبول کرنا ثابت ہوا خواہ اول روز میں ہو خواہ آخر روز میں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا اہل اور مال ہلاک ہو گیا۔

١٤١٨- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ.

۱۴۱۸- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

١٤١٩-عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

۱۴۱۹- سالم بن عبداللہؒ روایت کرتے ہیں کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے گھر والے اور اس کا مال تباہ ہو گیا۔

بَابُ الدَّلِيْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

باب: نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے

١٤٢٠- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتْ الشَّمْسُ)).

۱۴۲۰- علی رضی اللہ عنہ نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے انھوں نے روکا اور ہم کو نماز وسطیٰ (یعنی نماز عصر) سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

١٤٢١- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۴۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٤٢٢- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۱۴۲۲- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۲۰) ☆ نوویؒ نے کہا ابن مسعودؓ کی روایت میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطیٰ نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تھا کہ نماز وسطیٰ جو قرآن میں مذکور ہے کونسی نماز ہے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور ابو ایوبؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبید سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعیؒ اور قتادہ اور ضحاکؒ اور کلبیؒ اور مقاتل اور ابو حنیفہؒ اور احمد اور ابو داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی ہے قول اکثر علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد ہیں۔ اور ماوردیؒ نے لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اس لیے کہ احادیث اس بارہ میں صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہیں اور شافعیؒ نے نص کیا ہے کہ وہ صحیح ہے اس لیے کہ ان کو احادیث عصر کی نہیں پہنچی اگر پہنچتی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اس لیے کہ اصل مذہب ان کا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابتؓ اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہؓ اور عبداللہ بن شداد سے۔ اور ایک روایت امام ابو حنیفہؒ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیص بن ذویب نے کہا کہ وہ مغرب ہے اور ان لوگوں کے سوا کسی نے کہا کہ وہ عشاء ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ میں سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اس کا علم نہیں اور بعضوں نے کہا پانچوں نمازیں وسطیٰ ہیں۔ نقل کیا یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور ان سب قولوں میں دو قول صحیح ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب ورود احادیث صحیحہ صریحہ کے۔ اور جس نے جمعہ کہا اس کا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آبَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ بُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ)) شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ.

نے فرمایا یوم احزاب کے دن کہ کافروں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا- اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھرے۔ شعبہ کو گھروں اور پیٹوں میں شبہ ہو گیا-

۱۴۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ

۱۴۲۳- قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے-

۱۴۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ ((شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا)).

۱۴۲۴- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے۔ ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا پانچواں سال ہوا ہے) خندق کے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا ان کی قبروں اور پیٹوں کو اللہ آگ سے بھر دے۔

۱۴۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۴۲۵- علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا کہ ان کافروں نے ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے باز رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے بیچ میں عصر کی نماز کو پڑھا۔

۱۴۲۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احْمَرَّتْ الشَّمْسُ أَوْ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) أَوْ قَالَ ((حَشَا اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)).

۱۴۲۶- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے مشرکوں نے روک دیا یہاں تک کہ آفتاب سرخ یا زرد ہو گیا۔ سو فرمایا آپ نے کہ انھوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اللہ ان کے پیٹوں میں اور قبروں میں آگ بھر دے یا فرمایا حشی اللہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

(۱۴۲۵) ☆ یہ تاخیر سہواً ہوئی اور نسیاناً یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا۔ اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور مؤطا میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئیں اور اور کتابوں میں ہے کہ چاروں نمازیں ملا کر پڑھیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور تطبیق اس میں یوں کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تھا اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا ایک بار ایسا ایک بار ویسا۔

۱۴۲۷- عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۲۷- ابو یونس جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہؓ کے یعنی آزاد کردہ غلام انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت **حافظوا علی الصلوات** پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو **حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وصلوٰة العصر وقوموا لله قانتين** یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۱۴۲۸- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ ((**حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى**)) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذَنْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۴۲۸- براء بن عازبؓ نے کہا کہ اتری یہ آیت **حافظوا علی الصلوات والصلوٰة العصر** (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر یہ منسوخ ہو گئی اور اتری **حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی** (یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی) تو ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا تھا غرض کہ اس نے کہا کہ اب تو صلوٰۃ وسطیٰ یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا میں تو تم کو بتلا چکا ہوں کہ یہ کیوں کر اتری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

۱۴۲۹- قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

۱۴۲۹- مسلم نے کہا روایت کی یہ ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے انھوں نے اسود بن قیس سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انھوں نے پڑھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے یعنی جو اوپر گزری۔

۱۴۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ

۱۴۳۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطابؓ خندق کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں نے عصر

الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**فَوَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا**)) فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

کی نماز پڑھی ہو یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

١٤٣١- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۱۴۳۱- یحییٰ بن کثیر سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاتَيْ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا

باب : صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان

١٤٣٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ**)).

۱۴۳۲- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں (یعنی حفاظت کے لیے) اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس تھے۔ اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

١٤٣٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ**)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ.

۱۴۳۳- ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ فرشتے آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ باقی ابوالزناد کی حدیث کی طرح ہے۔

١٤٣٤- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى

۱۴۳۴- جریرؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بے

(۱۴۳۲) ☆ اس حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۱۴۳۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رؤیت باری تعالیٰ کی جانب فوق میں ہوگی اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا۔ پس اس میں رد ہو گیا قول جہمیان ناپاک کا جو منکران فوق ہیں اور نوویؒ نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی کا

الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

شک تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو۔ ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہو گے اس کے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہو سکے تو نہ ہارو سورج نکلنے کے قبل کی نماز میں اور سورج غروب ہونے کے قبل کی نماز میں یعنی فجر اور عصر میں۔ پھر جریرؓ نے یہ آیت پڑھی (یعنی پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے)۔

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ)) وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيرٌ.

۱۴۳۵- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے انھوں نے عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کے آگے پیش کئے جاؤ گے پھر اس کو دیکھو گے جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی یہ آیت اور جریرؓ کا نام نہیں لیا۔

۱۴۳۶- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي.

۱۴۳۶- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہو گا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ سو بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی سنا ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے۔

۱۴۳۷- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)) وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۳۷- عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل نہ ہو گا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے پاس بصرہ والوں میں سے ایک شخص تھا اس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں اس کی گواہی

لله خاص ہے مومنوں کے ساتھ۔ غرض کہ کفار اس سے محروم رہیں گے اور ایسے ہی منافقین بھی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جمہور اہل سنت۔

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ.

دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے بھی سنا ہے یہ نبیؐ سے کہ فرماتے تھے ایسے اسی مکان میں جہاں سے تم نے آپؐ سے سنا ہے۔

١٤٣٨- عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۴۳۸- ابوبکرؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (ظہر، عصر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔

١٤٣٩- عَنْ هَمَّامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَسَبَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَا ابْنُ أَبِي مُوسَى.

۱۴۳۹- ہمام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے

١٤٤٠- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۴۴۰- سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

١٤٤١-عَنْ رَافِعِ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

۱۴۴۱- رافع کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر پھرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا (یعنی اتنی روشنی ہوتی تھی)۔

١٤٤٢-حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ.

۱۴۴۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا

باب: عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان

١٤٤٣-عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِنْ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ

۱۴۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور لڑکے سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا آپ نے

(۱۴۴۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی۔

اللهِ ﷺ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ((**مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ**)) وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الصَّلَاةِ**)) وَذَاكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

مسجد والوں سے جب نکلے کہ سوا تمہارے کوئی اس نماز کا انتظار نہیں کرتا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔ حرملہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنی راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ تب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا۔

١٤٤٤- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ

۱۴۴۴- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

١٤٤٥- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عَنْهَا قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ ((**إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي**)) وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي.

۱۴۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں دیر لگائی یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے پھر آپ نکلے اور فرمایا اس کا وقت یہی ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت نہ ڈالوں۔ اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی۔

١٤٤٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ ((**إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ**)) ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى.

۱۴۴۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم ایک دن ٹھہرے رہے نماز عشاء کے واسطے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے تھے پھر آپ ہماری طرف نکلے جب تہائی رات گزر گئی یا اس کے بعد پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ کو اپنے گھر میں کچھ کام ہو گیا تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر فرمایا آپ نے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ تمہارے سوا کوئی دین والا اس کا انتظار نہیں کرتا تھا اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا۔ پھر مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھی۔

(۱۴۴۵) ☆ یہ جو فرمایا کہ اس کا وقت یہی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ نصف لیل تک تاخیر کرنا روا ہے اور ثلث تک وقت مختار ہے۔ چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے۔

١٤٤٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((**لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ**)).

۱۴۴۷- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہوگئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سوگئے مسجد میں اور پھر جاگے پھر سوگئے اور پھر جاگے۔ پھر ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے او رفرمایا زمین والوں میں سے کوئی بھی آج کی رات اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے۔

١٤٤٨- عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ ((**إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ**)) قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى بِالْخِنْصِرِ.

۱۴۴۸- ثابت نے کہا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دیر کی عشاء میں نصف شب تک یا نصف شب کے قریب تک پھر آپ آئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو (یعنی ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انسؓ نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کی چمک جو چاندی کی تھی اور انھوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی)۔

١٤٤٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبٌ مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ.

۱۴۴۹- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے ایک شب رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک انتظار کیا کہ آدھی رات کے قریب ہوگئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو اور وہ چاندی کی تھی۔

١٤٥٠- عَنْ قُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

۱۴۵۰- قرۃ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں نے ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا کہ آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔

١٤٥١- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۴۵۱- ابوموسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے رفیق جو کشتی میں آئے تھے یہ سب بقیع کی کنکریلی زمین میں اترے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہم میں سے ایک جماعت عشاء کے وقت ہر روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری سے آتی تھی۔ سو

(۱۴۴۸) ☆ اس حدیث سے چاندی کی انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور اسی پر مسلمین کا اجماع ہے۔

عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ ((عَلَى رِسْلِكُمْ أَعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ)) أَوْ قَالَ ((مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ)) لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرتؐ کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ نماز میں دیر ہوئی اور رات نصف کے قریب ہو گئی پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھہرو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور تم کو بشارت ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا احسان یہ تھا کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا ان دونوں میں سے کون سی بات کہی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے سننے کے سبب خوشی خوشی واپس پھرے۔

١٤٥٢- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ)) قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ

۱۴۵۲- ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کہ تمہارے نزدیک کون سا وقت بہتر ہے کہ میں اس وقت عشاء کی نماز پڑھا کروں جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کر خواہ تنہا؟ سو عطاء نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک رات نبیؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ پھر عمر بن خطابؓ نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا)۔ پھر عطا نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ گویا کہ میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے آپ کے پانی ٹپک رہا تھا آپ اپنے سر کے اوپر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر بار نہ ہوتا تو میں انہیں حکم کرتا کہ وہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کرتے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے کیفیت پوچھی کہ نبیؐ نے اپنے سر پر ہاتھ کیوں کر رکھا تھا اور ابن عباسؓ نے تم کو کیوں کر بتایا تھا؟ سو عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں پھر اپنی

(۱۴۵۲) ☆ سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کی خصائص ﷺ

عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا إِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً.

انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور پھیرا یہاں تک آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ منہ کی جانب ہے۔ پھر آپ کا انگوٹھا کنپٹی تک اور ڈاڑھی کے کنارے تک ہاتھ کسی چیز پر نہ پڑتا تھا اور نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انھوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ انھوں نے اس رات میں عشاء میں کتنی دیر کی کہا میں نہیں جانتا پھر عطا نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسی وقت نماز پڑھا کروں امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا ہے اس کو نبیؐ نے اس رات میں اور اگر تم پر بار گزرے یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو تو اس کو متوسط وقت میں ادا کیا کرو نہ جلدی نہ دیر کر کے۔

١٤٥٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

۱۴۵۳- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے تھے۔

١٤٥٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ.

۱۴۵۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز میں تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز ہلکی پڑھتے تھے اور ابو کامل کی روایت میں تخفیف کا لفظ ہے اس کے معنی بھی وہی ہیں۔

١٤٥٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ**)).

۱۴۵۵- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تم پر گنوار لوگ غالب نہ ہوں کہ مٹا دیں تمہاری نماز عشاء کے نام کو۔ اس لیے کہ وہ اونٹوں کے دودھ دوہنے میں دیر کیا کرتے ہیں (یعنی اسی وجہ سے وہ عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

١٤٥٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ**

۱۴۵۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں۔ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے۔ اس لیے کہ وہ اونٹنیوں

ﷺ اور فضائل میں یہ بات ہے کہ اپنے نبیؐ کے احوال کو ضبط رکھتی ہے۔

(۱۴۵۶) ☆ یعنی عشاء کی نماز کو عشاء ہی کہو جسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ ﷺ

اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ)).

کے دوہنے میں دیر کرتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالصُّبْحِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا

باب: صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی قرأت کے بیان میں

١٤٥٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

۱۴۵۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مومن عورتیں نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتی تھیں کہ انکو کوئی نہیں پہچانتا تھا (یعنی نماز کے بعد اتنا اندھیرا ہوتا تھا)۔

١٤٥٨ - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ

۱۴۵۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مومن بیبیاں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اور پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور نبیؐ کے سویرے نماز پڑھ لینے کے سبب سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

١٤٥٩ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ و قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ مُتَلَفِّفَاتٍ.

۱۴۵۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی جاتی تھیں اور اندھیرے میں پہچانی نہ جاتی تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلففات کہا ہے۔ اس کے معنی بھی وہی لپٹی ہوئیں کے ہیں۔

١٤٦٠ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا

۱۴۶۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھا کرتے تھے اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور

ﷺ گنوار لوگ اونٹنیوں کے دودھ دوہنے میں دیر کرتے تھے اس لیے وہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں۔

(۱۴۵۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور احمدؒ اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے عورتوں کا نماز میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اگر فتنہ کا کچھ خوف نہ ہو۔

(۱۴۶۰) ☆ اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب بجرد غروب آفتاب اور عشاء میں جماعت کے حضور اور ان کی خاطرداری ضروری ہے۔

وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی اول وقت پڑھتے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔

١٤٦١- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

۱۴۶۱- محمد بن عمرو بن حسن بن علی نے کہا کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابرؓ سے پوچھا تو انھوں نے وہی روایت بیان کی جو ابھی اوپر گزری ہے جس کو غندر نے روایت کیا ہے۔

١٤٦٢- عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

۱۴۶۲- سیار بن سلامہ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو برزہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال؟ شعبہ نے کہا کیا تم نے ابو برزہؓ سے سنا؟ انھوں نے کہا کہ گویا میں ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے)۔ پھر سیار نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال پوچھتے تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تاخیر ہو جائے اور اس سے پہلے سونے کو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اس کے بعد باتیں کرنے کو۔ شعبہ نے کہا کہ میں پھر ان سے (یعنی سیار سے) ملا اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ آدمی جاتا (یعنی عصر کی نماز کے بعد) مدینہ کے کنارے تک اور آفتاب میں گرمی رہتی اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا۔ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور پوچھا تو انھوں نے کہا کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ نماز کے بعد آدمی اپنے ہم نشین کو دیکھتا جس کو پہچانتا تھا تو اس کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

١٤٦٣- عَنْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ

۱۴۶۳- ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱۴۶۲) ☆ عشاء سے پہلے سونے کو اس لیے مکروہ جانتے تھے کہ اس میں نماز قضا ہونے یا مختار و عمدہ وقت کے نکل جانے کا احتمال ہے اور اس کے بعد باتوں کو اس لیے برا جانتے تھے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اٹھ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب سے دن کے ضروری کاموں میں حرج ہو۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.

علیہ وسلم پرواہ نہ رکھتے تھے اگر عشاء میں آدھی رات تک تاخیر ہوتی اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا جانتے۔ شعبہ نے کہا کہ میں ان سے پھر ملا تو انھوں نے کہا یا تہائی رات تک۔

١٤٦٤-عَنْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ.

۱۴۶۴- ابوبرزہ اسلمیؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات میں پڑھتے تھے اور اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو برا جانتے تھے اور نماز فجر میں سو آیتوں سے ساٹھ تک پڑھتے اور ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ایک دوسرے کا چہرہ پہچان لیتا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

باب: عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کریں تو لوگ کیا کریں؟

١٤٦٥- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا)) أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا.

۱۴۶۵- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے کہ نماز آخر وقت ادا کریں گے یا فرمایا نماز کو مار ڈالیں گے اس کے وقت سے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر ان کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائیں گے اور خلف جو راوی ہے اس نے عن وقتھا کا لفظ روایت نہیں کیا۔

١٤٦٦- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ

۱۴۶۶- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر

(۱۴۶۵) ☆ نوویؒ نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کریں تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت میں جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پھوٹ نہ پڑے اور فتنہ کی نوبت نہ آئے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کی۔

يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ))۔

پڑھ لیا کرنا۔ پھر اگر انھوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو، نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے اپنی نماز کو بچالیا۔

١٤٦٧- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ((فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً))۔

۱۴۶۷- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہا مانوں اگرچہ ایک ہاتھ پیر کٹا ہوا غلام ہو اور یہ کہ میں اپنے وقت پر نماز پڑھوں پھر اگر لوگوں کو پاؤ کہ وہ نماز پڑھ چکے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر لی اور نہیں تو وہ تیرے لیے نفل ہو گئی (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھی)۔

١٤٦٨- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا)) قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ))۔

۱۴۶۸- ابوذرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا کہ کیا کرے گا تو جب ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز میں دیر کریں گے اس کے وقت سے؟ تو انھوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو۔

١٤٦٩- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتِهِ وَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي))۔

۱۴۶۹- ابوالعالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن دیر کی او عبداللہ بن صامتؓ میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی ڈال دی۔ وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا تو انھوں نے ہونٹ چبائے (یعنی افسوس اور غصہ سے) اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا جیسے تم نے پوچھا سو انھوں نے میری ران پر مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لینا تو نے وقت پر۔ پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ بھی پڑھ لے اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اس طرح جماعت

میں پھوٹ پڑے گی)۔

۱۴۷۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ)).

۱۴۷۰- ابوذرؓ نے کہا کہ کیا ہو گا جب تو باقی رہے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں اپنے وقت سے دیر کرتے ہیں؟ تو تم نماز اس کے وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لے۔ اس لیے کہ اس میں نیکی کی زیادتی ہے۔

۱۴۷۱- عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ و قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذُكِرَ لِي أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ)).

۱۴۷۱- ابوالعالیہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن صامت سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور وہ نماز کو آخر وقت ادا کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ عبداللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے ابوذرؓ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو انھوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مسنون وقت پر نماز پڑھ لیا کرو اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ (راوی نے) کہا کہ عبداللہؓ نے کہا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ابوذرؓ کی ران پر ہاتھ مارا تھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا

باب: نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی ترک ندامت اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

۱۴۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا)).

۱۴۷۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے۔

۱۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ

۱۴۷۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز پر پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ ابوہریرہؓ نے کہا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونے کا سبب ہے۔

وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا.

١٤٧٤- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((**بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا**)).

۱۴۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔

١٤٧٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ**)).

۱۴۷۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

١٤٧٦- عَنِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ**)).

۱۴۷۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے ساتھ ایک نماز اکیلے کی پچیس نماز سے افضل ہے۔

١٤٧٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً**)).

۱۴۷۷- ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

١٤٧٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ**)).

۱۴۷۸- ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

١٤٧٩- عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ((**بِضْعًا وَعِشْرِينَ**)) وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ ((**سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً**)).

۱۴۷۹- ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجے روایت کی اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجے روایت کی۔

١٤٨٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**بِضْعًا وَعِشْرِينَ**)).

۱۴۸۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجے فرمائے۔

١٤٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ ((**لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ**)) عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ

۱۴۸۱- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم کروں کہ نماز کی امامت کرے اور میں جاؤں ان کی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگا کر انکے گھروں کو جلادیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پائے تو

((بُيُوتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ)).

ضرور آئے مراد رکھتے تھے آپ نماز عشاء کو (یعنی نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سن کر دوڑتے ہیں)۔

١٤٨٢ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ)).

۱۴۸۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشاء اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر اس کا اجر جانتے تو گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کی جائے اور ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر چند لوگوں کو ساتھ لے کر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لے کر جو لوگ نماز میں نہیں آئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

١٤٨٣ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا)).

۱۴۸۳- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں اور یہ بھی روایت کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگائیں اور ایک شخص کو حکم کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور لوگوں سمیت گھروں کو جلا دوں (یعنی جو نماز میں نہیں آئے)۔

١٤٨٤ –عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

۱۴۸۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

١٤٨٥ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ)).

۱۴۸۵- عبداللہؓ نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے ہیں ان کے حق میں ارادہ کرتا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جلا دوں ان لوگوں کے گھر جو جمعہ میں نہیں آئے ہیں۔

بَابُ يَجِبُ إِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

باب: جو شخص اذان کی آواز سنے اس پر مسجد میں آنا واجب ہے

١٤٨٦ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي

۱۴۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی

(۱۴۸۶) ☆ نوویؒ نے کہا ہے کہ یہ سائل عبداللہ بن ام مکتومؓ تھے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں مفصل آیا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے ان کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہیں اور جمہور نے (یعنی جن کے نزدیک جماعت واجب ہے) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچھنے کی

قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَأَجِبْ)).

کھینچ کر مسجد تک لانے والا نہیں اور اس نے چاہا کہ آپ اجازت دیں تو گھر میں نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ نے اسے اجازت دے دی پھر جب لوٹ گیا۔ آپ نے فرمایا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم مسجد میں آیا کرو۔

بَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى

باب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہدایت کا راستہ ہے

۱۴۸۷–عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ.

۱۴۸۷- ابوالاحوص نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے پیچھے نہیں رہتا مگر منافق (یعنی تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہیں) کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بھی دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلتا تھا اور نماز میں ملتا تھا (یعنی رسول اللہؐ کے زمانہ میں) اور انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دین اور ہدایت کی باتیں سکھائیں اور انہی ہدایت کی باتوں میں سے ہے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان ہوتی ہو۔

۱۴۸۸– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ

۱۴۸۸- عبداللہؓ نے کہا کہ جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہو کر تو ضروری ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں اذان ہوتی ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کے لیے طریقے مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہی میں ہیں اگر تم ان کو گھر میں پڑھو جیسے فلاں جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم نے اپنے نبی کا طریقہ چھوڑا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور

ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ میں گھر میں پڑھ لیا کروں اور ثواب جماعت کا پاؤں اپنے عذر کی وجہ سے تو یہ آپ نے قبول نہیں فرمایا اور تائید جمہور کی اس طور پر بھی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہو جاتی ہے اس پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اس پر دلیل عتبان بن مالکؓ کی روایت ہے جو آگے کے باب میں آئے گی۔

(۱۴۸۷) ☆ ان سب حدیثوں سے جماعت میں حاضر ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۴۸۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے۔

رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا ارادہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر منافق جس کا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا تھا یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: جب مؤذن اذان دے دے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت

١٤٨٩- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۴۸۹- ابوالشعثاء نے کہا کہ ہم مسجد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ موذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا۔ تب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

١٤٩٠- عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۱۴۹۰- ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابوالقاسم ﷺ کی۔ یہ اس کو کہا جو بعد اذان کے مسجد سے باہر چلا گیا۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

١٤٩١- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ

۱۴۹۱- عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے کہا کہ عثمان بن عفان ؓ مسجد میں آئے بعد مغرب اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس جا بیٹھا انھوں

(۱۴۹۰) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نہ کر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا پاخانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر واپس آنے کی نیت رکھتا ہو۔

(۱۴۹۱) ☆ اس سے دونوں نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا۔ گویا دونوں نمازیں جس نے با جماعت ادا کیں وہ لے

الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ**)).

نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

۱۴۹۲- عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۴۹۲- سہل بن حکیم سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۴۹۳- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ ((**فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ**)).

۱۴۹۳- جندبؓ بن عبداللہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کرے گا اس کو نہ چھوڑے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دے گا (یعنی اگر اس کو ستاؤ گے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اس کا حق تلف کیا)۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ الْجَمَاعَةِ بِعُذْرٍ

باب : عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا

۱۴۹۴-عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ**)).

۱۴۹۴- انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا۔ جو آدمی اللہ کی ذمہ داری کو کسی چیز سے طلب کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۴۹۵-عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ ((**فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ**)).

۱۴۹۵- جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا لیکن اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا۔

ؒ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا۔ سبحان اللہ سنت میں کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی۔

۱۴۹۶- عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ**)) قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ ((**أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ**)) قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا**

۱۴۹۶- عتبانؓ جو نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں سے ہیں وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! میری آنکھیں جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب مینہ برستا ہے نالہ آتا ہے جو میرے اور ان کے بیچ میں ہے تو میں ان کی مسجد میں نہیں جاسکتا کہ ان کی امامت کروں اور اے اللہ کے رسولؐ! میری آرزو ہے کہ آپ تشریف لائیں اور ایک جگہ (میرے گھر میں) نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ مقرر کرلوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میں ایسا ہی کروں گا اگر اللہ نے چاہا۔ عتبانؓ نے کہا پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ابو بکرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے جب کچھ دن چڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اور میں نے آپ کو بلایا اور آپ جب گھر میں آئے تو بیٹھے نہیں اور فرمایا کہ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تمہارے گھر میں؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ایک کونا بتایا اور آپ نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے آپ کو روک رکھا تھا گوشت کی کڑی کے واسطے جو آپ کیلئے پکائی تھی۔ محلہ کے لوگ بھی آگئے یہاں تک کہ کئی آدمی جمع ہوگئے گھر میں۔ سو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو کسی نے کہا وہ تو منافق ہے اللہ اور اسکے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو اس کو تم نہیں دیکھتے کہ وہ **لا اله الا الله** کہتا ہے اس کلمہ سے اللہ کی

(۱۴۹۶) ☆ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرے تو انشاءاللہ کہے۔ دوسرے نیکوں کے ساتھ اور ان کی نشانیوں اور مقاموں سے برکت تلاش کرنا۔ تیسرے نیکوں کی جگہ پر نماز ادا کرنا۔ چوتھے افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گھر جانا۔ پانچویں عذر کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا۔ چھٹے امام اور عالم کے ساتھ اس کے رفیق کا جانا۔ ساتویں باہر سے آنے والے کا گھر والے سے اجازت چاہنا۔ آٹھویں یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی۔ نویں نفل کا جماعت لله

تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.

رضامندی چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر ایک شخص نے کہا کہ ہم اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے آگ پر اس کو جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کہنے سے اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس روایت کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے روایت کی ہے سو انھوں (یعنی حصین بن محمد انصاری) نے اس روایت کی تصدیق کی اور وہ یعنی حصین بن محمد انصاری بنی سالم کے سردار ہیں۔

١٤٩٧ - عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوْ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ

۱۴۹۷- محمودؓ نے عتبانؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یونس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہاں ہیں مالک بن دخشن یا کہا دخیشن؟ اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا کہ میں نے یہ روایت چند شخصوں میں بیان کی۔ ان میں ابو ایوب انصاریؓ بھی تھے تو انھوں نے کہا کہ میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو۔ سو میں نے قسم کھائی کہ میں جا کر عتبانؓ سے پوچھوں گا۔ سو میں ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑھا پایا کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انھوں نے مجھ سے ویسی ہی بیان کر دی

؎ سے ادا کرنا۔ دسویں ان کی دو رکعت نماز کا بھی نفل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ کا اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ گیارہویں اس کا مستحب ہونا کہ محلہ میں جب کوئی نیک شخص آئے تو اس سے ملنے کے لیے آنا اور اس کی زیارت سے مشرف ہونا اور اس کی صحبت سے فیض اٹھانا اور یہی حق ہے ہر عالم۔۔۔۔۔۔ دین دار کا تمام مسلمانوں پر۔ بارہویں گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے۔ تیرہویں برے ذکر سے کسی کے لوگوں کو روک دینا۔ چودہویں یہ کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ کا قائل ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا۔

اس کے سوا اور بہت سے فوائد ہیں جو بخوف طول معرض تحریر میں نہ آسکے۔ (نوویؒ)

(۱۴۹۷) ☆ یعنی یہ نہ سمجھے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اس کے بعد اور احکام الٰہی بہت سے اترے ہیں۔

فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض ہوئیں اور بہت سے احکام الٰہی اترے کہ جن کو ہم جانتے ہیں کہ کام ان پر ختم ہو گیا۔ پھر جو یہ چاہے کہ دھوکہ نہ کھائے تو ضروری ہے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

١٤٩٨- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

۱۴۹۸- محمود بن ربیعؓ نے کہا کہ مجھے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے محلّہ کے ڈول سے کی تھی اور محمودؓ نے کہا روایت کی مجھ سے عتبانؓ نے کہ کہا انھوں نے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ میری بصارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ عتبان نے کہا کہ دو رکعت پڑھی آپ نے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کھانے کے لیے جس کو جشیشہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اس کے بعد ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِيرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

باب: نفل میں جماعت اور بوریئے وغیرہ پر نماز پڑھنے کا بیان

١٤٩٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ((قُومُوا فَأُصَلِّيَ لَكُمْ)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

۱۴۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی دادی نے جن کا نام ملیکہ تھا رسول اللہ ﷺ کو ایک کھانے کے لیے بلایا جو انھوں نے پکایا تھا۔ پھر حضرتؐ نے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو میں تمہاری خیر و برکت کے لیے نماز پڑھوں۔ انس نے کہا کہ میں

(۱۴۹۸) ☆ جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کا باریک آٹا لیا اور اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکایا اور بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ محمودؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے میرے منہ پر کلی کی اور اس روایت میں جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکوں کے ساتھ ان کے دل خوش کرنے کو۔ اس لیے کہ بچوں کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو یاد رکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۱۴۹۹) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا دعوت کا قبول کرنا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت میں نفل پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا اپنے گھر میں نیکوں کی نماز کے ساتھ اور شاید آپ کو ان کی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریوں وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑ

فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

ایک بوریا لے کر کھڑا رہا جو بہت بچھانے سے کالا ہو گیا تھا (یعنی مستعمل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور آنحضرتؐ اس پر کھڑے ہوئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ

۱۵۰۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق میں سب سے اچھے تھے اور کبھی آپکو نماز کا وقت آ جاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے ہمارے بچھونے کو جو آپ کے نیچے ہوتا کہ اس کو جھاڑ دیتے پھر پانی چھڑک دیتے پھر رسول اللہؐ امامت فرماتے اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور ان کا بچھونا کھجور کے پتوں کا تھا۔

۱۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ ((**قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ**)) بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((**اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ**)).

۱۵۰۱- انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ۔ اور آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابتؒ سے پوچھا کہ حضرتؐ نے انسؓ کو کہاں کھڑا کیا؟ انھوں نے کہا اپنے داہنی طرف پھر دعائے خیر کی ہم سب گھر والوں کے لیے سب بہتریوں کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی۔ سو میری ماں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ آپ کا چھوٹا خادم یعنی انس ہے اس کے لیے آپ دعا فرمائیں۔ سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور آخر میں اس دعا کے عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما۔

۱۵۰۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور

ف امام کے سوا جب دو آدمی ہوں تو صف امام کے پیچھے باندھ لیں اور عورت پیچھے کھڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور بوریے پر پانی چھڑکنا اس کے نرم کرنے کے لیے تھا۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شک نجاست کے سبب سے پانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے۔

(۱۵۰۰) ☆ اس سے انبیاء کی بے تکلفی ثابت ہوئی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا.

میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی (یعنی امامت کی) اور مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

۱۵۰۳– عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

۱۵۰۳- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۵۰٤– عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ.

۱۵۰۴- ام المومنین حضرت میمونہؓ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھ کو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور آپ بوریے پر نماز پڑھتے تھے۔

۱۵۰۵– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

۱۵۰۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ آپ بوریے پر نماز پڑھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ

باب : فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مساجد میں بکثرت آنے جانے کی فضیلت

۱۵۰٦– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ

۱۵۰۶- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت سے اس کے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجے افضل ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا نہیں اٹھایا اس کو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ گھٹا دیتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوتا ہے وہ پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جگہ میں ہے جہاں نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ تو اس پر رحم کر یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ تو اس کی توبہ قبول کر جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا جب تک وہ حدث نہیں کرتا (یعنی تب تک

تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ))۔

فرشتے بھی کہتے رہتے ہیں)۔

١٥٠٧–عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۱۵۰۷- اعمش سے بھی اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔

١٥٠٨– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ))۔

۱۵۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ یااللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ گوز نہیں کرتا۔ اور تم میں کا ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز اس کو روک رہی ہے۔

١٥٠٩– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ))۔

۱۵۰۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک آدمی نماز کا منتظر اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی میں ہے اور فرشتے اس کے لیے کہتے رہتے ہیں کہ یااللہ اس کو بخش اور اس پر رحم کر یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا حدث کیا ہے تو کہا پھسکی چھوڑے یا گوز کرے۔

١٥١٠– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ))۔

۱۵۱۰- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی نماز میں ہے جب تک نماز اس کو روک رہی ہے۔ نہیں روکتی اس کو گھر جانے سے مگر نماز۔

١٥١١– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ))۔

۱۵۱۱- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک نماز کا منتظر ہے جب تک اس نے گوز نہیں کیا۔ فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یااللہ اس کو بخش یااللہ اس پر رحم فرما۔

١٥١٢– عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا.

۱۵۱۲- اس طرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کا بیان

١٥١٣– عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ

۱۵۱۳- ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اس کا ثواب بھی

أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ)).

اتنا ہی زیادہ ہے اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھے گا اس کا ثواب بھی اس شخص سے زیادہ ہے کہ پڑھ لی اور سو رہا اور ابو کریب کی روایت میں یہ لفظ حتی یصلیها مع الامام فی جماعة ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

١٥١٤- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ)).

۱۵۱۴- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان مسجد سے دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اس کی نہ جاتی تو اس سے کہا گیا یا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا خرید لو کہ اس پر سوار ہو کر آیا کرو اندھیری اور دھوپ میں تو اچھا ہو اس نے کہا میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے بازو میں ہو اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرے قدم مسجد کی طرف لکھے جائیں اور میرا لوٹنا بھی جب میں گھر کو لوٹوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا ثواب تمہارے لیے اکٹھا کیا ہے۔

١٥١٥- عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ.

۱۵۱۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٥١٦- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمَ وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ)).

۱۵۱۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ انصار میں سے ایک شخص تھے کہ ان کا گھر مدینہ کے سب گھروں میں مسجد سے دور تھا اور ان کی کوئی جماعت جانے نہ پاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لو کہ تمہیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچائے۔ انھوں نے کہا سنو قسم ہے اللہ کی کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمدؐ کے گھروں سے متصل ہو۔ اور مجھ پر اس کی یہ بات بہت بار اور گراں گزری اور میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے ان کو بلایا انھوں نے حضرت محمدؐ سے بھی یہی کہا جو مجھ سے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ بے شک تم کو اجر ہے جس کے تم امیدوار ہو۔

١٥١٧- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۵۱۷- عاصم سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند کیساتھ مروی ہے۔

۱۵۱۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنْ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنْ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً**)).

۱۵۱۸- ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے کہا کہ ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ ڈالیں اور مسجد کے قریب آ رہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔

۱۵۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَلَتْ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ ((**إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ**)).

۱۵۱۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کچھ جگہیں مسجد کے گرد خالی ہوئی تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا کہ مسجد کے پاس اٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے چاہا تو ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (تاکہ ان کا ثواب ملے)۔

۱۵۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((**يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ**)) فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا.

۱۵۲۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جائیں اور کچھ قطعے خالی تھے تو یہ خبر نبی کو پہنچی آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم اس فرمانے سے ایسے خوش ہوئے کہ وہاں سے اٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمْحَى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ

باب: نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کے گناہوں کے مٹنے اور درجات کے بلندیوں کا بیان

۱۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً**)).

۱۵۲۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے گھر میں طہارت کرے پھر اللہ کے کسی گھر میں جائے کہ اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو ادا کرے تو اس کے قدم ایسے ہونگے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے۔

۱۵۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

۱۵۲۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)).

وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

١٥٢٣ - عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ)).

۱۵۲۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال گہری بہتی نہر کے مانند ہے جو کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ بار نہاتا ہو۔ حسن نے کہا کہ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے گی۔

١٥٢٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)).

۱۵۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضیافت تیار کی ہر صبح اور شام میں۔

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت

١٥٢٥ - عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ.

۱۵۲۵- سماک بن حرب نے کہا کہ میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ بہت۔ پھر کہا کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اٹھ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ مسکراتے رہتے تھے۔

١٥٢٦ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

۱۵۲۶- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا۔

١٥٢٧ - عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولُ

۱۵۲۷- سماک سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن انہوں

حَسَنًا.

نے "حسنا" کے لفظ نہیں کہے۔

۱۵۲۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا**)).

۱۵۲۸- عبدالرحمٰن بن مہران جو مولیٰ ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے وہ ابوہریرہؓ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہروں میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

باب: امامت کا مستحق کون ہے؟

۱۵۲۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ**)).

۱۵۲۹- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو ایک ان میں سے امام ہو جائے اور امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو۔

۱۵۳۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۳۰- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۳۱- عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۵۳۱- ابوسعید بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ**)) قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا.

۱۵۳۲-ابومسعود رضی اللہ عنہ انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت زیادہ جانتا ہو۔ اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے۔ اشج نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو۔

۱۵۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۵۳۳- اعمش سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۴۳۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً**

۱۵۳۴- ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ کرے جو قرآن زیاد جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو۔ اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے

(۱۵۲۸) ☆ بازاروں میں شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے گالی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور فسق و فجور کا زور رہتا ہے بخلاف اس کے مسجدوں میں ذکر الٰہی، نماز، روزہ، زہد و عبادت اور خوف خدا کا چرچا رہتا ہے۔

فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ))۔

ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کسی کی امامت نہ کرے اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھے اس کی مسند پر اس کے گھر میں جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اس کی اجازت سے۔

١٥٣٥– عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ))۔

۱۵۳۵- مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم جوان ہم عمر تھے اور بیس دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہؐ نہایت مہربان اور نرم تھے۔ آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو آپ نے پوچھا کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے؟ اور ہم نے آپ کو خبر دی تب آپ نے فرمایا تم اپنے دیس کو لوٹ جاؤ اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ، بتاؤ، پھر جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کا ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

١٥٣٦– عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۵۳۶- اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

١٥٣٧– عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

۱۵۳۷- مالک بن حویرث ابو سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور ہم جوان تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

١٥٣٨– عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا))۔

۱۵۳۸- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور میرا ایک رفیق نبی ﷺ کے پاس آیا۔ پھر جب ہم نے آپؐ کے پاس سے لوٹنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں کا جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

١٥٣٩– عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ.

۱۵۳۹- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۳۵) ☆ اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہٰذا آپ نے ان کو بھی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَ اسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَآئِمًا وَّ بيانِ اَنَّ مَحلَّه بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرَّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَاسْتِحْبَابُ الْجَهْرِ بِهِ

باب: جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو نمازوں میں بلند آواز سے قنوت پڑھنا اور اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا مستحب ہے اور اس کا محل و مقام آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے اور صبح کی نماز میں قنوت پر دوام مستحب ہے

۱۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)) ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

۱۵۴۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی قرأت سے فارغ ہو جاتے تو سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے آخر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی۔ اے ہمارے رب! سب تعریف تجھ ہی کو ہے۔ پھر کھڑے ہی کھڑے کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن ولیدؓ کو اور سلمہ بن ہشامؓ اور عیاش بن ابی ربیعہؓ کو (یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ میں تھے) اور نجات دے مومنوں میں سے ضعیف لوگوں کو (یعنی جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے) یا اللہ (قبیلہ) مضر پر اپنی سختی سے روندھ دے اور ان پر یوسفؑ کے زمانہ کی طرح قحط ڈال دے (جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ پر (جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی)۔ پھر ہم کو خبر پہنچی کہ آپ نے یہ بد دعا موقوف کی جب یہ آیت اتری لیس لك الآیۃ یعنی اے نبی! تم کو اس کام میں کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے چاہے انہیں عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

(۱۵۴۱) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے قنوت کا دائما استحباب ثابت ہوا اور اس کا محل آخری رکعت کے رکوع کے بعد معلوم ہوا اور جہر کا استحباب بھی ثابت ہوا جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہی ہے کہ نماز صبح میں قنوت پر دوام مسنون ہے۔ باقی رہیں اور نمازیں اس میں تین قول ہیں صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب بلائے عام نازل ہو جیسے اعدائے دین کا غلبہ یا قحط و وبا تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حالتوں میں قنوت پڑھے یعنی وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ پڑھے۔ مگر صحیح ☜

۱۵٤۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ ((**وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ**)).

۱۵۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں "**کسنی یوسف**" تک اور اس کے بعد ذکر نہیں فرمایا۔

۱۵٤۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ ((**اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ**)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا.

۱۵۴۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبیؐ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا۔ جب **سمع الله لمن حمده** کہتے تو اپنی قنوت میں کہتے یااللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یااللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یااللہ چھوڑ دے عیاش بن ابی ربیعہ کو یااللہ چھوڑ دے ضعیف مومنوں کو یااللہ (قبیلہ) مضر کو سختی سے روند ڈال یااللہ ان پر یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط ڈال۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ پر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس کے بعد آپ نے دعا چھوڑ دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ کو دیکھتا ہوں کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو کہ جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی کافروں کے پاس سے چھوٹ آئے)۔

۱۵٤۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ((**اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ**)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ ((**كَسِنِي يُوسُفَ**)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۱۵۴۳- ابی ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھاتے ہوئے سجدہ سے پہلے جب **سمع الله لمن حمده** کہا تو دعا فرمائی اے اللہ نجات دے عیاش ابن ربیعہ کو .... پھر راوی نے حدیث امام اوزاعی کی طرح "کسنی یوسف" تک بیان کی اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵٤٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۴۴- ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ واللہ میں تمہارے ساتھ ادا کروں نماز جو رسول اللہؐ کی نماز کے قریب قریب ہو۔ پھر ابوہریرہؓ ظہر اور عشاء اور صبح میں قنوت پڑھتے تھے اور مومنوں کے لیے دعا

ﷺ وہی پہلا قول ہے اور رفع یدین اس میں مستحب ہے اور قنوت ختم کرنے کے بعد منہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور بعضوں نے ہاتھ پھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھ پھیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے اور ادعیہ ماثورہ میں سے جو دعا جی چاہے پڑھے۔

وَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔

١٥٤٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۵۴۵- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں پر بددعا کی جنھوں نے بیر معونہ کے لوگوں کو قتل کیا تھا تیس دن تک (یعنی تیس دن تک بددعا کی)۔ بددعا کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ انھوں نے اللہ کی او راس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ انسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مقتولوں شہیدوں کے حال میں قرآن اتارا جو بیر معونہ پر قتل ہوئے تھے۔ ہم نے اس آیت کو اسی قرآن کی طرح پڑھا پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی ہماری طرف سے ہماری قوم کو بشارت پہنچادو کہ ہم اپنے پروردگار سے ملے اور وہ بھی راضی ہوا ہم سے اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

١٥٤٦- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

۱۵۴۶- محمد نے کہا کہ میں نے انسؓ سے کہا کہ رسول اللہؐ صبح کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں بعد رکوع کے تھوڑی دیر۔

١٥٤٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ ((**عُصَيَّةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ**)).

۱۵۴۷- انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا، رعل اور ذکوان کے لیے بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٥٤٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ.

۱۵۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا بددعا کرتے تھے آپؐ بنی عصیہ کے قبیلہ پر۔

١٥٤٩- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ

۱۵۴۹- عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ انھوں نے کہا کہ پہلے۔ میں نے کہا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد

(۱۵۴۵) ☆ بیر معونہ بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ایک زمین کا نام ہے۔ وہاں آپ نے قرآن کے ستر قاری بھیجے تھے۔ کافروں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا مفصل قصہ انشاءاللہ تعالیٰ کتاب القراءت میں آئے گا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمْ الْقُرَّاءُ

قنوت پڑھا ہے تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا آپ ان لوگوں پر بددعا کرتے تھے جنھوں نے آپ کے چند اصحاب کو قتل کر دیا تھا جنھیں قاری کہا جاتا تھا۔

۱۵۵۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ.

۱۵۵۰- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اس قدر غصہ ہوتے کبھی نہیں دیکھا جس قدر ان ستر صحابیوں کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ جو قاری کہلاتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے۔

۱۵۵۱- عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۱۵۵۱- اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

۱۵۵۲- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوْا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

۱۵۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مہینہ قنوت میں رعل ذکوان اور عصیہ پر لعنت کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۵۵۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۱۵۵۳-اس سے ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

۱۵۵۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا اور عرب کے کئی گھرانوں پر بددعا کی پھر چھوڑ دیا۔

۱۵۵۵- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۵۵۶- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۵۵۶- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا۔

۱۵۵۷- عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ ((**اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ**

۱۵۵۷- خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں فرمایا یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور ذکوان اور عصیہ پر کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے

وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

رسول کی نافرمانی کی۔ غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچائے۔

۱۵۵۸– عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ)) ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

۱۵۵۸– حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لحیان پر اور رعل اور ذکوان پر۔ پھر سجدہ میں گئے۔ خفاف نے کہا کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

۱۵۵۹– عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

۱۵۵۹–اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے ان الفاظ کے کہ اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

باب: قضا نماز کا بیان اور ان کو جلد پڑھنے کا استحباب

۱۵۶۰– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ ((اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ)) فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيْ بِلَالُ)) فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ

۱۵۶۰– ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خیبر سے لوٹے۔ ایک رات کو چلے یہاں تک کہ جب آپ اونگھنے لگے آخر شب میں تو اتر پڑے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارا پہرہ دو آج کی رات تو بلالؓ نماز پڑھتے رہے جتنی کہ ان کی تقدیر میں تھی اور رسول اللہؐ سو گئے اور آپؐ کے اصحاب بھی۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو بلالؓ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی اونٹنی پر ٹیکہ لگایا اور ان کی آنکھ لگ گئی۔ پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ ہی جاگے اور نہ بلالؓ اور نہ اور کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے یہاں تک کہ ان پر دھوپ پڑی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے جاگے اور گھبرائے اور فرمایا اے بلالؓ تو بلالؓ نے عرض کی کہ مری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہؐ! آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو پھر تھوڑی دور اونٹوں کو ہانکا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم کیا اور بلالؓ نے نماز کی تکبیر کہی اور نبیؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر جب

بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ ((**مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ**)) قَالَ أَقِمْ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرَى.

نماز پڑھ چکے تو فرمایا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یوں پڑھتے اقم **الصلوۃ للذکری یعنی قائم کرو نماز یادداشت کے لیے۔**

١٥٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ**)) قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

١٥٦١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شب ہم آخر رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اترے اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا۔ پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے)۔ پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور یعقوب نے سجدہ کی بجائے صلی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی۔

١٥٦٢- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا**)) فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((**مَنْ هَذَا**)) قُلْتُ

١٥٦٢- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ تم آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات چلو گے اگر خدا نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے۔ پس لوگ اس طرح چلے کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ ابوقتادہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں آپ کے بازو کی طرف تھا اور آپؐ اونگھنے لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکا دیا (تاکہ گر نہ پڑیں) بغیر اس کے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور چلے یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی پھر آپ جھکے اور میں نے پھر ٹیکا دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر چلے یہاں تک کہ آخر سحر کا وقت ہو گیا۔ پھر ایک بار بہت جھکے کہ اگلے دو بار سے بھی زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پھر میں آیا اور آپ کو روک دیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ ابوقتادہ۔ آپ نے فرمایا کہ تم کب

أَبُو قَتَادَةَ قَالَ ((مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي)) قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ ((**حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ**)) ثُمَّ قَالَ ((**هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ**)) ثُمَّ قَالَ ((**هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ**)) قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((**احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا**)) فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ ((**ارْكَبُوا**)) فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ ((**احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ**)) ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ ((**أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ**)) ثُمَّ قَالَ ((**أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا**

سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے آپ کے ساتھ اسی طرح چل رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبیؐ کی حفاظت کی ہے پھر آپ نے فرمایا تم ہم کو دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں پھر آپ نے فرمایا تم کسی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ راہ سے ایک طرف الگ ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھا (یعنی سونے کو) اور فرمایا کہ تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا (یعنی نماز کے وقت جگا دینا)۔ پھر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور دھوپ آپ کی پیٹھ پر آ گئی پھر ہم لوگ گھبرا کر اٹھے اور آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پھر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ پھر ابو قتادہ سے فرمایا کہ ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کی ایک عجیب کیفیت ہو گی پھر بلالؓ نے نماز کی اذان کہی اور نبیؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صبح کی فرض نماز ادا کی اور ویسے ہی ادا کی جیسے ہر روز ادا کرتے ہیں اور آپ بھی اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ پھر ہم میں سے ہر ایک چپکے چپکے کہتا تھا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتارا ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کا پیشوا نہیں ہوں؟ پھر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز کا دوسرا وقت آ جائے (یعنی جاگنے میں قضا کر دے) پھر جو ایسا کرے (یعنی اس کی نماز قضاء ہو جائے) تو لازم ہے کہ جب ہوشیار ہو ادا کرے پھر جب دوسرا دن آئے تو اپنی نماز اوقات متعینہ پر ادا کرے (یعنی یہ نہیں

كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا)) ثُمَّ قَالَ ((مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْشُدُوا)) قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ ((لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي)) قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى)) قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا)) قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ

کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جائے) پھر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ لوگوں نے کیا کیا ہو گا؟ پھر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہو نگے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دے دی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسولؐ ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہؐ پانی ڈالنے لگے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا بھر ہی ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں محروم نہ رہ جاؤں)۔ تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیراب ہو جائے گے۔ غرض کہ پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا میرے اور رسول اللہؐ کے سوا۔ (راوی نے) کہا کہ پھر ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو میں نے عرض کیا کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پئیں اے رسولؐ اللہ کے۔ آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے۔ پھر میں نے پیا۔ (راوی نے) کہا پھر لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ پہنچے۔ (راوی نے) کہا کہ عبداللہ بن رباح نے کہا کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصینؓ نے کہا کہ غور کرو، اے جوان پٹھے کہ تم کیا کہتے ہو اس لیے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم اس بات سے خوب واقف ہو گے۔ انھوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو؟ میں نے

قُلْتُ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ. (۱)

کہا کہ میں انصار میں سے ہوں۔ انھوں نے کہا تو تم اپنی حدیثوں کو خوب جانتے ہو۔ پھر میں نے لوگوں سے پوری روایت بیان کی تب عمرانؓ نے کہا کہ میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو۔

۱۵۶۳ – عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتَّى بَزَغَتْ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ((**ارْتَحِلُوا**)) فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتْ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ((**فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا**)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ

۱۵۶۳- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا سو ایک رات شب کو ہم چلے یہاں تک کہ جب آخری رات ہوئی اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک دھوپ نکل آئی۔ سو سب سے پہلے ابو بکرؓ جاگے اور ہماری عادت تھی کہ ہم نبی کو نیند سے نہیں جگاتے تھے (کہ شاید وحی نہ اتری ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگیں۔ پھر حضرت عمرؓ جاگے اور نبیؐ کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جاگے پھر جب آپ نے سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس سے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے؟ اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبیؐ مجھے جنابت ہو گئی ہے؟ سو اس کو نبیؐ نے حکم دیا تو اس نے خاک پر تیمم کیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ نے چند سواروں کے ساتھ مجھے آگے دوڑایا کہ ہم پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے۔ پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں پیر لٹکائے دو پکھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہے

(۱۵۶۲) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث میں رسول اللہؐ کے کئی معجزے مذکور ہوئے ایک یہ کہ آپ کا خبر دینا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت ظاہر ہو گی اور ویسا ہی ہوا کہ سینکڑوں آدمی اس سے سیراب ہو گئے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا۔ تیسرا آپکا یہ فرمانا کہ تم سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ایسا ہی ہوا۔ چوتھا آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے یوں کہا اور لوگوں نے یہ کہا اور ایسا ہی ہوا تھا۔ پانچواں یہ کہ آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہنچو گے اور ایسا ہی ہوا۔

فَصَلَّى ثُمَّ عَجَّلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيْهَاهْ أَيْهَاهْ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشٌ حَتَّى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((**هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ**)) فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا ((**اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ**)) فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. (۲)

(یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ بہت دور ہے تم کو پانی نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے پانی کتنی دور ہے؟ اس نے کہا کہ ایک دن رات کا راستہ ہے۔ پھر ہم نے کہا چل تو رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ کیا ہیں؟ غرض کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لے آئے اور آپ نے اس کا حال پوچھا۔ سو اس نے آپ کو اس کے حال سے خبر دی جیسی اس نے خبر دی تھی ہم کو اور کہا کہ وہ یتیموں والی ہے اور اس کے پاس کئی بچے بن باپ کے ہیں۔ غرض آپ نے فرمایا کہ اس کے اونٹ کو بٹھایا جائے سو وہ بٹھایا گیا اور آپ نے اس پکھالوں کے اوپر کے دہانوں میں کلی کی اور اونٹ کو پھر کھڑا کر دیا۔ پھر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کی سب مشکیں اور چھاگلیں بھر لیں اور جس رفیق کو جنابت تھی ان کو بھی نہلوایا مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کی پکھالیں ویسی ہی پانی سے پھٹی پڑتی تھیں۔ پھر فرمایا تم میں سے جس کے پاس کچھ ہو لاؤ۔ سو ہم نے بہت سے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور اس نیک بخت سے فرمایا کہ یہ لے جا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ نہیں گھٹایا۔ پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی تو کہنے لگی کہ آج میں اس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہ یہ گزرا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس گاؤں بھر کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے۔

١٥٦٤– عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ

۱۵۶۴- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک رات

(۱۵۶۳) ☆ اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ کا اور بیان ہے آپ کی نرم دلی اور آپ کی سخاوت کا اور پانی نہ ملنے کے وقت تیمم کے جواز کا اور یہ بھی کہ جنبی کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا**)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے ایسا پڑنا کہ جس پڑنے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں۔ پھر نہ جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کے (یعنی جو ابھی اوپر گزری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے۔ غرض انھوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بلند آواز سے جاگ اٹھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے تو لوگوں نے اپنا حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی۔

۱۵۶۵– عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ.

۱۵۶۵– ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورانِ سفر پڑاؤ ڈالتے اور رات ہوتی تو دائیں کروٹ لیٹتے اور اگر صبح سے کچھ پہلے پڑاؤ ڈالتے تو بازو کو کھڑا کر کے ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے۔

۱۵۶۶– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ**)) قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

۱۵۶۶– انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے ادا کر لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔

۱۵۶۷– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ ((**لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ**)).

۱۵۶۷– انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور یہ الفاظ "لا كفارة لها الا ذالك" کا ذکر نہیں۔

۱۵۶۸– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا**)).

۱۵۶۸– انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اس کو جب یاد آئے پڑھ لیا جائے۔

۱۵۶۹– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۵۶۹– انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَقَدَ أَحَدُکُمْ عَنْ الصَّلَاۃِ أَوْ غَفَلَ عَنْہَا فَلْیُصَلِّہَا إِذَا ذَکَرَہَا فَإِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ أَقِمْ الصَّلَاۃَ لِذِکْرَی)).

علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے۔

كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا
مسافر کی نماز کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

١٥٧٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

١٥٧١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

١٥٧٢- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا

باب: مسافر کی نماز

۱۵۷۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھادی گئی۔

۱۵۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑھا دی حضر میں اور اتنی ہی رکھی سفر میں جتنی کہ پہلے فرض ہوئی تھی۔

۱۵۷۲- اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہؓ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھی)؟ تب انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے وہی تاویل کی جو تاویل کی

(۱۵۷۰) ☆ نوویؒ نے کہا کہ امام شافعیؒ اور مالک بن انسؒ اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کا فعل یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا' کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہؓ جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور اللہ کے اس قول کے ظاہری معنی بھی یہ ہیں **فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ**۔ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انھوں نے حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ انہی دو رکعت پر اقتصار کرے۔ اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت عثمانؓ نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں)۔

۱۵۷۳- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((**صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ**)).

۱۵۷۳- یعلی بن امیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ کافر لوگ ستاویں گے اور اب تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضروری ہے؟) تو انھوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تم کو تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کے بھی سفر میں قصر کرو)۔

۱۵۷۴- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۵۷۴- یعلی بن امیہ نے عمر بن خطاب سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

۱۵۷۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

۱۵۷۵- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعت مقرر کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

۱۵۷۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

۱۵۷۶- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان پر مسافر کے لیے دو رکعت مقیم کے لیے چار اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی۔

۱۵۷۷- عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ

۱۵۷۷- موسیٰ بن سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں (یعنی سفر میں) اور امام کے

(۱۵۷۳) ☆ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں۔

(۱۵۷۵) ☆ نوویؒ نے کہا کہ سلف کے ایک گروہ نے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے۔ چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ایک رکعت ان لوگوں کے نزدیک کسی حال میں روا نہیں اور انھوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لی جاتی ہے جیسا کہ روایات صحیحہ میں نماز خوف کا انداز رسول اللہؐ سے مروی ہے اور اس تاویل سے ان حدیثوں میں اور اس قول میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ساتھ نماز نہ ہو تو کیسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنی سنت ہے ابو القاسم کی (آنحضرت ﷺ کی کنیت ہے)۔

۱۵۷۸– عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۵۷۸- اس سند سے قتادہ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۷۹– عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۷۹- حفص بن عاصم نے کہا کہ میں مکہ کی راہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو انھوں نے ہم کو ظہر کی دو رکعت پڑھائیں۔ پھر آئے اور ہم بھی انکے ساتھ آئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی جگہ پہنچے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی نگاہ اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا سنتیں پڑھتے ہیں۔ انھوں نے کہا مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں نماز ہی پوری پڑھتا (یعنی فرض پورا کرتا)۔ پھر کہا اے میرے بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا تو آپ نے دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی اور ابو بکرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا تو انھوں نے بھی دو سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے ان کو بھی وفات دی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۰– عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ

۱۵۸۰- حفص نے کہا کہ میں ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمرؓ میری بیمار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے پڑھنے کے

(۱۵۷۹) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علماء نے اسے مکروہ کہا ہے۔ چنانچہ ابن عمر کا اور دیگر علماء کا مذہب یہی ہے اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے آخر عمر تک دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں حالانکہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اپنی خلافت کے چھ برس بعد نماز کو پورا پڑھنے لگے اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہوئے ہیں اور یہ پورا پڑھنا ان کا منیٰ میں تھا باقی غیر منیٰ میں وہ بھی دو پڑھتے رہے۔ پس عبد اللہ بن عمر نے شاید یہ مراد لی کہ غیر منیٰ میں دو ہی پڑھتے تھے۔

السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں رہا اور کبھی آپ کو سنت پڑھتے نہیں دیکھا۔ اگر مجھے سنت پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے کرتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال اچھی ہے۔

۱۵۸۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۵۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت۔

۱۵۸۲- عَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۵۸۲- حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپؐ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۵۸۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۸۳- یحییٰ بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے نماز قصر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین میل یا تین فرسخ نکلتے' شعبہ کو اس میں شک ہے' تو دو رکعت پڑھتے۔

(۱۵۸۱) ☆ ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے کہا سات میل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا قصر جائز ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضروری ہے اور انھوں نے آثار صحابہؓ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ ذوالحلیفہ میں جب آپ تشریف لائے توجہ کا ارادہ تھا۔ غرض کہ وہ منتہائے سفر نہ تھا بلکہ آپ کا ارادہ مکہ کا تھا اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانوں سے باہر ہو جائے اور آبادی کی حد سے نکل جائے یا اہل خیمہ اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں۔ مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالکؒ سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جائے قصر روا نہیں ہے۔ عطا سے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے سے پیشتر بھی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آئے تب تک قصر روا نہیں ہے۔ مگر یہ سب روایتیں سلف و خلف کے اتفاق کے خلاف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور سفر کی کوئی حد بروایت صحیح شارع سے مروی نہیں ہے اور ظاہر یہ کہ مذہب کی مؤید بہت روایات معلوم ہوتی ہیں۔

تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز

(۱۵۸۳) ☆ میل اونٹ کے چار ہزار قدم ہیں اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا ہے اور صاحب سراج نے لکھا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا۔ اور فرسخ تین میل کو کہتے ہیں اور مراد انس کی یہ ہے کہ جب بستی سے تین میل دور ہو جاتے تب قصر کرتے۔ مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہیں اس لیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک میل بھی نہ گیا ہو۔ پس اس کو قصر روا ہو گیا ہے۔

۱۵۸۴- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۵۸۴- جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انھوں نے دو رکعت پڑھیں۔ میں نے انہیں ٹوکا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں اور میں نے ان کو ٹوکا تو انھوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۸۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ حِمْصَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا.

۱۵۸۵- شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کیا اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا کہ وہ ایک زمین میں گئے جسے دومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا)۔

۱۵۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا.

۱۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو نکلے اور آپ دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے۔ میں نے کہا کہ مکہ میں کب تک رہے؟ کہا دس روز۔

۱۵۸۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

۱۵۸۷- انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۱۵۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۸۸- یحیی بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ سے حج کے لیے نکلے۔ آگے وہی حدیث ہے۔

۱۵۸۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

۱۵۸۹- انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح اور حج کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۴۸۶) ☆ اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ مکہ میں داخل ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منیٰ روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہنچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ کر آئے اور گیارہویں بارہویں وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے۔ غرض کہ مکہ اور اس کے گرداگرد سب ملا کر دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا ہے۔ اس لیے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نہ ہو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور امام شافعیؒ اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز قصر کرنے کا بیان

١٥٩٠- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

۱۵۹۰- سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ وغیرہ میں مسافر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں ہیں پھر پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

١٥٩١- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ

۱۵۹۱- زہری سے یہی حدیث روایت ہے۔ انہوں نے "بمنیٰ" کا لفظ بولا ہے مگر "وغیرہ" نہیں بولا۔

١٥٩٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۱۵۹۲- نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر نے آپؐ کے بعد اور عمرؓ نے ابو بکرؓ کے بعد اور عثمانؓ نے اپنی ابتدائی خلافت میں۔ پھر عثمانؓ چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

١٥٩٣- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۳- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

١٥٩٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ.

۱۵۹۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز مسافر کی پڑھی اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ چھ برس تک۔ حفص نے کہا کہ ابن عمر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آ جاتے۔ تو میں نے کہا کہ اے میرے چچا کاش کہ آپ بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے (یعنی سنت کی)۔ انھوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض پورے کرتا۔

١٥٩٥- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمِنًى وَلَكِنْ قَالَا صَلَّى فِي السَّفَرِ.

۱۵۹۵- اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے مگر اس میں منیٰ کا تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

۱۵۹۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

۱۵۹۶- عبدالرحمٰن نے کہا ہمارے ساتھ عثمانؓ نے منیٰ میں نماز چار رکعت پڑھی اور اس کا ذکر کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کیا تو انھوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر کہا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابو بکرؓ کے ساتھ دو رکعت۔ منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطابؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا۔

۱۵۹۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۹۷- اعمش سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

۱۵۹۸- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ.

۱۵۹۸- حارثہ بن وہب نے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان سے تھے اور زیادہ (یعنی کچھ خوف نہ تھا)۔

۱۵۹۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.
قَالَ مُسْلِم حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِأُمِّهِ

۱۵۹۹- حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ لوگ بہت تھے۔ پھر آپ نے حجۃ الوداع میں دو ہی رکعتیں پڑھیں۔
مسلم نے کہا حارثہ بن وہب خزاعی عبیداللہ بن عمرؓ بن خطاب کے بھائی ہیں اور عبیداللہ اور حارثہ دونوں کی ماں ایک ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ

باب: بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۶۰۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ

۱۶۰۰- نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے نماز کی اذان دی ایک رات میں

(۱۵۹۶) ☆ نوویؒ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ مخالفت حضرت عثمانؓ کی رسول اللہؐ سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک پوری پڑھنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرتؐ کی اور ابو بکر و عمرؓ کی ان کو پسند نہیں آئی۔
مترجم: اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے۔ ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے حالانکہ بکثرت صحابہؓ سے ایسے امور مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے اس لیے کہ افعال کا مسنون ہونا یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یہاں سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ ﷺ کی مراد ہے کہ جس طرح خلفاء اس کے پابند رہے ہیں اور رہیں گے اسی طرح تم بھی پابند رہو۔ نہ یہ کہ ان کا فعل ہم پر سنت ہو جائے۔ ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفائے راشدین سے ہوئے ہیں کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔

(۱۶۰۰) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک جماعت جائز نہیں۔

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

کہ سردی اور آندھی کی رات تھی۔ تو کہا کہ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب رات سردی کی اور بارش کی ہو تو اذان کے بعد کہہ دیا کرو پکار کر گھروں میں نماز پڑھو۔

۱۶۰۱– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۱۶۰۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی نماز کی ایسی رات میں کہ اس میں سردی اور ٹھنڈی ہوا تھی اور بارش تھی پھر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ موذن کو حکم دیتے تھے کہ جب سردی کی اور مینہ کی رات ہو سفر میں کہ لوگوں کو پکار دیوے کہ اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۶۰۲– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

۱۶۰۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ضجنان میں نماز کے لیے اذان دی پھر یہ لفظ بولے "الا صلوا فی رحالکم"۔ اس میں دوسرا جملہ نہیں دہرایا۔

۱۶۰۳– عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ ((**لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ**)).

۱۶۰۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ اپنے بستر پر نماز پڑھ لے۔

۱۶۰۴–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَاكَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ.

۱۶۰۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن سے کہا جس دن مینہ تھا کہ جب تم شہادتیں کہہ چکو حی علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ کہو اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ تو لوگوں کو یہ بات نئی معلوم ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہوا یہ تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہؐ نے)۔ جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہیں تکلیف دوں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

۱۶۰۵– عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ

۱۶۰۵- عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بارش اور کیچڑ

فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ.

والے دن خطبہ دیا لیکن اس میں جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے بھی یہی کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

١٦٠٦– عَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۱۶۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس میں "یعنی النبیؐ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٦٠٧– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ.

۱۶۰۷- عبداللہ بن حارث نے کہا جمعہ کے دن جس دن کہ مینہ تھا ابن عباسؓ کے موذن نے اذان دی۔ پھر ابن علیہ کے مانند حدیث ذکر کی اور ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے پسند نہ آیا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

١٦٠٨– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

۱۶۰۸- عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے اور معمر کی روایت میں ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کیا ہے یہ انھوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی ﷺ نے۔

١٦٠٩–عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وُهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي

۱۶۰۹- عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہ ابن عباسؓ نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے

---

(۱) مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ حدیث عبید بن حمید نے ان سے احمد بن اسحٰق نے ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے ان سے عبداللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا کہ حکم کیا ابن عباسؓ نے اپنے موذن کو جمعہ کے روز مینہ کے دن مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔

(۱۶۰۸) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمِ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

دن بارش والے روز یہ حکم دیا اور راویوں کی حدیث کی طرح۔

بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

باب: سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

١٦١٠- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ.

۱۶۱۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے وہ جدھر منہ کرے۔

١٦١١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

۱۶۱۱- عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر وہ منہ کرے۔

١٦١٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ.

۱۶۱۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نماز پڑھتے تھے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تھے جدھر اس کا منہ ہوتا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جدھر منہ کرو ادھر ہی منہ ہے اللہ کا۔

(۱۶۱۰) ☆ اس روایت اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ٹٹو گدھا سفر میں سب پر روا ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے۔ جمہور کا اور شافعیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعیؒ کا ایک قول غریب یہ بھی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہ انس بن مالکؓ سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہؒ سے مروی ہے۔ غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جب تک کہ سواری سے نہ اترے اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے۔ یہ ایک اجماعی بات ہے مگر شدت خوف کے وقت اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے اور قیام اور رکوع اور سجود ایسی سواری پر ہو کہ جس پر یہ کہ ٹانہ ہو سکے تو فریضہ بھی روا ہے۔ مثلاً ایسی سواری ہو کہ اس پر ہودج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اس پر روا نہیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ روا ہے جیسے کشتی میں نماز روا ہے باتفاق کہ اس پر ایکا کیا ہے تمام فقہاء نے اور نوویؒ نے کہا کہ اگر ایسے سواروں کے ساتھ ہے کہ اترے تو ان کے ساتھ سے چھوٹ جائے اور اس کو ضرر پہنچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان یعنی جس طرح ممکن ہو اور اعادہ اس کا لازم ہے۔ اس لیے کہ یہ عذر نادر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ریل بھی ظاہر میں کشتی کے مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے اور اتر کر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں۔ پس اگر اسی پر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بھی اگر ممکن ہو تو نماز کی ابتداء کے وقت ادھر منہ کر لیں اور اب چونکہ یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا اعادہ بھی ضروری نہیں۔ اس لیے کہ ہمارے دین میں حرج نہیں اور جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں تیمم سے ادا کریں اور ہرگز قضاء نہ کریں۔

(۱۶۱۲) ☆ یعنی اس آیت سے بھی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض جاہلان جہمیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہے۔ اس لیے کہ پوری آیت یوں ہے **وللہ المشرق والمغرب فاینما**

١٦١٣– عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ فِي هٰذَا نَزَلَتْ.

١٦١٣- عبدالملک سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ کی حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی "فاینما.....الخ" اور کہا یہ اس موقع پر نازل ہوئی۔

١٦١٤– عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

١٦١٤- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا۔

١٦١٥– عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

١٦١٥- سعید بن یسار نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے کا خیال ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ تب ابن عمرؓ نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے؟ میں نے کہا کہ صبح کے خیال سے اتر کر وتر پڑھے۔ مجھ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی چال کیا اچھی نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی۔ تب انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

١٦١٦– عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

١٦١٦- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔ عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

١٦١٧– عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

١٦١٧- عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

١٦١٨–عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

١٦١٨- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جدھر وہ منہ کرتے اور اسی پر وتر پڑھتے مگر فرض اس پر نہ پڑھتے تھے۔

ﷺ تولوا فثم وجه الله یعنی مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جدھر تم منہ کرو ادھر اس کا منہ ہے۔ پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو جہتیں جو مذکور ہوئیں وہ آسمان ہی پر ہیں نہ زمین پر۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان یا آسمان کو زمین جاننا۔

(١٦١٥) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے۔

۱۶۱۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

۱۶۱۹- عبداللہ کو ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو رات کو اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جدھر اس کا منہ ہو۔

۱۶۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذٰلِكَ الْجَانِبَ وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

۱۶۲۰- سیرین کے بیٹے انس نے کہا کہ ہم انس مالک کے بیٹے سے ملے جب وہ شام سے آئے تو ہم نے عین التمر میں ملاقات کی (عین التمر ایک مقام کا نام ہے) اور ان کو دیکھا کہ اپنے گدھے پر نماز پڑھتے تھے اور منہ اس کا اس طرف تھا اور ہمام نے قبلہ کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں اگر رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

۱۶۲۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۱- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھتے۔

۱۶۲۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۱۶۲۲- نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

(۱۶۲۱) ☆ نوویؒ نے کہا کہ امام شافعیؒ اور اکثر کا قول ہے کہ سفر میں ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت جمع کرے چاہے عصر کے وقت میں اور اسی طرح مغرب اور عشاء کا جمع کرنا روا ہے۔ اور چھوٹے سفر میں شافعی کے دو قول ہیں اور جو ابھی اپنی فرودگاہ میں ہے اس کو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کر کے چلے اور جو راہ میں ہو اور ایک وقت آجائے تو دوسرے وقت تک چلا جائے اور دوسرے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش میں جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء میں اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشاء میں جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہیں جمع درست نہیں اور ان کا مذہب خلاف احادیث صحیح ہے اور صحیحین اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں ان پر حجت ہیں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہیں۔

١٦٢٣– عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۱۶۲۳- سالم نے اپنے باپؓ سے روایت کی انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے۔

١٦٢٤– عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

۱۶۲۴- سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں دیر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے۔

١٦٢٥– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

۱۶۲۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اتر کر دونوں کو ملا کر پڑھتے۔ اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

١٦٢٦– عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

۱۶۲۶- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر میں نمازوں کے اکٹھا کرنے کا ارادہ کرتے تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا وقت آجاتا پھر دونوں ملا لیتے۔

١٦٢٧– عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

۱۶۲۷- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے جب شفق ڈوب جاتی تو اس کو عشاء کے ساتھ جمع کرتے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب: کسی وجہ کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنے کا بیان

١٦٢٨– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

۱۶۲۸-ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی

(۱۶۲۴) ☆ یہ جمع تاخیر ہوئی۔

(۱۶۲۷) ☆ شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے ڈوب جانے کے بعد عشاء کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۶۲۸) ☆ اس کا مفصل بیان باب کے آخر میں آئے گا انشاء اللہ۔

جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ

بغیر خوف اور بغیر سفر کے۔

۱۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ.

۱۶۲۹- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ملا کر پڑھی۔ ابوالزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہی پوچھا تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا انھوں نے کہا کہ حضرتؐ نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۰- جبیر کے فرزند سعید نے کہا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے۔ غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء۔ سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۱- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

۱۶۳۱- معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشاء ملاتے۔

۱۶۳۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

۱۶۳۲- معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔ میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثلہ کا) آپ نے ایسا کیوں کیا؟ معاذ نے کہا کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپکی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثِ

۱۶۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ انھوں نے کہا تا کہ آپ کی امت کو حرج نہ ہو۔ اور ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس

أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کس ارادہ سے آپ نے یہ کیا؟ انھوں نے کہا چاہا کہ آپ کی امت پر تکلیف نہ ہو۔

۱۶۳۴ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَاكَ.

۱۶۳۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر)۔ میں نے کہا اے ابوالشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھی اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۱۶۳۵ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۱۶۳۵- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر۔

۱۶۳۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَبَدَتْ النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ.

۱۶۳۶- شقیق کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ ہم میں ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وعظ کہا عصر کے بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز۔ پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ دم نہ لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے تیری ماں مرے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جمع کیا ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش رہی تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول سچا ہے۔

۱۶۳۷ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

۱۶۳۷- عبداللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نماز پڑھو۔ آپ چپ رہے۔ اس نے پھر کہا نماز آپ پھر چپ ہو رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ ہو گئے۔ پھر اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیری ماں مرے تو ہم کو نماز سکھاتا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. کے زمانہ میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

جمع صلوٰتین کی تحقیق

(۱۶۳۷) ☆ (۱) نوویؒ نے کہا یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علماء کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں۔ اور ترمذی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہا ہے کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر ابن عباسؓ کی حدیث مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی بار شراب پیوے۔ اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کی رو سے وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ رہی ابن عباسؓ کی ہی حدیث اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا۔

مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباسؓ سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو نمازیں جمع کیا کرتے تھے تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمول بہا ہو اس کو سارا زمانہ مل کر کیونکر چھڑا سکتا ہے۔

پہلی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور مینہ کے ذکر آچکا ہے۔

دوسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پھر جب بدلی کھل گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بھی پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا ہے۔

(۱۶۳۷) ☆ (۲) اس کے بطلان کی ایک وجہ یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے جب وعظ کے دن دیر کی تب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کے متقاضی تھے ان کو وقت کیوں کر معلوم ہوتا۔ دوسرے اس میں صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے۔

تیسری تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہ دونوں نمازیں ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں۔

(۱۶۳۷) ☆ (۳) جیسے ہمارے حنفی بھائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں اور یہ تاویل بھی ضعیف بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ ظاہر کے مخالف ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ صاف فعل ابن عباسؓ کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا ان کا اس حدیث سے اپنے فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابوہریرہؓ کا ان کو اور انکار نہ کرنا اس پر ابوہریرہؓ کا اس تاویل کے چیتھڑے اڑاتا ہے۔

چوتھی تاویل: کسی نے یہ تاویل کی کہ آپ کا یہ فعل مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تھا جو عذر اور ضرورت مرض کے مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اس کو خطابیؒ نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور ابن عباسؓ کے تاخیر کرنے کی رو سے اور ابوہریرہؓ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مرض میں یا بعض ضرورتوں میں جو مثل مرض کے ہوں۔

(۱۶۳۷) ☆ (۴) یعنی جس میں آدمی مجبور ہو جائے۔

پانچویں تاویل: مینہ سے زیادہ مشقت ہوتی ہے اور اماموں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب کہ اس کی عادت نہ کرے اور یہی قول ہے ابن سیرینؒ اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اس کو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے

بَابُ جَوَازِ الِانْصِرَافِ مِنْ الصَّلَاةِ عَنْ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

باب: نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان

١٦٣٨– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

۱۶۳۸- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ نہ سمجھے کہ نماز کے بعد داہنی ہی طرف پھرنا مجھ پر واجب ہے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

١٦٣٩– عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۳۹- اعمش سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

١٦٤٠– عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۶۴۰- سدی نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کدھر کو پھرا کروں داہنی طرف یا بائیں طرف؟ انھوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے۔

١٦٤١–عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

۱۶۴۱- سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ داہنی طرف پھرا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ

باب: امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے

١٦٤٢–عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

۱۶۴۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف منہ

ﷺ سے جو اصحاب شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحاق مروزی سے انھوں نے نقل کیا ہے اصحاب حدیث کی ایک جماعت سے اور ابن منذر نے اس کو پسند کیا اور مؤید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ آنحضرتؐ نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو۔ غرض ابن عباسؓ نے کسی مرض وغیرہ کو اس کی حلت نہیں ٹھہرایا۔

(۱۶۳۷) ☆ (۵) یعنی معلوم ہوا کہ محض امت کی آسانی کے واسطے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبیؐ نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرتؐ کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے۔ پس متبع سنت کو دونوں باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱۶۳۸) ☆ جب اتنا سا تعین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے، دسویں یا چھٹی چلہ یا بسم اللہ کا تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پورے شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا۔

(۱۶۴۲) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا۔ ﷺ

قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)).

کر کے بیٹھیں۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھادے تو یا فرمائے جمع کرے تو اپنے بندوں کو۔

١٦٤٣- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

۱۶۴۳- مسعر سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن انہوں نے "يقبل علينا بوجهه" کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ فِي إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ السُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ كَسُنَّةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَ غَيْرِهِمَا وَ سَوَآءٌ عَلِمَ أَنَّهُ يُدْرِكُ الرَّكْعَةَ مَعَ الْإِمَامِ أَمْ لَا

باب: فرض شروع ہونے کے بعد نفل کا مکروہ ہونا اس حکم میں سنت موکدہ مثلاً صبح اور ظہر کی سنتیں اور سنت غیر موکدہ برابر ہیں نیز نمازی کو امام کے ساتھ رکعت ملنے کا علم ہونا اور نہ ہونا برابر ہیں

١٦٤٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)).

۱۶۴۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے سوا فرض کے۔

١٦٤٥- عَنْ وَرْقَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۶۴۵- ورقا سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٦٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)).

۱۶۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

١٦٤٧-عَنْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۴۷-زکریا بن اسحاق نے اسی سند سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

١٦٤٨- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۶۴۸- عطا بن یسار نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔ حماد نے کہا کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انھوں نے یہی روایت بیان کی مگر حضرت تک نہیں پہنچائی۔

١٦٤٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۶۴۹- مالک کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو چکی تھی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اس کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے

ف: اکثر روایتوں سے واہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل ہوتا ہے مگر اس کو واجب جاننا ہی شیطان کا حصہ ہے۔

ﷺ قَالَ قَالَ لِي ((يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا)) قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھنے لگے گا صبح کی۔ قعنبی نے کہا کہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطَأٌ.

مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ چوک ہے۔

۱۶۵۰- عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ ((أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا)).

۱۶۵۰- ابن بحینہؓ نے کہا کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھتے ہو۔

۱۶۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا)).

۱۶۵۱- سرجس کے بیٹے عبداللہؓ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے فلاں! تم نے فرض نماز کس کو گنا؟ آیا وہ جو اکیلی پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں جانے کی دعا کا بیان

۱۶۵۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)).

۱۶۵۲- ابی حمید یا ابی اسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے یا اللہ کھول دے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں۔

قَالَ مُسْلِم سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ

مسلم نے کہا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے کہ لکھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انھوں نے کہ

(۱۶۵۱) ☆ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نوویؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اس کو یقین بھی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز مل جائے گی اور اس روایت سے اس کا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا روا ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور مل جائے گی۔

مترجم کہتا ہے جیسے بعض حنفیوں کا قول ہے جن کو مذاق حدیث نہیں۔

كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ.

مجھے خبر پہنچی ہے کہ یحیٰی حمانی کہتے تھے اور روایت ہے ابو اسید سے۔ کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن عمر بکراوی نے ان سے بشر نے ان سے عمارہ نے ان سے ربیعہ نے ان سے عبد الملک نے ان سے ابی حمید یا ابی اسید نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الرَّكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلوٰتِهَا وَ أَنَّهَا مَشْرُوْعَةٌ فِيْ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ

باب: تحیۃ المسجد کا بیان اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنے کے مکروہ ہونے اور ان دو رکعتوں کے تمام اوقات میں مشروع ہونے کا بیان

١٦٥٣ - عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۶۵۳- ابی اسید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا ہے۔

١٦٥٤ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

۱۶۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

١٦٥٥ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ**)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ ((**فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ**)).

۱۶۵۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے روکا تم کو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

١٦٥٦ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي ((**صَلِّ رَكْعَتَيْنِ**)).

۱۶۵۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے ادا کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو۔

١٦٥٧ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

۱۶۵۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں

(۱۶۵۷) ☆ ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے ہیں۔ یہ محض نادانی ہے۔

أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ ((فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)).

آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔

بَاب اسْتِحْبَابِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

باب : مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

١٦٥٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ ((الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ.

١٦٥٨- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا۔ پھر آئے مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا تم ابھی آئے؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھرا۔

١٦٥٩- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

١٦٥٩- مالک کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب سفر سے آتے پھر دن چڑھے داخل ہوتے (شہر میں) اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحَى

باب: نماز چاشت کا بیان

١٦٦٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ.

١٦٦٠- عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے۔

١٦٦١-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ

١٦٦١- عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ آپ سفر سے تشریف لاتے۔

١٦٦٢- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ

١٦٦٢- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ﷺ کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں

خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔

۱٦٦٣- عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

۱۶۶۳- معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کی کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے۔

۱٦٦٤- عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۴- اس سند سے اس طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس میں "ماشاءاللہ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱٦٦٥- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱۶۶۵- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھتے اور جتنا اللہ چاہتا زیادہ پڑھتے۔

۱٦٦٦- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۶۶- قتادہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱٦٦٧- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ.

۱۶۶۷- عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبیؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو مگر ام ہانیؓ نے کہ انھوں نے کہا کہ نبیؐ میرے گھر آئے جس دن کہ مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اتنی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرأت بہت کم پڑھتے تھے)۔ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا۔

۱٦٦٨- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ

۱۶۶۸- عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا کہ میں آرزو رکھتا اور پوچھتا پھرتا کہ کوئی مجھے بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ھانی کے جو بیٹی ہیں ابو طالب کی کہ انھوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا دن چڑھے آئے اور ایک کپڑا پردہ کے لیے ڈال دیا گیا تو آپ نہائے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نہ جانتی تھی کہ آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس سے پہلے اور پیچھے آپ کو چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔ مرادی نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ

عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَنِي.

مجھے خبر دی۔

١٦٦٩ - عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ ((**مَنْ هَذِهِ**)) قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ ((**مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ**)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ**)) قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى.

١٦٦٩- ابو طالب کی بیٹی ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئے تھیں۔ پھر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون؟ میں نے عرض کیا کہ ابو طالب کی بیٹی ام ہانی۔ آپ نے فرمایا خوب ام ہانی ہیں۔ پھر نہا چکے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت پڑھیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے۔ پھر جب پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جس کو میں نے امان دی ہے ہبیرہ کا بیٹا فلاں۔ آپ نے فرمایا جس کو ام ہانی نے امان دی اس کو ہم نے امان دی اے ام ہانی! ام ہانیؓ نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

١٦٧٠ - عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

١٦٧٠- ام ہانیؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں جس سال مکہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک کپڑا اوڑھ کر کہ اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا۔

١٦٧١ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((**يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ**

١٦٧١- ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک

(١٦٧٠) ☆ نوویؒ نے کہا کہ ان سب روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور کم سے کم اسکی دو رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات اور چونکہ حضرتؐ نے کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی اس لیے جنھوں نے نہیں دیکھا انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کا بھی فرمان ایسا ہی ہے اور ابن عمرؓ سے جو مروی ہوا ہے کہ انھوں نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہے کہ مسجد میں دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا کہ لوگ کرنے لگے تھے۔ اس لیے اصل نفل کا پڑھنا گھر میں ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اس پر بدعت ہے۔ اس لئے کہ حضرتؐ نے اس پر مداومت نہیں کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ فرض ہو جانے کا خوف تھا اور اب یہ خوف نہیں اور مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے۔ ابو درداء اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو اسی باب میں آگے آتی ہیں اور ابن عمرؓ کو شاید آپ کا فعل نہیں پہنچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہیں ہوئی اور جمہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے توقف بھی مذکور ہے۔

تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى)).

صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں چاشت کی دو رکعتیں جس کو وہ پڑھ لیتا ہے۔

١٦٧٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

١٦٧٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دوست (محمد ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین روزوں کی اور چاشت کی دو رکعت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی۔

١٦٧٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

١٦٧٣- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٦٧٤– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

١٦٧٤- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ آگے اسی طرح حدیث ہے۔

١٦٧٥– عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ.

١٦٧٥- ابی مرہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھ کو میرے پیارے نبیؐ نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ میں جب تک جیوں گا ان کو نہ چھوڑوں گا ہر مہینہ میں تین روزے اور چاشت کی نماز اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

باب: فجر کی سنت کی فضیلت و رغبت کا بیان

١٦٧٦– عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

١٦٧٦- عمر بن خطابؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے قبل۔

١٦٧٧–عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

١٦٧٧-نافع سے بھی مالک کی حدیث کی طرح ویسی ہی روایت ہے۔

(١٦٧٢) ☆ جس کو تہجد کے وقت اٹھنے کا یقین نہ ہو اس کو اول وقت ہی وتر پڑھنا اولیٰ ہے۔

۱۶۷۸—عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۶۷۸- مسلمانوں کی ماں حفصہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر ہلکی ہلکی دو رکعتیں۔

۱۶۷۹— و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۶۷۹- شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۶۸۰—عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۶۸۰- سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انھوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبیؐ جب صبح روشن ہو جاتی تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

۱۶۸۱— عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا.

۱۶۸۱- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتیں سنت پڑھا کرتے تھے جب اذان سن چکتے اور ان کو ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۲— عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

۱۶۸۲- ہشام سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے ابو اسامہ کی حدیث میں طلوع فجر کا بھی تذکرہ ہے۔

۱۶۸۳—عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۱۶۸۳- مسلمانوں کی ماں محبوبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ دو رکعتیں پڑھتے تھے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان۔

۱۶۸۴— عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

۱۶۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو رکعتیں اس قدر ہلکی پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

۱۶۸۵—عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر ہوتی دو رکعتیں پڑھتے کہ میں کہتی کہ آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی کہ نہیں یعنی ایسی ہلکی پڑھتے۔

۱۶۸۶— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

۱۶۸۶- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اللہ ان سے راضی ہو) نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح سے پہلے دو رکعتوں کا۔

۱۶۸۷—عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ

۱۶۸۷- حضرت عائشہ نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکھا دو رکعتوں

أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

کے لیے فجر کے پہلے کی۔

١٦٨٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا**)).

۱۶۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں۔

١٦٨٩- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ((**لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا**)).

۱۶۸۹- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا کہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔

١٦٩٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

۱۶۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں **قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد** پڑھی۔

١٦٩١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

۱۶۹۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں **قولوا آمنا بالله** سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورۂ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں **آمنا بالله** سے آخر تک اور سرا اس آیت کا یہ ہے **قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم.** الایۃ۔

١٦٩٢- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.

۱۶۹۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قولوا امنا بالله و ما انزل الینا" اور سورۃ آل عمران کی "تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم" پڑھتے۔

١٦٩٣- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ.

۱۶۹۳- مذکورہ بالا حدیث عثمان بن حکیم سے بھی مروی ہے مروان فزاری کی حدیث کی مانند۔

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ

باب : سنتوں کی فضیلت اوران کی گنتی کا بیان

١٦٩٤- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۶۹۴- عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا روایت کی مجھ سے

عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ.

عنبسہ نے اس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی ہوتی ہے عنبسہ نے کہا میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔ عمرو بن اوس نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عنبسہ سے میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ نعمان بن سالم نے کہا جب سے میں نے یہ سنا عمرو بن اوس سے میں نے ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

١٦٩٥- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).

۱۶۹۵- نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھیں سنت کی اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

١٦٩٦- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۶۹۶- مسلمانوں کی ماں رسول اللہ ﷺ کی بی بی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت خوشی سے پڑھے سوا فرض کے مگر اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بناتا ہے یا فرمایا اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنایا جاتا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس دن سے ہمیشہ پڑھتی ہوں اور عنبسہ نے کہا میں بھی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور عمرو اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا۔

١٦٩٧-عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۱۶۹۷- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر دن میں نماز پڑھی اور پھر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا۔

۱۶۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ

۱۶۹۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے پڑھیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں مگر مغرب اور عشاء اور جمعہ کی دو رکعتیں نبی کیساتھ گھر میں پڑھیں۔

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَبَعْضِهَا قَاعِدًا

باب: نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے جائز ہونا

۱۶۹۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۶۹۹- عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کے ساتھ مغرب پڑھتے۔ پھر گھر میں آکر دو رکعت پڑھتے اور عشاء لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں آتے اور دو رکعت پڑھتے اور رات کو نو رکعت پڑھتے کہ اسی میں وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو سجدہ اور رکوع بھی بیٹھ کر کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۷۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

۱۷۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر

(۱۶۹۸) ☆ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے اور امام مالکؒ اور ثوریؒ نے کہا ہے کہ دن کے نفل مسجد میں اور رات کے گھر میں افضل ہیں۔ مگر سلف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ سب نفل گھر میں افضل ہیں اور ان روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ سنت صبح کی اور جمعہ کی گھر میں پڑھتے تھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا گھر میں نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے۔ پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر میں پڑھے اور ہمیشہ مساجد میں پڑھنا بدعت سے خالی نہیں علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتوں میں مشغول رہنا کراہت سے خالی نہیں مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔

لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

١٧٠١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۱۷۰۱- عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں فارس میں بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

١٧٠٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

۱۷۰۲- عبداللہ بن شقیق عقیلی نے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی۔ پھر جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کھڑے ہوئے کرتے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے۔

١٧٠٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

۱۷۰۳- عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں کہ ہم نے عائشہؓ سے نبی اکرمؐ کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ بہت کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

١٧٠٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ.

۱۷۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نماز میں بیٹھ کر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتیں سورۃ میں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

(۱۷۰۴) ☆ اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے اور کچھ کھڑے ہو کر۔

۱۷۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۷۰۵- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے۔ پھر جب رہ جاتیں تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۷۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

۱۷۰۶- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا تو کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اس میں چالیس آیتیں پڑھے (یعنی پھر رکوع کرتے)۔

۱۷۰۷- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ.

۱۷۰۷- علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پھر جب ارادہ ہو تا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

۱۷۰۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ.

۱۷۰۸- عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا یعنی ان کے فکروں سے۔

۱۷۰۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ

۱۷۰۹- عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا تو

بیان حکم مخالفتِ قیاس با حدیث

(۱۷۰۵) ☆ دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور عام علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اس کو منع کیا ہے مگر ان کا منع کرنا غلط ہے۔ اور قاضی عیاض نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہؒ سے اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہیں اور اشہب منع کرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے بیٹھ کر اٹھنا اور اٹھ کر بیٹھنا دونوں احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے۔ پھر منع کرنا کسی ایک کا سراسر خلاف ہے اور قابل التفات نہیں اس لیے کہ شرع وہی ہے جو نبیؐ سے ثابت ہو، نہ رائے اور قیاس کسی کا علی الخصوص جب مخالف نبیؐ ہو اگرچہ سارا جہان اس کا قائل کیوں نہ ہو۔

لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

انہوں نے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

۱۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۷۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک کہ اکثر آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھنے لگے۔

۱۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا.

۱۷۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فربہ ہوگئے اور بھاری ہوگئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

۱۷۱۲-عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

۱۷۱۲- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

۱۷۱۳-و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ اثْنَيْنِ.

۱۷۱۳- مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے۔ ان دونوں سے ابن وہب نے۔ ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحاق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبدالرزاق نے۔ ان سے معمر نے۔ ان سب سے۔ زہری نے اسی سند سے مثل اس کے مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات میں ایک یا دو سال رہ گئے۔

۱۷۱٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا.

۱۷۱۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی۔

۱۷۱٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ**)) قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ

۱۷۱۵- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑھ

(۱۷۱۵) ☆ یعنی آپ کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے میں بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسے کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے میں اور یہ آپ کے خصائص ﷺ

يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ ((**صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ**)) وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ ((**أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ**)).

رہے ہیں اور میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبداللہ! میں نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول اللہؐ کے بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ وَأَنَّ الرَّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ

باب: نماز شب اور وتر کے ایک ہونے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک رکعت صحیح نماز ہے

۱۷۱۶- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ

۱۷۱۶- اس سند سے یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۷۱۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور اس میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی۔ پھر جب پڑھ چکتے تو داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے۔

۱۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

۱۷۱۸- ام المومنین زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ پھر جب موذن فجر کی اذان دے چکتا اور ظاہر ہو جاتی آپ پر صبح اور موذن آتا تو کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن تکبیر کہنے کو آتا۔

۱۷۱۹- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ

۱۷۱۹- ابن شہاب سے مذکورہ بالا حدیث کچھ لفظی ردوبدل کے

ﷺ میں ہے یا کوئی عذر کے سبب سے اگر بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حَرْمَلَةُ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرٍو سَوَاءً.

ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

۱۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

۱۷۲۰- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ ان میں سے وتر ہوتیں کہ نہ بیٹھتے مگر ان کے آخر میں۔

۱۷۲۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۷۲۱- ہشام سے مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

۱۷۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع فجر کی دو سنتوں کے۔

۱۷۲۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا ((عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).

۱۷۲۳- ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے رمضان ہو یا غیر رمضان۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار رکعت پڑھتے کہ ان کا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے تھے یعنی وتر کی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔

(۱۷۲۰) ☆ وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے حالانکہ سب رکعتوں کے آخر میں ایک سلام پھیرنا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام۔

مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکرؓ نے ان سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے۔

(۱۷۲۳) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اس پر کہ قرأت کا لمبا کرنا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے۔ اور یہ خصائص انبیاء سے ہے کہ سونے سے وضو نہ جائے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہے کہ آپ وادی میں سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے۔

١٧٢٤- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

١٧٢٤- ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے' آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھ کر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے۔ دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں۔

١٧٢٥- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

١٧٢٥- ابو سلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا؟ باقی حدیث اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ آپ کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھتے۔ وتر انہی میں شامل ہوتا۔

١٧٢٦- عَنْ أَبِي لَبِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

١٧٢٦- عبداللہ بن لبید نے ابو سلمہ سے سنا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اے میری ماں مجھے خبر دیجئے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے؟ پس انھوں نے فرمایا کہ آپ کی نماز رمضان وغیرہ میں رات کے وقت تیرہ رکعت تھی ان ہی میں دو رکعتیں صبح کی سنتیں بھی تھیں۔

١٧٢٧- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ

١٧٢٧- قاسم بن محمد نے کہا کہ میں نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت

(١٧٢٤) ☆ اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی عیاض نے ان دونوں سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اس کو نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بیٹھ کر تاکہ معلوم ہو جائے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہے۔ مگر اس پر آپ نے ہمیشگی نہیں کی۔ کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا۔ اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام خیال نہ کرے اس لیے کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ قبل ان یطوف یعنی میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہؐ کے احرام کھولنے کے وقت قبل طواف افاضہ کے۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی صحبت کے بعد حضرتؐ نے ایک ہی بار حج کیا یعنی حجۃ الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر ہوتی۔ پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعات کبھی پڑھی ہمیشہ نہیں۔

رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

۱۷۲۸- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللَّهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

۱۷۲۸- ابی اسحاق نے کہا کہ پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ سے انھوں نے سنی ہوں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مقدمہ میں تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں۔ پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بیبیوں سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے پھر جب پہلی اذان ہوتی یعنی صبح کے وقت کی اذان تو جھٹ اچھل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ اٹھتے پھر آپ اپنے اوپر پانی بہاتے۔ اور اللہ کی قسم انھوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے یعنی جو لفظ انھوں نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے۔ یہ اس لیے کہا کہ شرم کی بات ہے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے یعنی صبح کی سنت۔

۱۷۲۹- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرُ.

۱۷۲۹- ابی اسحٰق اسود سے راوی ہیں وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا۔

۱۷۳۰- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

۱۷۳۰- مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے عمل کو دوست رکھتے تھے۔ میں نے کہا آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ کہا جب مرغ کی آواز سنتے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔

۱۷۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا.

۱۷۳۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنی تہجد کے بعد سو جاتے۔

۱۷۳۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۷۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

(۱۷۲۹) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔

(۱۷۳۰) ☆ مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ.

کہ نبیؐ جب فجر کی سنت پڑھ چکتے تو میں اگر جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو جاتے۔

١٧٣٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

١٧٣٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ.

۱۷۳۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتیں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکتے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لواے عائشہؓ!

١٧٣٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ.

۱۷۳۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتیں پھر جب وتر رہ جاتے حضرتؐ ان کو جگا دیتے وہ وتر پڑھ لیتیں۔

١٧٣٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

۱۷۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا آپ کا وتر سحر کے وقت پر۔

١٧٣٧- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

۱۷۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اول شب میں اور بیچ میں اور آخر میں سب وقت ادا کئے ہیں یہاں تک کہ پچھلے حصہ آخر کے رات میں بھی۔

١٧٣٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ.

۱۷۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہر رات وتر کی نماز پڑھی یہاں تک کہ وتر کی نماز رات کے آخری حصہ میں پہنچ گئی۔

بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ

باب: تہجد کی نماز کو صبح کے وقت ادا کرنا جو کوئی سو رہا ہے یا بیمار ہو

١٧٣٩- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي

۱۷۳۹- قتادہ نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا

(۱۷۳۵) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھتا ہو کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا۔

سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((**أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ**)) فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

کہ اپنے باغ و زمین بیچ ڈالیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے مرنے کے وقت تک لڑیں۔ پھر جب مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انھوں نے ان کو منع کیا (یعنی بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چھ آدمیوں نے اس کا ارادہ کیا تھا نبیؐ کی زندگی میں تو آپ نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچھی نہیں؟ پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انھوں نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنی جسکو طلاق دے دی تھی) اور ان کو طلاق دے دی تھی اور ان کی رجعت پر لوگوں کو گواہ کر لیا۔ پھر وہ ابن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کا حال پوچھا انھوں نے کہا میں تم کو ایسا شخص بتادوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرتؐ کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے؟ انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا حضرت عائشہؓ۔ سو تم ان کے پاس جاؤ ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور ان کے جواب سے خبر دو۔ پھر میں ان کے پاس چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلیں۔ انھوں نے کہا کہ میں ان کے پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے ان کو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں (یعنی صحابہؓ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر انھوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ زرارہ نے کہا کہ میں نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہؓ کی طرف چلے اور انہیں اطلاع کی۔ انھوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انھوں نے فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہؓ نے ان کو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے)۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہشام کون سے؟ حکیم نے کہا عامر کے

قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا

بیٹے۔ تب ان پر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ اے مسلمانوں کی ماں مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے خبر دیجئے؟ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انھوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا حضرتؐ کا خلق وہی تھا جس کا قرآن میں حکم ہے۔ انھوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے رات کے اٹھنے سے پھر انھوں نے فرمایا کیا تم نے **یا ایھا المزمل** نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر پڑھنے کو اس سورت کے اول میں پھر نبیؐ اور آپؐ کے سب یار رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سورت کا آخر اتارا اور اس میں تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا)۔ پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا خوشی کا سوا بعد اس کے کہ فرض تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اے مسلمانوں کی ماں! خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کی؟ تب انھوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو جب چاہتا اٹھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو۔ پھر نو رکعت پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اس میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ تعالیٰ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے یعنی تشہد پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پھیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر دو رکعت پڑھتے

غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا . (۱)

اس کے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے۔ غرض یہ گیارہ رکعات ہوئیں اے میرے بیٹے! پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گوشت آ گیا سات رکعات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں۔ غرض یہ سب نو رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپؐ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعات ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ کبھی نبیؐ نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو (اس سے ایک شب قرآن ختم کرنے کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے۔ پھر میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہؓ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب منہ در منہ سنتا۔ زرارہ نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دی اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا۔

اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی نے ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا۔ اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ انہوں نے کہا عامر کے بیٹے۔ انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے۔ اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔

---

(۱) ☆ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں:

اول: یہ کہ ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کا بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل اس کی طرف رجوع کرائے۔ اس میں دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے۔ ﷲ

۱۷۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۷۴۰- سعد بن ہشامؓ سے مروی ہے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اپنی زمین بیچنے مدینہ گئے۔ آگے ایسے ہی مروی ہے۔

۱۷۴۱- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۷۴۱- سعد بن ہشام فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق سوال کیا اور پوری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ عائشہؓ نے سوال کیا کہ ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر۔ کہنے لگیں عامر کتنا اچھا آدمی تھا۔ عامرؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۱۷۴۲- عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

۱۷۴۲- زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام ان کے ہمسایہ تھے پس انھوں نے خبر دی کہ طلاق دی انھوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون سے ہشام؟ انھوں نے کہا کہ عامر کے بیٹے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرتؐ کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا۔

۱۷۴۳-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۷۴۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی شب کی تہجد جب قضاء ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے۔

دوم: یہ کہ حضرت عائشہؓ نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت رسول اللہ کا قرآن تھا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور تکاثر ادراک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزے میں کر دیا اور آپکے خلق کی ایسی جامع تعریف کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے۔ سبحان اللہ کیوں نہ ہوں آخر محبوبہ محبوب خدا ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعن اتباعها و خدامها۔

سوم: جو فرمایا کہ تہجد فرض تھی پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ پر اس امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے میں تو اجماع ہے اور نبیؐ کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی۔

چہارم: یہ کہ جب تہجد قضاء ہوتی صبح کو ادا کرتے اس سے ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہے۔

پنجم: یہ کہ ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھے۔

١٧٤٤– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

۱۷۴۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے او رجب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان میں۔

١٧٤٥–عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)).

۱۷۴۵- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے یا کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو لکھتا ہے اس کو اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اس نے رات کو۔

بَابُ صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

باب: صلاۃ الاوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں

١٧٤٦– عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ)).

۱۷۴۶- قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنی ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا) تو انھوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی میں افضل ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز رجوع کرنے والے بندوں کی جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

١٧٤٧– عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتْ الْفِصَالُ)).

۱۷۴۷- زید بن ارقمؓ نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قباء والوں کی طرف اور دیکھا کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

بَابُ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے

١٧٤٨– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ

۱۷۴۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے

(۱۷۴۶) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دن چڑھے پڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى**)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی۔

١٧٤٩- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((**مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ**)).

١٧٤٩- سالم اپنے باپؓ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا رات کی نماز کے بارے میں تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت پڑھ۔ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر۔

١٧٥٠- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ**)).

١٧٥٠- عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول رات کی نماز کس طرح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اس کو طاق بنالو۔

١٧٥١- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ ((**مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا**)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

١٧٥١- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اور میں اس کے اور حضرتؐ کے بیچ میں تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز کیوں کر ہے؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور آخر نماز کے وتر ادا کر۔ پھر پوچھا ایک سال بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے یا کسی نے۔ پھر بھی آپ نے اسی کے مثل فرمایا۔

١٧٥٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

١٧٥٢- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس آدمی نے پھر سال کے بعد پوچھا۔

١٧٥٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ**)).

١٧٥٣- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو۔

١٧٥٤- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ

١٧٥٤- نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو سب سے آخر میں ادا کرے۔ اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ.

یہی حکم فرماتے تھے۔

۱۷۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا**)).

۱۷۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

۱۷۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

۱۷۵۶- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ صبح سے پہلے اپنی نماز کے آخر کو طاق بنالو۔اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے۔

۱۷۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ**)).

۱۷۵۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

۱۷۵۸- عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ**))

۱۷۵۸- ابو مجلز کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وتر سے مراد رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۷۵۹- عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ**)).

۱۷۵۹- ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں اور پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تو انھوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں۔

۱۷۶۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى**)).

۱۷۶۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنی رات کی نماز کو کیونکر طاق کروں؟ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت پڑھتا رہے پھر جب صبح کی علامت پائے تو ایک رکعت پڑھ لیوے وہ سب کو طاق کر دے گی۔

۱۷۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

۱۷۶۱- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتوں کے بارے میں جو صبح کی نماز سے پہلے ہیں؟

(۱۷۶۰) ☆ ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا کہ شافعیہ اور اکثر محدثین کا مذہب ہے اور یہ حدیثیں حنفیہ پر حجت ہیں اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔

أُوْطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ خَلَفٌ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةِ.

میں ان میں قرأت طویل کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے۔ ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا۔ عبداللہ نے کہا کہ تم موٹے آدمی ہو (یعنی موٹی عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھے) مجھے فرصت نہ دی کہ میں تم سے پوری حدیث بیان کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت صبح کی فرض نماز سے پہلے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر آپ کے کان میں ہوتی (یعنی تکبیر کے وقت پڑھتے اور ظاہر ہے اس وقت جو نماز ہو گی نہایت خفیف ہو گی) خلف نے اپنی روایت میں ارایت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٦٢– عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ.

۱۷۶۲- انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اور اوپر والی روایت کے مثل بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھتے آخر شب میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹھہرو ٹھہرو تم موٹے آدمی ہو۔

١٧٦٣– عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ**)) فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ ((**أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ**)).

۱۷۶۳- عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آ پہنچی تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ پھر ابن عمر سے پوچھا گیا کہ دو دو رکعت کے کیا معنی ہیں؟ انھوں نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر تا جائے۔

١٧٦٤– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا**)).

۱۷۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر صبح سے پہلے پڑھو۔

١٧٦٥– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ((**أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ**)).

۱۷۶۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ

باب: جو شخص اس بات سے ڈرے کہ رات کے آخر میں وتر نہ پڑھ سکے گا اس کو اول حصہ میں پڑھ لینا چاہیے

۱۷۶۶- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)) وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ.

۱۷۶۶- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھے گا تو اول شب میں عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور جب کہ آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ وتر آخر شب میں پڑھے۔ اس لیے کہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے اور ابو معاویہ نے محضورہ کہا (معنی دونوں کے ایک ہیں)۔

۱۷۶۷-عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ)).

۱۷۶۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ آخر رات میں نہ اٹھ سکے گا پس چاہیے کہ وتر پڑھ لیوے پھر سو جائے اور جس کو رات کو اٹھنے کا یقین ہو وہ آخر میں وتر پڑھے اس لیے کہ آخر رات کی قرأت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

بَابُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

باب: سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی ہے

۱۷۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ)).

۱۷۶۸- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازوں میں بہتر وہ نماز ہے جس میں دیر تک کھڑے رہنا ہو۔

۱۷۶۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

۱۷۶۹- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو۔

بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ

باب: رات کے اس لمحے کے بارے میں جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۷۷۰-عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)).

۱۷۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے۔ اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔

۱۷۷۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

۱۷۷۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ اسے دے دیتا ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ

باب: رات کے آخری حصے میں دعا اور ذکر کی ترغیب کا بیان

۱۷۷۲-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)).

۱۷۷۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں۔

۱۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ)).

۱۷۷۳-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اترتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں۔ کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔ غرض کہ صبح روشن ہونے تک ایسا ہی فرماتا رہتا ہے۔

۱۷۷٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ)).

۱۷۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ اسے دیوے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

۱۷۷٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ

۱۷۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان

اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ)) قَالَ مُسْلِم ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

دنیا کی طرف آدھی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں۔ پھر فرماتا ہے کہ کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

١٧٧٦- عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ)).

١٧٧٦- سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اور یہ زائد ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو اس کو قرض دے جو مفلس نہ ہوگا اور نہ ظلم کریگا۔

١٧٧٧- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)).

١٧٧٧- ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دعا کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

١٧٧٨- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

١٧٧٨- ابو اسحاق سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ منصور کی حدیث پوری اور زیادہ ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ

رمضان میں قیام یعنی تراویح کا بیان

١٧٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

١٧٧٩- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رمضان کی رات میں ایمان اور ثواب کی راہ سے نماز پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

(١٧٧٧) ☆ ان سب احادیث صحیحہ سے پروردگار کا ہر شب اترنا جو اللہ تعالیٰ شانہ کی ایک صفت فعلی ہے ثابت ہوا اور اس کے ظاہری معنی پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ دور از کار ہیں۔ اس لیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سو دوں جو دعا کرو قبول کروں۔ یہ خاص اللہ کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اس کی کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے اترنا چڑھنا، آنا، ہنسنا، تعجب کرنا، استوا، غصہ کرنا، رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں۔ یہی مذہب ہے کہ اس کے ظاہر معنی پر ایمان لانا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اس کو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور سؤل کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے۔

١٧٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ ((**مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ**)) رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.

١٧٨٠- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ یاروں کو تاکید سے حکم کریں اور فرماتے جو رمضان میں ایمان کے درس کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا (یعنی جس کا جی چاہارات کو نماز پڑھتا)۔

١٧٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**)).

١٧٨١- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نظر سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے بھی اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

١٧٨٢-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا أُرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ**)).

١٧٨٢- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شب قدر میں جاگتا عبادت کرتا رہے اور جان لے کہ یہ شب قدر ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاوے گا۔

١٧٨٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((**قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ**)) قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

١٧٨٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے۔ دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔

۱۷۸۴- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا)).

۱۷۸۴- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ جمع ہوئے اور حضرتؐ نکلے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے۔ پھر لوگ پکارنے لگے نماز، نماز اور آپؐ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا اور بعد حمد و صلوٰۃ کے کہا کہ معلوم ہو کہ تمہارا آج کی رات کا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر رات کی نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ۔

بَابُ النَّدْبِ الْأَكِيْدِ إِلٰى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ دَلِيْلِ مَنْ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ

باب: شب قدر میں نماز اور ستائیسویں کو شب قدر ہونے کا بیان

۱۷۸۵- عَنْ زِرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ وَقِيْلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

۱۷۸۵- زر سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو سال

(۱۷۸۴) ☆ ان سب حدیثوں سے رمضان میں رات کی نماز کی فضیلت ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ نے بھی تین روز تراویح جماعت سے پڑھی۔ جماعت بھی سنت ہوئی اور رکعات کی تعداد وہی مسنون ہیں جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں کہ رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو مباح ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہیں بلکہ عید، کسوف اور استسقاء میں جماعت اولیٰ ہے اور جماعت کے سوا مسجد میں بھی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اقتدا اس کی روا ہے جس کی امامت کی امام نے نیت کی ہو اور یہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور مفسدہ دونوں جمع ہوں تو اس کا تدارک اولیٰ ہے جیسے آپ نے تراویح فرض ہو جانے سے ترک کر دی اور پھر آپ نے اپنے ترک کرنے کی وجہ بھی بیان کر دی کہ یاروں کا دل خوش ہو جائے اور خطبہ میں تشہد اور امابعد کا لفظ کہا کہ یہ دونوں مسنون ہیں۔

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي وَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا.

بھر تک جاگے اس کو شب قدر ملے۔ ابیؓ نے کہا قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے۔ مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے اور کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے جاگنے کا حکم کیا۔ وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

١٧٨٦ - عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ. (١)

١٧٨٦ - ابیؓ نے کہا واللہ میں لیلۃ القدر کو جانتا ہوں کہ وہ اسی رات میں ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا حکم کیا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ کہا ابیؓ نے حکم کیا جس رات ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور کہا شعبہ نے کہ یہ بات مجھ سے میرے ایک رفیق نے عبدہ کی طرف سے بیان کی۔

١٧٨٧ - وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ.

١٧٨٧ - شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا اور شعبہ کے شک اور بعد والے لفظوں کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

باب: نماز اور دعائے شب

١٧٨٨ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ

١٧٨٨ - ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہؓ کے پاس رہا (اس لیے کہ حضرتؐ کی تہجد کی نماز دیکھیں) اور نبیؐ رات کو اٹھے اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر اپنا منہ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دو وضوؤں کے بیچ کا وضو کیا (یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا) اور زیادہ پانی نہیں

(١) ☆ مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے اوپر کی روایت کے مانند اور شعبہ کے شک کرنے کا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

(١٧٨٦) ☆ شب قدر کا مفصل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا**)) قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

گرایا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی کہ کہیں حضرتؐ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حال دیکھنے کے لیے ہوشیار تھا (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو حضرتؐ کے ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسے اب جاہلوں کو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ہے)۔ اور میں نے وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھما کے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا (اس سے معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا ہو)۔ غرض کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رات کو تیرہ رکعت پوری ہوئی پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت مبارک تھی جب سو جاتے تھے خراٹے لیتے تھے۔ پھر بلالؓ آئے اور آپ کو صبح کی نماز کے لیے آگاہ کیا اور آپ اٹھے اور صبح کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اور آپ کی دعا میں یہ لفظ تھے اللھم سے عظم لی نورا تک یعنی یااللہ کر دے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور پیچھے نور اور بڑھا دے میرے لیے نور۔ کریب (جو راوی حدیث ہیں) نے کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں ہیں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لیے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے ابن عباسؓ کی بعض اولاد سے ملاقات کی انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہیں اور ذکر کیا کہ میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزیں اور ذکر کی (یعنی ان سب میں حضرتؐ نے نور مانگا)۔

١٧٨٩– عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي

١٧٨٩– کریب جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ وہ ایک رات ام المومنین حضرت میمونہؓ جو مسلمانوں کی ماں اور ان کی خالہ ہیں کے گھر رہے۔ ابن عباسؓ نے کہا

(١٧٨٩) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور وتر میں بھی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا اور بیچ میں سلام پھیر دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز مؤذن کے امام کے پاس آنے کا تاکہ ☜

عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

کہ میں تکیہ کے چوڑان میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لمبان میں سر رکھ کر لیٹے اور حضرتؐ سوتے رہے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا کچھ پہلے یا کچھ بعد رسول اللہ ﷺ جاگے اور نیند کا اثر اپنے منہ پر سے اپنے ہاتھ سے پونچھنے لگے (اس کا استحباب ثابت ہوا)۔ پھر سورۂ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں (ان آیتوں کا پڑھنا بھی اس وقت پر مستحب ہوا) پھر ایک لٹکی ہوئی پرانی مشک کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر میں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا آپؐ نے کیا تھا (یعنی آیتوں کا پڑھنا اور منہ سے نیند کا اثر پونچھنا)۔ پھر گیا میں اور آپؐ کے بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدھا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑا اس کو مروڑتے تھے (تاکہ بچہ کو نیند نہ آجائے) پھر دو رکعت پڑھی پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر وتر پڑھے پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر نکل کر صبح کے فرض ادا کیے۔

١٧٩٠ - عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ.

١٧٩٠ - مخرمہ بن سلیمان نے بھی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی مشک کی طرف ارادہ کیا اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی بہت کم گرایا پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مالک کی روایت کے مثل ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

١٧٩١ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ

١٧٩١ - عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں میمونہ ام المومنینؓ جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی ان کے گھر سویا اور رسول اللہؐ نے وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپؐ

ﷺ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑھنا صبح کی سنت کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ گیارہ رکعت۔

ﷺ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپؐ کی عادت مبارک تھی جب سوتے خراٹے لیتے پھر آپؐ کے پاس موذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انھوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے۔

۱۷۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۷۹۲- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارثؓ کے گھر رہا اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہؐ اٹھیں تو مجھے بھی جگا دینا اور رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور میں جب ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھیں۔ پھر آپؐ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپؐ کے خراٹے سنتا تھا۔ پھر جب فجر ہوئی تو آپؐ نے دو رکعت ہلکی پڑھیں۔

۱۷۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

۱۷۹۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو کیا پھر ان سے وضو کے بارے میں بیان کیا کہ وضو بہت ہلکا تھا اور تھوڑے پانی سے کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو نبیؐ نے کیا تھا پھر میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھ کو پیچھے سے کھینچ کر دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر بلال آئے اور نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہیں ٹوٹنا) نبیؐ کا خاصہ ہے اس لیے کہ ہم کو پہنچا ہے کہ نبیؐ کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا۔

١٧٩٤–عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوْ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا**)).

١٧٩٤- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے کہاکہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہااور خیال رکھتا تھاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویااور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایااور وضو کیا۔ بہت اچھادو وضوؤں کے بیچ کا(یعنی نہ بہت ہلکانہ مبالغہ کا)۔ پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیایعنی وضو کر کے اور آپ کے بائیں بازو کی طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑااور داہنے طرف کھڑا کیا پھر آپ کی پوری نماز تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپؐ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں کہتے تھے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے تھے مجھے نور کر دے۔

١٧٩٥– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ ((**وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ**)).

١٧٩٥- سلمہ کہتے ہیں کہ میں کریب کو ملا توانہوں نے کہاکہ ابن عباس نے روایت کیاکہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس تھاکہ نبی اکرم ﷺ آئے پھر آگے غندر کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور کہا آپؐ نے فرمایاکہ "واجعلنی نوراً"۔راوی کواس میں کوئی شبہ نہیں۔

١٧٩٦– عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ

١٧٩٦- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون جواوپر گزرابیان کیامگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کاذکر نہیں کیاصرف اتنا کہاکہ پھر آپؐ مشک کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا پھر دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنی خواب گاہ پر آئے اور سوئے۔ پھر دوسری دفعہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور

فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ ((أَعْظِمْ لِي نُورًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا.

اس کا بند ھن کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور دعا میں یہ کہا یااللہ بڑا کردے میرا نور اور واجعلنی نورا کا لفظ نہیں کہا۔

١٧٩٧- عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا)).

١٧٩٧- کریب رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہیں کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے دعا کی۔ سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان کیے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یااللہ کردے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے اوپر نور اور نیچے نور اور داہنے اور بائیں نور اور آگے اور پیچھے نور اور کردے میری ذات میں نور اور بنادے مجھے نور۔

١٧٩٨- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ.

١٧٩٨- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں سویا (مسلمانوں کی ماں اور اپنی خالہ) میمونہؓ کے گھر جس رات میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے کہ میں آپ کی رات کی نماز دیکھوں۔ پھر تھوڑی دیر آپؐ نے اپنی بی بی سے باتیں کیں پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔

١٧٩٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

١٧٩٩- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپؐ جاگے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورت تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں اور اس میں بہت لمبا قیام کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت

ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا**)).

پڑھیں ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی۔ پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے **اللّٰھمّ** سے آخر تک یا اللہ کردے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور کردے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور۔

۱۸۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنْ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ.

۱۸۰۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ کے پاس رات رہا تو نبی اکرم ﷺ رات کو نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرمؐ نے مشکیزے کے پاس قیام کیا۔ آپؐ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب میں نے نبی اکرمؐ کو اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی کھڑے ہو کر مشکیزے سے وضو کیا اور نبی اکرمؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ میں نے سوال کیا کہ کیا نبی اکرمؐ نے یہ کام نفل نماز میں کیا تھا تو ابن عباس نے کہا ہاں۔

۱۸۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ.

۱۸۰۱- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپ میری خالہ میمونہ کے گھر تھے میں نے وہ رات ان کے ساتھ گذاری آپؐ رات کو نماز پڑھنے لگے میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

۱۸۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

۱۸۰۲- ابن عباس سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۱۸۰۳- عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۸۰۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

۱۸۰۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۸۰۴- زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز دیکھوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ہلکی پڑھیں (تحیۃ الوضو) پھر دو رکعت پڑھیں لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی پھر دو رکعت اور کہ وہ ان سے کم تھیں پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھیں پھر وتر پڑھا (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۸۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ ((أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

۱۸۰۵- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور ہم ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا اے جابر تم پار ہوتے ہو؟ میں نے کہا ہاں پھر رسول اللہ ﷺ پار اترے اور میں بھی پھر آپؐ پاخانے گئے اور میں نے آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھا اور آپ نے آکر وضو کیا پھر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے رہے جس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا اور میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا آپؐ نے میرا کان پکڑ کے داہنی طرف کر لیا۔

۱۸۰۶-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ**)).

۱۸۰۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو ہلکی سی رکعت پڑھتے۔

۱۸۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۸۰۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات کی نماز پڑھتے کھڑا ہو تو اپنی نماز دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔

۱۸۰۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ((**اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ**

۱۸۰۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو **اللھم** سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تجھی کو تعریف ہے تو آسمان اور زمین کا تھامنے

السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)).

والا ہے تجھی کو تعریف ہے تو آسمان وزمین اور جوان میں ہیں سب کا پالنے والا ہے۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے----دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یااللہ میں تیری بات مانتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر بھروسا کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیرے ساتھ ہو کر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ سو تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہوں کو بخش دے۔ یااللہ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۱)

۱۸۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرُفٍ.

۱۸۰۹- ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کی جو روایت ابن جریج نے بیان کی ہے اس کے الفاظ مالک کی حدیث کے ساتھ متفق ہیں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں سوائے دو لفظوں کے۔ ابن جریج نے "قیام" کی جگہ "قیم" کا لفظ استعمال کیا ہے اور "ما اسررت" کا لفظ بولا ہے۔ ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ باتیں زائد ہیں۔

۱۸۱۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفَاظِهِمْ.

۱۸۱۰- ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۱۸۱۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ ((اللّٰهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

۱۸۱۱- ابی سلمہؓ نے عالی جناب حضرت عائشہؓ ام المومنین سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے؟ انھوں نے فرمایا کہ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرائیل او رمیکائیل اور اسرافیل کے (جبرائیل اور میکائیل دونوں رحمت کے فرشتے ہیں اور اسرافیل ان کے اور خدا کے بیچ میں رسول ہیں) آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر اور پوشیدہ کے جاننے والے جو اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں سیدھی راہ بتا جس

(۱) ☆ مسلمؒ نے کہا اور ہم سے شیبان نے روایت کی ان سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہیں ان سے عمران قصیر نے ان سے قیس نے ان سے طاؤس نے ان سے ابن عباسؓ نے ان سے نبیؐ نے یہی حدیث اور لفظ ان راویوں کے قریب قریب ہیں۔

اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنْ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))۔

۱۸۱۲- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ إِنِّي ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنْ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَإِذَا سَجَدَ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

میں لوگ اختلاف کرتے ہیں اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ بتاتا ہے۔

۱۸۱۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز میں کھڑے ہوتے انی وجهت سے اتوب الیك تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ اسکی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور مسلمانوں میں سے ہوں یااللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ اس لیے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا ان کو مگر تو اور دور رکھ مجھ سے بری عادتیں نہیں دور رکھ سکتا ان کو مگر تو۔ میں تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیری طرف نزدیکی حاصل نہیں ہوسکتی (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً خالق القردة والخنازیر نہیں کہا جاتا۔ یا رب الشر نہیں کہا جاتا یا شر تیری طرف نہیں چڑھتا جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہیں یا کوئی مخلوق تیرے واسطے شر نہیں اگرچہ ہمارے لئے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہیں اسلئے کہ ہر چیز کو تو نے حکمت کے ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بلند ذات والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو اللهم سے وعصبی تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں تیرے لیے جھکتا ہوں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔ جھک گئے تیرے لیے میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے اور جب سر اٹھاتے تو اللهم سے من شئی بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے ہمارے

وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)) ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور ان کے درمیان بھر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس بھر اور جب سجدہ کرتے تو اللھم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں میرے منہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا ہے اور تصویر کھینچی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا' بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو جو میں نے آگے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو ظاہر کیا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑھ کر تو سب سے پہلے تھا اور سب کے بعد رہے گا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

١٨١٣- عَنْ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ ((وَجَّهْتُ وَجْهِي)) وَقَالَ ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ)) وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) وَقَالَ ((وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ)) وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ.

١٨١٣- اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجھت وجھی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یعنی اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے اللھم اغفرلی ما قدمت آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا

١٨١٤- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ

١٨١٤- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع کی اور میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے۔ پھر آپؐ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپؐ ایک دوگانہ میں پوری سورت پڑھیں گے۔ پھر آپؐ آگے بڑھ گئے۔

عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ ((**سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ**)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ ((**رَبِّيَ الْأَعْلَى**)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ**)).

پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی اور اس کو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورۂ آل عمران شروع کر دی اور آپؐ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے **سبحان ربی العظیم** یعنی پاک ہے میرا پروردگار بڑائی والا اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر برابر تھا۔ پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب پھر سجدہ کیا۔ پھر کہا میرا رب پاک ہے بلند ذات والا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپؐ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی اے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

۱۸۱۵– عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ.

۱۸۱۵- ابووائل نے کہا کہ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپؐ نے قرأت یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں۔

۱۸۱۶– عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۸۱۶- اعمش سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَ إِنْ قَلَّتْ

باب: تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

۱۸۱۷– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ((**ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ**)).

۱۸۱۷- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپؐ نے فرمایا اس کے ایک کان میں یا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

(۱۸۱۷) ☆ یا تو یہ استعارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرمانبردار ہے یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل و حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔

۱۸۱۸- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ ((أَلَا تُصَلُّونَ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)).

۱۸۱۸- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رات کو فاطمہؓ کو دیکھنے کے لیے یونہی تشریف لے گئے اور فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد)؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ لوٹ گئے اور میں نے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

۱۸۱۹-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)).

۱۸۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب وضو کیا تو دو گرہیں کھل گئیں اور جب نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش خوش مزاج اٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل سست۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا

۱۸۲۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۸۲۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ

(۱۸۱۸) ☆ آپ کو ان کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا۔ اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اس حدیث سے تہجد کی ترغیب ثابت ہوئی اور آدمی کا اپنے رفیقوں کو حکم کرنا اور اپنے لوگوں کے لیے امام کی خبر گیری اور مصالح دین و دنیا میں رعایت کرنا اور معلوم ہوا کہ جب کوئی ناصح کی نصیحت قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں کوئی اور مصلحت دیکھے۔

(۱۸۱۹) ☆ تہجد گزار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک چالاک ہوتے ہیں گویا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول جاگتے وقت یاد الٰہی کرنا۔ چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں جمع کیں ہیں۔ دوسرے جاگتے وقت وضو کرنا اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو۔ تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ چوتھے معلوم ہوا کہ شیطان کا دفعیہ ذکر الٰہی وضو اور نماز ہے۔

(۱۸۲۰) ☆ جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں یا مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے خالی مت کرو اور نفل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)).

وسلم نے فرمایا کہ اپنی کچھ نمازیں گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان مت بناؤ۔

۱۸۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)).

۱۸۲۱- ابن عمرؓ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۱۸۲۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)).

۱۸۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لیے اٹھا رکھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے گا۔

۱۸۲۳- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)).

۱۸۲۳- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس گھر میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔

۱۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنْ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)).

۱۸۲۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۲۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ

۱۸۲۵- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریئے کا ایک حجرہ بنایا اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور اس میں نماز پڑھنے لگے۔ پھر آپؐ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور آپؐ نے دیر کی اور ان کی طرف نہ نکلے اور لوگوں نے آپؐ کی طرف آوازیں بلند کیں اور دروازہ پر کنکریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ سے نکلے اور ان سے فرمایا کہ تمہاری یہ حالت ایسی ہی رہتی تو مجھے گمان ہو گیا تھا کہ یہ نماز بھی تم پر فرض نہ ہو جائے۔ تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ سوائے فرض کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے

ف: اس سے مراد نفل نماز ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں پڑھا کرو کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو۔

الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ)).

جو گھر میں ہو (کہ ریا سے دور رہے)۔

۱۸۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ)).

۱۸۲۶- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوریے سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی ﷺ نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث سابق کے مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اُس کو ادا نہ کر سکتے۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

باب: ہمیشگی والے عمل کی فضیلت

۱۸۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ)) وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ.

۱۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک بوریا تھا کہ آپؐ اس کو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اور اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس کو بچھا لیتے تھے۔ پھر لوگوں نے ایک رات ہجوم کیا۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اس لیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا۔ تم عمل سے تھک جاؤ گے اور اللہ کے آگے بہت محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اس کو ہمیشہ کیا کریں۔

۱۸۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ ((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ)).

۱۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۸۲۹- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

۱۸۲۹- علقمہؒ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو کسی عبادت کے لیے خاص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں ان کی عبادت ہمیشہ تھی اور تم میں سے کون آپؐ کی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے۔

۱۸۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

۱۸۳۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ)) قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ.

نے فرمایا کہ اللہ کے آگے سب سے پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ راوی نے کہا اور حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت کرتیں اس کو ہمیشہ لازم کر لیتیں۔

بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

۱۸۳۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ ((حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ)) وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ ((فَلْيَقْعُدْ)).

۱۸۳۱- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ مسجد میں آئے اور ایک رسی دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی۔ کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ زینب کی رسی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو کھول ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے۔ پھر جب سست ہو جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے۔(۱)

۱۸۳۲- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۱۸۳۲- انسؓ اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا)).

۱۸۳۳- عروہ کو ام المومنین زوجہ حبیب خدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولا بنت تویت ان کے پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویت ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوتی نہیں رات کو۔ پھر فرمایا اختیار کرو عمل جس قدر کہ تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤ گے اور اللہ نہیں تھکے گا۔

۱۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۴- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپؐ

(۱) ☆ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث نے ان سے عبد العزیز نے ان سے انسؓ نے انھوں نے نبیؐ سے۔

وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقُلْتُ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا)) وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ.

نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابو اسامہ کی روایت میں ہے کہ بنی اسد کے قبیلہ کی ایک عورت ہے۔

بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ تَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَالِكَ

باب: اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت

١٨٣٥- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)).

۱۸۳۵- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجائے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔

١٨٣٦- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ)).

۱۸۳۶- ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور اس کی زبان قرآن میں اٹکنے لگے (نیند کے غلبہ سے) نہ جانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن کی نگہبانی کرنے کا حکم

١٨٣٧ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا)).

۱۸۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلا دی جس کو میں فلاں سورۃ سے چھوڑ دیتا تھا۔

١٨٣٨ - عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا)).

۱۸۳۸- حضرت عائشہؓ نے فرمایا نبیؐ ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔

١٨٣٩ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)).

۱۸۳۹- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چھوڑ دیا تو چل دیا۔

١٨٤٠ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ)).

۱۸۴۰- عبداللہ بن عمرؓ نبیؐ سے مثل حدیث مالک کے روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا تو بھول گیا۔

١٨٤١ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

۱۸۴۱- عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت برا ہے ان میں کا وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن کا خیال اور یاد داشت رکھو

(۱۸۴۱) ☆ اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ جانا اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کے واسطے فرماتا ہے اتتك ایتنا ☆

اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا))۔

کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان چارپایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو۔

١٨٤٢- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ))۔

۱۸۴۲- شقیق نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ قرآن کا خیال رکھو اس لیے کہ وہ سینوں سے ان چارپایوں سے جلد بھاگنے والا ہے جن کا ایک زانو بندھا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے بھلادیا گیا۔

١٨٤٣- عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ ﷺ يَقُولُ ((بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ))۔

۱۸۴۳- شقیق نے کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے آدمی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں بھلادیا گیا۔

١٨٤٤- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا)) وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَّادٍ.

۱۸۴۴- ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال کرو قرآن کا اس لیے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ وہ قرآن اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے۔

فَبَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا بیان

١٨٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ ((مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))۔

۱۸۴۵- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (ایسے پیار اور محبت) سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے نبی ﷺ سے خوش آواز کو جو خوش آواز سے قرآن کو پڑھے۔

١٨٤٦- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))۔

۱۸۴۶- اسی سند کے ساتھ ابن شہاب سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

ل فنسيتها و كذالك اليوم تنسى یعنی تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں اور تو ان کو بھول گیا اسی طرح آج بھلایا جائے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔

(۱۸۴۵) ☆ اذن اور سماع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اس پر بلاکیف مثل اور صفات کے ایمان لانا ضروری ہے۔

١٨٤٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ ((مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)).

۱۸۴۷- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی سے خوش آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھے۔ (۱)

١٨٤٨- عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ.

۱۸۴۸- ابن الہاد اسی مفہوم کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں سمع کا لفظ نہیں ہے۔

١٨٤٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)).

۱۸۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کے خوالحانی سے بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے زیادہ کسی چیز پر اجر نہیں دیتے۔

١٨٥٠- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ((كَإِذْنِهِ)).

۱۸۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٨٥١- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوِ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

۱۸۵۱- بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن قیس یا فرمایا اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

١٨٥٢- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

۱۸۵۲- ابوموسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ سے فرمایا اگر تم مجھے دیکھتے جب میں کل رات تمہاری قرأت سن رہا تھا تو بہت خوش ہوتے۔ بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

١٨٥٣- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي

۱۸۵۳- عبداللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ میں سورۂ فتح پڑھی (یعنی انا فتحنا)

---

(۱) ☆ مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمٰعیل نے ان سے محمد بن عمرو نے ان سے ابی سلمہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے انھوں نے نبیؐ سے یحییٰ بن بکیر کی روایت کے مثل مگر یحییٰ نے اپنی روایت میں کَاَذْنِہٖ کہا۔

(۱۸۵۳) ☆ ترجیع کہتے ہیں آواز کے لرزنے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے۔ اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے ادا کریں مگر گویوں اور عشاق' فساق کی آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے۔

مَسِيرٍ لَهُ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ

اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرأت میں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ ہو تا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپ کی قرأت تم کو سناتا۔

۱۸۵۴– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۵۴- عبداللہ بن مغفلؓ نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر آپ سورۂ فتح پڑھتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دوہرایا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو میں بھی ویسی ہی قرات شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے نبیؐ سے ذکر کیا۔

۱۸۵۵– شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلَى رَاحِلَةٍ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ

۱۸۵۵- اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا

۱۸۵۶– عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((**تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ**)).

۱۸۵۶- براءؓ نے کہا ایک شخص سورۂ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو لمبی رسیوں میں۔ سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اس کا گھوڑا اس کو دیکھ کر بھاگنے لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے۔

۱۸۵۷– عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((**اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ**)).

۱۸۵۷- براءؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا تھا سو وہ بھاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا ایک بدلی ہے کہ اس نے اسکو ڈھانک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبیؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اے فلاں پڑھے جا اس لیے کہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی قرأت کے وقت۔

(۱۸۵۶) ☆ سکینہ کے کئی معنی ہیں۔ مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ایک شئے ہے کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں کا ایک آدھ آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور فضیلت قراءت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قرأت کے ثابت ہوا۔

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ.

۱۸۵۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ**)).

۱۸۵۹- سیدنا ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حضیرؓ اپنی کھجور کی کھلیان میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے جاتے تھے اور پھر وہ کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگے پھر وہ کودنے لگا تو انھوں نے کہا کہ میں ڈرا کہ کہیں یحیی کو کچل نہ ڈالے۔ سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ چلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ! شب کو اپنے کھلیان میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہؐ نے فرمایا پڑھے جا اے ابن حضیر! انھوں نے عرض کیا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ کودنے لگا پھر فرمایا آپؐ نے پڑھے جا اے ابن حضیر! انھوں نے کہا کہ میں پڑھے گیا پھر وہ ایسا ہی کودنے لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا پڑھے جا اے ابن حضیر! انھوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور یحیی گھوڑے کے پاس تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں یحیی کو کچل نہ ڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا یہ فرشتے تھے کہ تمہاری قرأت سنتے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے اور وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۸۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ**

۱۸۶۰- ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اس کی عمدہ اور مزا اس کا اچھا ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر مزا میٹھا ہے

(۱۸۵۹) ☆ معلوم ہوا کہ فرشتوں کا دیکھنا محال ہے۔

لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)).

اور مثال اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے پھول کے مانند ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزا کڑوا ہے۔

۱۸۶۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ.

۱۸۶۱- قتادہ سے بھی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت میں منافق کے بدلے فاجر ہے۔

بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ

باب حافظ قرآن کی فضیلت

۱۸۶۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)).

۱۸۶۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کا مشاق (اس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اس کو محنت ہوتی ہے اس کو دوگنا ثواب ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ

باب: قرآن کے ماہر اور اس کو اٹک اٹک کر پڑھنے والے کی فضیلت

۱۸۶۳- عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ((وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ)).

۱۸۶۳- قتادہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور مشقت سے پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَّاقِ فِيهِ وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ

باب: افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان

(۱۸۶۲) ☆ اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرأت کا ہے اور ایک محنت کا۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے ان سے ابن عدی نے ان سے سعید نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی ابو بکر نے ان سے وکیع نے ان سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں والذی یقراہ وھو لیشتد علیه له اجران یعنی جو پڑھتا ہے اور اس پر سختی ہوتی ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔

۱۸۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ ((سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي

۱۸۶۴- انس بن مالکؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا (یہ سب قاریوں کے سردار ہیں) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ انھوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میرا نام ۔۔۔۔۔لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام میرے آگے لیا۔ تو ابی بن کعبؓ رونے لگے

۱۸۶۵- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَبَكَى.

۱۸۶۵- وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں لم یکن الذین کفروا کے سنانے کا ذکر ہے۔

۱۸۶۶- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ.

۱۸۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ

باب: قرآن سننے، حافظ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قراءت رونے اور غور کرنے کا بیان

۱۸۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

۱۸۶۷- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے

(۱۸۶۴) ☆ یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا۔ یہ نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی کی اتباع سنت کا۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سنائے تو مستحب ہے اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلاء بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالیت شان حضرت ابی بن کعبؓ کی معلوم ہوتی ہے اور ان کی اہلیت تحمل قرآن کے باب میں اور آنحضرتؐ کے بعد آپ قاریوں اور پڑھنے والوں کے مقتدا ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی جماعت قائم کی تو ان ہی کو امام قرار دیا۔

(۱۸۶۵) ☆ یہ سورت چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور تطہیر صدور اور اختلاف کے نور سے بھری ہے اس لیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید ان کو کسی طرح کا شبہ ہو کہ اس میں اس کا جواب مذکور ہو۔

(۱۸۶۷) ☆ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کیسا ہوگا جب ہم بلائیں گے ہر امت میں سے ایک حال بتانے والا اور تجھ کو بلائیں گے ان سب کا حال بتانے کو اور اس آیت میں رسول اللہؐ کی بڑی علو شان معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمام امتوں پر گواہی دیں گے اور ہر نبی کی تصدیق ﷺ

قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ ((**إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي**)) فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا **فکیف اذا جئنا** تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چٹکی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

۱۸۶۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((**اقْرَأْ عَلَيَّ**)).

۱۸۶۸- اعمش سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میرے آگے قرآن پڑھو اور آپ منبر پر تھے۔

۱۸۶۹- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ((**اقْرَأْ عَلَيَّ**)) قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ ((**إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي**)) قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ**)) شَكَّ مِسْعَرٌ.

۱۸۶۹- ابراہیمؒ نے کہا کہ نبیؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپؐ کے آگے پڑھوں اور آپ کے اوپر اترا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس کو دوسرے سے سنوں۔ غرض عبداللہؓ نے سورۂ نساء کے شروع سے پڑھا اس آیت تک **فکیف اذا جئنا** اور آپؐ روئے۔ مسعر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے ان سے جعفر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن مسعودؓ نے کہ نبیؐ نے فرمایا **شهيداً عليهم** الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تھا جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا **دمت** کہا معنی دونوں کے ایک ہیں۔

لله کریں گے اور یہ رونا اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور اہوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اس کی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سن کر رونا اس میں غور و فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے۔

(۱۸۶۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں ہے۔

(۱۸۶۹) ☆ حضرتؐ نے یہ آیت سورہ نساء کی جب سنی تو گویا اس کے جواب میں حضرت عیسیٰؑ کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تھا اپنی امت کے حال سے واقف تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا پھر ان کا حال تو ہی جانتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ ان کو یا اولیاؤں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرک سے بچائے آمین۔

۱۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

۱۸۷۰- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حمص میں تھا مجھ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے سورۂ یوسف پڑھی۔ سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں اترا میں نے کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم میں نے تو یہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھی ہے تو آپ نے فرمایا خوب پڑھا۔ غرض میں اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ شراب کی بو اس کی طرف سے آئی تو میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا جب تک میں تجھے حد نہ مار لوں گا۔ پھر میں نے اس کو کوڑے مارے۔

۱۸۷۱- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)).

۱۸۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "احسنت" کا لفظ نہیں ہے۔

بَاب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ

باب: نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

۱۸۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)).

۱۸۷۲- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آئے تو تین حاملہ اونٹنیاں پائے جو نہایت فربہ ہوں بڑی بڑی ہم نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تین آیتیں کہ ان کو آدمی نماز میں پڑھتا ہے بہتر ہے اس کے لیے تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں۔

۱۸۷۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ

۱۸۷۳- عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو جاوے (یہ دونوں بازار تھے مدینہ

(۱۸۷۲) ☆ یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگوں کی فہمائش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابدالآباد رہنے والی ہیں رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیات بڑھانے والی جنت کے بلند درجوں چڑھانے والی بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہو جانے والی ہیں۔

كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)).

میں)اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے بڑے کوہان کی لائے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اس کے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم سب اس کو چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کو اور کیوں نہیں سکھاتا یا نہیں پڑھتا دو آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار بہتر ہے چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب: قراءت قرآن اور سورۂ بقرہ کی فضیلت

١٨٧٤- عَنْ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

۱۸۷۴- ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا اور دو سورتیں چمکتی پڑھو سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گی گویا وہ بادل ہیں یا دو سائبان یا دو ٹکڑیاں ہیں اڑتے جانور کی اور حجت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف اور سورۂ بقرہ پڑھو کہ لینا اس کا برکت ہے اور چھوڑنا اس کا حسرت ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

١٨٧٥- عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَكَأَنَّهُمَا)) فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِي.

۱۸۷۵- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

١٨٧٦- عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۱۸۷۶- نواس بن سمعان کلابیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لائیں گے اور ان کو بھی

(۱۸۷۶) ☆ ان حدیثوں سے بڑی فضیلت سورۂ بقرہ اور آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں۔ ط

((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)).

جواس پر عمل کرتے تھے اور سورۂ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہونگی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تین مثالیں دیں کہ میں ان کو آج تک نہیں بھولا اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہیں جیسے دو کالے کالے سائبان کہ ان میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسی قطار باندھی ہوئی چڑیوں کی دو ٹکڑیاں اور وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف حجت کرتی ہونگی۔

بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب: سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

۱۸۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

۱۸۷۷- عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ایک دن جبرئیلؑ نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑے زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اترا اور جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے کبھی نہیں اترا سوا آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوش خبری ہو آپ کو دو نوروں کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہیں اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے سوا آپؐ کے۔ ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرے سورۂ بقرہ کا خاتمہ۔ کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اس کی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے۔

۱۸۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)).

۱۸۷۸- عبدالرحمٰن نے کہا میں ابو مسعودؓ سے کعبہ شریف کے پاس ملا اور میں نے کہا مجھے ایک حدیث تمہاری زبانی پہنچی ہے سورۂ بقرہ کی فضیلت میں۔ انھوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات کو پڑھے اس کو کافی ہیں۔

لہٰ جس کو اس کی شفاعت منظور ہو اسی پر عمل کرے اور عمل بغیر معنی معلوم ہوئے نہیں ہو سکتا۔ پس عوام کو ضروری ہے کہ ترجمہ پڑھا کریں۔

(۱۸۷۸) ☆ اس کو کافی ہیں یعنی تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آفتوں سے بچنے کو۔

١٨٧٩- عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

۱۸۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

١٨٨٠- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۱۸۸۰- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں پڑھے اس کو رات بھر کفایت کریں گی۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ پھر میں ابو مسعودؓ سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے پوچھا اور انھوں نے نبی کی طرف سے وہی بیان کیا۔

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب: سورۂ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

١٨٨١- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۱۸۸۱- ابو مسعودؓ سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٨٨٢- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۱۸۸۲- ابو مسعودؓ سے اس سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٨٨٣- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)).

۱۸۸۳- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یاد کرے سورۂ کہف کی اول کی دس آیتیں وہ دجال کے فتنہ سے بچے گا۔

١٨٨٤- عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَ قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ.

۱۸۸۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔ شعبہ نے کہا کہ سورۂ کہف کی آخری آیات اور ہمام نے شروع کی آیات کہی ہیں۔

١٨٨٥- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ

۱۸۸۵- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذرؓ اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس کونسی آیت سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔

(۱۸۸۰) ☆ پہلے عبدالرحمٰن کو یہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہنچی تھی اس واسطے انھوں نے چاہا کہ بلا واسطے میں بھی ان سے سن لوں تاکہ اپنی سند عالی ہو جائے۔ محدثین کے ہاں اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی۔

(۱۸۸۳) ☆ ان دنوں میں ان آیتوں کا یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ پیش خیمہ ہیں بعین دجال کے۔ ان کا زمانہ میں بڑا بلوہ ہے اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرانیہ کا اور جنات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۸۸۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتیں بعض سے بعض افضل ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ آیت الکرسی لئے

مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((وَاللّٰهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)).

آپ نے فرمایا کہ اے ابوالمنذر کونسی آیت اللہ کی کتاب میں کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا (یعنی شاباشی کا) میرے سینہ پر اور فرمایا اے ابوالمنذر تجھے علم مبارک ہو۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

باب: قل ھو اللہ احد کی فضیلت

۱۸۸۶- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ ((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۶- ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تھک جاتا ہے کوئی تم میں کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیوے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھے؟ آپ نے فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۸۸۷-عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۷- قتادہؒ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبیؐ کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین ٹکڑے کئے (یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ) اور قل ھو اللہ احد کو قرآن کا ایک ٹکڑا کیا (یعنی باری تعالیٰ کی عمدہ صفات سے بھری ہے)۔

۱۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أُرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)).

۱۸۸۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں۔ غرض کہ جمع ہو گئے جن کو جمع ہونا تھا پھر نبیؐ نکلے اور آپ نے قل ھو اللہ پڑھی اور اندر چلے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں۔ پھر نبیؐ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے آگے تہائی کلام اللہ پڑھوں سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے۔

۱۸۸۹-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ

۱۸۸۹- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے

ؒ اس وجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفتیں اور ناموں کی جڑیں مذکور ہیں جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اس کا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفتوں کی جڑ ہیں۔ پس یہ آیت ان سب کی جامع ہے اس لیے سب سے افضل اور اولیٰ ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شاباشی کا ہاتھ سینے پر مارنا سنت، پیٹھ پر مارنا خلاف سنت ہے۔

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا

اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپؐ نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا۔

۱۸۹۰– عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ**)) فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ**)).

۱۸۹۰– حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرأت کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتے۔ پھر جب فوج لوٹ کر آئی لوگوں نے اس کا ذکر رسول اللہؐ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں کہ اس کو پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: معوذتین کی فضیلت

۱۸۹۱– عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

۱۸۹۱– عامر کے بیٹے عقبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیتیں اتری ہیں کہ ان کے مثل کبھی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

۱۸۹۲– عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ**)).

۱۸۹۲– عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی آیات اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ معوذتین ہیں۔

(۱۸۹۰) ☆ اس مبارک سورت میں اللہ پاک کا ایک ہونا، بے پرواہ معبود ہونا، ولد سے پاک ہونا، کسی سے پیدا نہ ہونا یعنی قدیم ہونا اس کی ذات کا۔ ہمسر کوئی نہ ہونا یعنی بے مثل ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس مبارک سورت میں مذکور ہیں پھر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے دونوں جہان میں عافیت عنایت کرے اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ بندہ کا خدا کو دوست رکھنا یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اطاعت صدق دل اور اخلاص سے بجالائے اس کو دل سے یاد کرے اس کی محبت کو سارے جہاں سے مقدم سمجھے۔

(۱۸۹۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبداللہ بن مسعودؓ کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور امت کا اس بات پر اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن مسعودؓ کی شاذ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن میں داخل ہے اس پر بھی اجماع ہے۔ (نوویؒ)

۱۸۹۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَ يُعَلِّمُهُ

باب: قرآن پر عمل کرنے والے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت

۱۸۹٤- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)).

۱۸۹۴- سالم اپنے باپ سے وہ نبیؐ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا رشک کسی اور پر نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اس کو رات کو پڑھتا ہو اور دن کو بھی اور اس پر عمل کرتا ہو۔ دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو اور دن کو بھی۔

۱۸۹٥-عَنْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)).

۱۸۹۵- سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک سوائے دو بندوں کے کسی پر جائز نہیں ایک جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب دی ہو اور وہ اس پر دن رات عمل کرے اور ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرے۔

۱۸۹٦- عَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

۱۸۹۶- عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اس کے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دے دوسرے وہ کہ اسے حکمت دی کہ اس کے موافق حکم کرتا ہے اور سکھلاتا ہے (حکمت سے مراد علم حدیث ہے)۔

۱۸۹۷- عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ

۱۸۹۷- عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے ملاقات کی حضرت عمرؓ سے عسفان میں اور حضرت عمرؓ نے ان

(۱۸۹۴) ☆ رشک دو قسم کا ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے اور یہ باجماع امت حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے بھی نصیب کرے اور اس کو عربی میں غبط کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں بھی رشک سے یہی مراد ہے نہ معنی اول۔

(۱۸۹۷) ☆ یعنی جو اس کے تابع ہونگے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پائیں گے اور جو منکر ہونگے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے۔

بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنَ أَبْزَى قَالَ وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ)).

کو مکہ پر تحصیلدار بنادیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیلدار بنایا؟ انھوں نے کہا ابن ابزی کو۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابن ابزی کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور ترکہ کو خوب بانٹنا جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرادے گا۔

بَاب بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ

باب: قرآن کا سات حرفوں میں اترنے اور اس کے مطلب کا بیان

۱۸۹۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۸۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

۱۸۹۹- عبدالرحمٰن (فرزند عبدالقاری کے) نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہ کہتے تھے میں نے ایک دن ہشام بن حکیمؓ کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ ﷺ مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ ان کو جلد پکڑلوں مگر میں نے نہیں مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کھینچا اور رسول اللہؐ تک لایا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میں نے ان سے فرقان

(۱۸۹۹) ☆ نوویؒ نے کہا سات حرفوں میں قرآن کا اترنا محض آسانی اور امت کی سہولت کے لیے تھا جیسے اور روایتوں میں بتصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی ہو اس پر سات حرفوں تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عددوں سے کیا مراد ہے؟ بعضوں نے کہا سات کا عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سے آٹھ نہیں ہو سکتے۔ اب اس کے مطلب میں بھی کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن ہیں جیسے وعدہ، وعید، محکم، متشابہ، حلال، حرام، قصص اور امثال۔ بعضوں نے کہا مراد اس سے کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار، تفخیم، ترقیق، امالہ، مد، قصر ہیں اسلئے کہ عرب کے قبائل آپس میں ان قاعدوں میں اختلاف رکھتے تھے۔ پس اللہ نے آپ کی امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے ادغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسی طرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور لہٰ

رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَرْسِلْهُ اقْرَأْ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِي ((اقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)).

سنی خلاف اس کے جیسے کہ آپؐ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ دو اور ان سے کہو پڑھو پھر انھوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اور رسول اللہؐ نے فرمایا ایسی ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپؐ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا بات یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو۔

١٩٠٠- عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ.

۱۹۰۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے سنا میں نے ہشام بن حکیمؓ سے کہ وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے پھر حدیث بیان کی اول کے مثل اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ قریب تھا کہ میں ان کو قید کرلوں نماز میں مگر میں نے صبر کیا یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیرا۔

١٩٠١- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

۱۹۰۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن

ﷺ بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں کہ روایت کی ان سے مسلم نے اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرائتیں اور وجوہ ہیں اور کسی نے کہا عرب کی سات لغات مراد ہیں جیسے یمن اور معد اور یہ افصح لغات ہیں اور کسی نے کہا قبیلہ مضر کی سات زبانیں اور یہ سب لغات قرآن میں جابجا وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک جگہ ہوں یا ایک کلمہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغات جمع ہیں جیسے وعبد الطاغوت ونرتع ویلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا کہ صحیح یہی بات ہے کہ ساتوں طرح کی لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہؐ سے۔ اور امت نے اس کو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمانؓ نے اور ایک جماعت نے اس کو مصحف میں اکٹھا کر لیا ہے اور اس کی صحت کی خبر دی ہے اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اس کو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور منافات نہیں رکھتے کہ ایک کے معنی دوسرے کا مکذب ہو اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان حرفوں میں قرأت کی ضرورت اول اسلام میں ہے کہ اس وقت تک لوگوں کو قرآن میں مشق خوب نہ تھی پھر جب بہت لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور وحی کا لکھنا بھی جابجا ہوا اب ضرورت باقی نہیں رہی اور داؤدی نے کہا سات قراءتیں جو آج کے دن پڑھی جاتی ہیں ہر حرف اور ہر لفظ میں نہیں ہیں بلکہ جابجا متفرق ہیں اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ سات قرائتیں ایک حرف سے نکلی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور اسی کو حضرت عثمانؓ نے اپنے مصحف میں جمع کیا ہے اور نحاس وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ ہر رمضان میں قرآن کا دور جو رسول اللہؐ اور جبرئیلؑ میں ہوتا تھا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور میں نہیں ہوئی اور یہ بھی نہیں معلوم کہ ان سات قرائتوں میں جو مروج ہیں اخیر دورہ میں کون سی پڑھی گئی اور یہ ساتوں قرائتیں مشہور ہیں اور بشہرت رسول اللہؐ سے مروی ہیں اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے۔

حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ.

ابراھیم نے اور عبد بن حمید نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد کے۔

۱۹۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ**)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

۱۹۰۲- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبیداللہ بن عتبہؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا اور میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچی۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

۱۹۰۳- و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۹۰۳- مسلمؒ نے کہا اور یہی روایت بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے۔

۱۹۰٤- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنْ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي ((**يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى**

۱۹۰٤- ابن کعبؓ نے کہا کہ میں مسجد میں تھا اور ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرأت ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرأت پڑھی اس کے سوا۔ پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرأت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے اور ایک قرأت پڑھی سوا اس کے پھر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور انھوں نے پڑھا اور روا رکھا آپؐ نے ان دونوں مختلف قرأتوں کو اور میرے دل میں ایک تکذیب آ گئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی۔ پھر خیال کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا تو میرے سینہ پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھے گویا اللہ پاک نظر آنے لگا خوف کے مارے۔ تب مجھ سے فرمایا اے ابی! پہلے مجھے حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف میں پڑھوں سو میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر دوبارہ مجھے حکم

حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ))۔

ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں پھر میں نے دوسری بار عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار امت پر آسانی کے لیے عرض کیا ہر بار کے عوض ایک دعا مقبول ہے تم ہم سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا یااللہ! میری امت کو بخش دے یااللہ میری امت کو بخش دے (یہ دو ہوئیں) اور تیسری میں نے اس دن کے لیے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام خلق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم بھی۔

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۱۹۰۵- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی رمثہ نے ان سے عبدالرحمن بن محمد بن بشیر نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے ان سے عبداللہ بن عیسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے انھوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابی بن کعبؓ نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرأت پڑھی۔ باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت سے اوپر گزرا۔

۱۹۰۶- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي

۱۹۰۶- ابی بن کعبؓ نے کہا کہ نبیؐ بنی غفار کے تالاب پر تھے ان کے پاس جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہ رکھے گی۔ پھر دوبارہ ان کے پاس آئے اور کہا بے شک اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن۔ پڑھائیں آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی بخشش چاہتا ہوں اور میری امت

لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.

سے یہ نہ ہو سکے گا۔ پھر وہ چوتھی بار آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور ان حرفوں میں سے جس حرف پر پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا۔

۱۹۰۷- قَالَ مُسْلِمٌ وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۱۹۰۷- مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت عبید اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اس روایت کے۔

بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ

باب: قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

۱۹۰۸- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ

۱۹۰۸- ابی وائل نے کہا ایک آدمی جس کو نہیک بن سنان کہتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰنؓ آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں۔ **من ماء غیر اسن یا من ماء غیر یاسن؟** عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا تو نے سارے قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے؟ اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبداللہؓ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعریں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ ان کی ہنسلی سے نیچے نہیں اترتا۔ مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ان ایک سے دو سورتوں کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک ایک رکعت میں

(۱۹۰۸) ☆ نوویؒ نے کہا عبداللہ نے جو یہ کہا کہ تو نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا، اور ترنم کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا افضل ہونا یہ ابن مسعودؓ کا مذہب ہے ورنہ مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لمبا ہو اور جو سورتیں رسول اللہؐ ملا کر ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے وہ ابوداؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئے کہ سورۂ رحمٰن اور والنجم ایک رکعت میں اور اقتربت اور الحاقہ ایک میں۔ اور طور اور ذاریات ایک میں، اور واقعہ اور نون ایک میں اور سأل سائل اور والنازعات ایک میں او رویل للمطففین اور عبس ایک میں اور مدثر اور مزمل ایک میں اور ہل اتٰی اور لااقسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک میں اور ان کو مفصل اس لیے کہتے ہیں کہ جدا جدا ہیں۔ اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال یعنی سات سورتیں لمبی ہیں ﷺ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ.

دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر عبداللہ کھڑے ہوگئے اور علقمہ ان کے پیچھے داخل ہوئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا۔

۱۹۰۹- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ.

۱۹۰۹- ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام کا آیا پھر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کے مثل (یعنی جیسے اوپر گزری) مگر اتنا فرق ہے پھر علقمہ آئے اور عبداللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھتے تھے سو وہ گئے اور ان سے پوچھا اور پھر ہمارے پاس آکر کہا کہ وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں۔ مفصل میں سے عبداللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف ہیں۔

۱۹۱۰- و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

۱۹۱۰- مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحاق بن ابراہیم نے ان سے عیسٰی بن یونس نے ان سے اعمش نے اسی اسناد سے مثل روایت ان دونوں راویوں کے (یعنی جن کی روایتیں اوپر گزریں)۔ اس میں یہ ہے کہ عبداللہؓ نے کہا میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

۱۹۱۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ

۱۹۱۱- ابو وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کیا انھوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہیں۔ غرض ہم اندر گئے اور ان کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے؟ ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال

لے پھر ذوات المئین اور وہ وہ سورتیں ہیں جن میں ایک سو آیت کے قریب ہیں پھر مثانی ہیں۔ پھر مفصل اور مفصل کی ابتداء میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے۔

بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو۔ عبداللہ صاحبؓ نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ انکی والدہ کا نام ہے) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا ان کو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا حال یہ ہے کہ پہروں چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں)۔ غرض وہ پھر تسبیح کرنے لگے یہاں تک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا۔ تب انھوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھو تو سہی کیا سورج نکل آیا؟ اس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو۔ اس لیے کہ عبداللہ نے اس کے قول پر عمل کیا (اگرچہ ممکن تھا کہ خود اٹھ کر سورج کو دیکھ لیں) یہاں تک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا۔ پھر کہا اے چھوکری دیکھ سورج نکلا پھر اس نے دیکھا تو نکل چکا تھا۔ تب عبداللہؓ نے کہا سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے ہم کو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں) اس نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ بھی کہا اور ہلاک نہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے ہم کو بسبب ہمارے گناہوں کے۔ اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں آج شب کو۔ اس پر عبداللہؓ نے کہا تم نے پڑھا ایسا جیسا کوئی شعروں کو پڑھتا ہے ہم نے بے شک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہیں وہ جوڑیں لگی ہوئیں سورتیں جن کو رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حٰمٓ کا لفظ ہے۔

١٩١٢- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

۱۹۱۲- شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسے نہیک بن سنان کہتے ہیں عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں سب مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ پھر عبداللہؓ نے کہا تو ایسا

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

پڑھتا ہے جیسے کوئی شعروں کو پڑھتا ہے۔ میں جانتا ہوں ان سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو دو کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

١٩١٣– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

۱۹۱۳- حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں ان شامل سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر آپ نے بیس سورتیں مفصلات میں سے ذکر کیں ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں۔

بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ

باب: قراءت کا بیان

١٩١٤– عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**مُدَّكِرٍ**)) دَالًا.

۱۹۱۴- ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ اس نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے کہ تم مدکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انھوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دال سنی ہے اور وہ **ھل من مدکر** کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دال سنی ہے (یعنی جس میں نقطہ نہیں)۔

١٩١٥– عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ((**فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ**)).

۱۹۱۵- عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فھل من مدکر** پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ)۔

١٩١٦– عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ

۱۹۱۶- علقمہؒ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابوالدرداءؓ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرأت پڑھنے والا ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انھوں نے کہا کیوں کر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ کو پڑھتے ہوئے **والیل اذا یغشی**؟ میں نے کہا عبداللہؓ

(۱۹۱۶) ☆ نوویؒ نے لکھا ہے کہ مازریؒ نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قرائتیں اول تھیں پھر منسوخ ہو گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبحذف قرأت منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اس کا اختلاف نہیں کیا اور ابن مسعودؓ سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئیں مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہنچیں اور جو ہمارے قول کے مخالف ثابت ہو وہ محمول ہے اس پر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اس بات کا اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور چیز لکھنا حرام ہے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت عثمانؓ اور تمام ؔ

يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ.

پڑھتے تھے **والیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ**۔ انھوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو یونہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں **وما خلق الذکر والانثیٰ** تو میں ان کی نہیں مانتا۔

١٩١٧- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۱۷- ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ علقمہ شام آئے اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نماز پڑھی پھر ایک گروہ کی طرف آئے اور ان میں بیٹھ گئے- پھر ایک آدمی آیا تو میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں سے ناراض ہے وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا اور پوچھا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ عبداللہ کس طرح پڑھتے تھے؟ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا ہے-

١٩١٨- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا.

۱۹۱۸- علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا انھوں نے کہا کہ تم کہاں کے ہو؟ میں نے کہا عراق کا انھوں نے کہا کس شہر کے؟ میں نے کہا کوفہ کا۔ انھوں نے کہا تم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں کہا والیل تو پڑھو میں نے **والیل اذا یغشیٰ والنھا اذا تجلے والذکر والانثیٰ** پڑھا تو وہ ہنس دیئے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

١٩١٩- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

۱۹۱۹- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے علقمہؒ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا میں ابوالدرداءؓ سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کے۔

بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

باب: جن وقتوں میں نماز منع ہے ان کا بیان

١٩٢٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۹۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

ف: صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک مدت کے بعد لوگ سب کو قرآن جاننے لگیں غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن میں جائز ہے یا نہیں اور یہ جو مروی ہے کہ عبداللہ کے مصحف اور معوذتین نہ تھی وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ بہ سبب کمال شہرت کے اس کو چھوڑ دیا ہو اور سارے قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو اپنے حافظہ کے اعتماد کی وجہ سے اس کے لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۹۲۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے کئی صحابیوںؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ سب سے زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے۔

۱۹۲۲- و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

۱۹۲۲- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے ان سے یحییٰ نے ان سے شعبہ نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابو غسان مسمعی نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے سعید نے اور مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے معاذ نے ان سے ان کے باپ نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا **بعد الصبح حتی تشرق الشمس** یعنی صبح کے بعد حتیٰ کہ آفتاب چمک جائے۔

۱۹۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ**)).

۱۹۲۳- ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

۱۹۲۴- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا**)).

۱۹۲۴- نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت۔

۱۹۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ**)).

۱۹۲۵- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگوں کے بیچ میں نکلتا ہے۔

۱۹۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ)).

۱۹۲۶- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نکل آئے کنارہ سورج کا تو نماز میں تاخیر کرو یہاں تک خوب صاف ہو جائے اور جب غائب ہو جائے کنارہ آفتاب کا نماز میں دیر کرو یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جائے۔

۱۹۲۷- عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

۱۹۲۷- ابی بصرہ غفاریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی مخمص میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے اگلوں کے سامنے پیش کی گئی اور انھوں نے اس کو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اس کو دوگنا ثواب ہو گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

۱۹۲۸- و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۲۸- مسلم نے کہا روایت کیا مجھ سے زہیر بن حرب نے ان سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضرمی نے ان سے عبداللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہیں ان سے ابی تمیم نے ان سے ابی بصرہ غفاریؓ نے۔ ابو بصرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کے۔

۱۹۲۹- عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۲۹- موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے کہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تین گھڑیوں (وقتوں میں ہم کو نماز سے روکتے تھے اور

(۱۹۲۷) ☆ اس حدیث سے عصر کی نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ اول وقت ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اسکا گروہ اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اس کا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا سینگوں سے سر کے دو کنارے مراد ہیں اور یہ قول اپنے ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اس واسطے سورج کے قریب لاتا ہے کہ جو لوگ اس کو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوجیں اور آپ مسجود نا بہبود بن بیٹھے اور سورج کے پوجنے والے اسی وقت اس کو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں۔ اس لیے اس وقت نماز مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار کرتے وہ اپنی عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے زیادہ بڑھ کر دنیا میں کوئی بے عقلی نہیں۔

يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

مردوں کے دفن سے۔ ایک تو جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جائے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جائے۔

۱۹۳۰- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((**أَنَا نَبِيٌّ**)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((**أَرْسَلَنِي اللَّهُ**)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ ((**أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ**)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((**حُرٌّ وَعَبْدٌ**)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ ((**إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي**))

۱۹۳۰- عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحیٰی بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہؓ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انھوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب بتوں کو پوجتے تھے (یعنی چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے امام باڑہ چبوترے مشرک بنالیتے ہیں) غرض انھوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اوپر غالب اور مسلط تھی پھر میں نے نرمی کی (یعنی حیلہ وغیرہ) اور میں مکہ میں داخل ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا نبی کسے کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے پیغام دے کر بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے پیغام دیا ہے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔ میں نے آپ سے پھر عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں اس دین پر؟ آپ نے فرمایا آزاد اور غلام۔ راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور بلالؓ تھے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے پھر میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ ہو سکے گا کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سنا کہ میں غالب

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ ((**نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ**)) قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ((**صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ**)) قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءَ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ ((**مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا**

ہو گیا تو میرے پاس آنا۔ انھوں نے کہا میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگا تار ہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ مدینہ میں آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے ان کو مار ڈالنا چاہا مگر کچھ نہ کر سکے۔ پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے کہا جی ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو۔ تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہو گی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی کراما کاتبین گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہو گی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے۔ پھر جب یہ سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہونگے۔ یہاں تک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں اور اس وقت کافر بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اب وضو بھی فرمایئے؟ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک جھاڑے

غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

مگر گر جاتے ہیں اس سے چہرہ اور منہ اور نتھنوں کے سب گناہ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا اللہ نے حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے کہنیوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کی نوکوں سے پانی کے ساتھ۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے ٹخنوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں پیروں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی جیسی کہ اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بے شک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ پھر یہ حدیث عمرو بن عبسہؓ نے ابوامامہؓ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول اللہؐ کے تو ابوامامہؓ نے کہا اے عمرو بن عبسہ! دیکھو تم کیا کہتے ہو کہیں ایک جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے؟ (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ہے) تب عمرو بن عبسہؓ نے کہا اے ابوامامہؓ میں بوڑھا ہوں اور میری ہڈیاں گل گئیں اور موت کے کنارے ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کبھی بیان نہ کرتا مگر میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے (جب بیان کیا غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ سات بار سے کم اگر سنے تو روایت روا نہیں)

١٩٣١- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

١٩٣١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمرؓ کو وہم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اس سے منع کیا

(١٩٣١) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ اس واسطے فرمایا کہ انھوں نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ سے کہ آپ دو طلبہ

يَتَحَرَّى طُلُوعَ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا.

ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

١٩٣٢- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ)).

١٩٣٢- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں دو رکعتیں بعد عصر کے۔ اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاص کر اپنی نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا کیا کرو۔

١٩٣٣- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٩٣٣- کریب جو ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ اور عبدالرحمٰن بن ازہرؓ اور مسور بن مخرمہؓ ان سب نے مجھے حضرت عائشہؓ بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پڑھتی ہیں اور یہ بھی خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ لوگوں کو اس کے پڑھنے سے باز رکھتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضروری ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے)۔ کریب نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہؓ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیج

ﷺ رکعت عصر کے بعد ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمرؓ نے اس کو ابو سعید اور ابو ہریرہؓ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسے وقت پر نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسی طرح عصر کی عادت غروب آفتاب کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نہی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازیں مراد ہیں جو بلا سبب پڑھی جاتی ہیں یعنی نوافل وغیرہ۔

(١٩٣٣) ☆ اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے۔ اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسرے جب سنت روزمرہ کی قضا ہو اس کی ادا مستحب ہے اور شافعیہ کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے قضا ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے برخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور ﷺ

يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَ فَفَعَلَتْ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((**يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ**)).

دے اور اس میں حسد نہ کرے) پھر میں ان لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہؓ کے جواب کی انکو خبر دی۔ (اس سے پیغام لے جانے والے کا ادب معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جائیں بلکہ جنھوں نے بھیجا تھا انکو اطلاع دے دی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دے کر جو حضرت عائشہؓ کے پاس میں لے گیا تھا۔ تب ام سلمہؓ نے فرمایا سنا تھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ آپ منع کرتے تھے پھر میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ جب میں نے آپکو پڑھتے دیکھا۔ اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں تو میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑی رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! میں سنتی تھی کہ آپ ان رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں؟ (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی خلاف دیکھے تو سوال کرے ادب سے 'اگر وہ بھول گیا ہو گا تو اس سے باز آئے گا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو پیچھے کھڑی رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی) ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے ان رکعتوں کا پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں اس کا سبب یہ تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا وہ یہی تھیں۔

ف: جمہور کا یہی مذہب ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ نے ظہر کی سنت کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کی سنت سے اولیٰ ہے۔

١٩٣٤- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَعِيلُ تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا

۱۹۳۴- ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ان دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ آپ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایک بار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

١٩٣٥- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ مَسْرُوقٍ قَالَ نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

۱۹۳۵- ابو اسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کہ دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

١٩٣٦- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۹۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کیں نہ چھپے نہ کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد۔

١٩٣٧- عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۹۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی نبی اکرم ﷺ میرے پاس ہوتے یہ دو رکعت ضرور پڑھتے یعنی دو رکعت عصر کے بعد۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے پڑھنے کا بیان

١٩٣٨- عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ

۱۹۳۸- مختار بن فلفل نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے ان نفلوں کے بارے میں پوچھ جو عصر کے بعد پڑھتے ہیں انھوں نے

(۱۹۳۴) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کے قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاضؒ نے اس کو ظہر کی سنت سمجھنا چاہیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جائے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں پس حضرت عائشہؓ کا یہ فرمانا بہت صحیح ہے۔

(۱۹۳۶) ☆ یعنی ظہر کی جب سے رہ گئی اور بعد عصر کے ایک بار پڑھی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتے ہی تھے۔

(۱۹۳۸) ☆ اس روایت سے مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ میں دو رکعتوں کا مستحب ہونا ثابت ہوا اور یہی صحیح ہے کہ یہ ☜

عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

کہا کہ حضرت عمرؓ ہاتھ مارتے تھے نماز پر جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کے نماز مغرب سے پہلے۔ سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھا کرتے تھے اور نہ اس کا حکم کرتے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

۱۹۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَيَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۹۳۹- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ مدینہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب موذن مغرب کی آذان دیتا تھا سب لوگ ستونوں کی آڑ میں دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہاں تک کہ نیا آدمی اگر مسجد میں آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی (غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتوں کو پڑھتے تھے)۔

۱۹۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ((لِمَنْ شَاءَ)).

۱۹۴۰- مغفل کے صاحبزادے عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جس کا جی چاہے پڑھے (یعنی موکدہ نہیں)۔

۱۹۴۱- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ((لِمَنْ شَاءَ)).

۱۹۴۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبدالاعلیٰ نے ان سے جریری نے ان سے عبداللہ بن بریدہ نے ان سے عبداللہ بن مغفلؓ نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر انھوں نے تیسری بار کی جگہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نماز خوف کا بیان

۱۹۴۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى

۱۹۴۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھ ایک

ﷺ مستحب ہیں اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمدؒ اور اسحاقؒ کے اس کو مستحب کہا ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور دوسرے صحابہؓ اس کو مستحب نہ جانتے تھے اور اسی طرح کہا مالک اور اکثر فقہا نے اور نخعی نے ان کو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب پر حجت ہیں۔

(۱۹۴۲) ☆ نماز خوف کے باب میں روایتیں بہت ہیں اور سب صورتیں روا ہیں اور افضلیت اور اولیت میں ہر ایک نے ایک صورت ﷺ

الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً.

رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرتؐ نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کر لی۔

۱۹۴۳- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى

۱۹۴۳- سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے جیسے اوپر گزرا۔

۱۹۴۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تُومِئُ إِيمَاءً

۱۹۴۴- عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کر لی۔ اور ابن عمرؓ نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ سے پڑھو۔

۱۹۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

۱۹۴۵- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف میں پھر ہم سب نے دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور اس وقت دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر اولیٰ کہی اور ہم سب نے بھی اور حضرتؐ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی پھر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کو جھکے آپ

ﷺ پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت مل کر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی۔

(۱۹۴۵) ☆ اس حدیث کے ساتھ امام شافعیؒ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف نے تمسک کیا ہے کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہو اسی طرح ﷺ

الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ

بھی اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی۔ پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف بھی جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہوئی تو پیچھے کی صف والے سجدہ میں گئے اور جب کھڑی ہوگئی پیچھے کی صف آگے ہوگئی اور آگے کی پیچھے ہوگئی اور رکوع کیا نبیؐ نے اور ہم سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر آپ نے اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف دشمن کے روبرو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر جب نبیؐ سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پچھلی صف سجدہ میں جھکی اور انھوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے آج کل تمہارے چوکیدار تمہارے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں۔

١٩٤٦ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ

١٩٤٦- جابرؓ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ بنی جہینہ کی اور وہ بہت لڑے۔ پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو ان کو کاٹ ڈالتے اور جبرئیلؑ نے رسول اللہ کو اس کی خبر دی اور حضرتؐ نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ ان کی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کی طرف تھے اور تکبیر اولیٰ کہی رسول اللہؐ نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے (یعنی دونوں

لے ادا کریں اور شافعیؒ کے نزدیک آگے کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا ہے اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہ ہوں جب بھی روا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ کی روایت میں وارد ہوا ہے۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ

صفیں رکوع تک شریک رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئی دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہؐ نے اور ہم نے۔ اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابو الزبیر نے کہا کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں۔

١٩٤٧- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۹۴۷- سہل بن ابی حثمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہوئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انھوں نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

١٩٤٨- عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

۱۹۴۸- صالح بن خواتؓ نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (ایک غزوہ کا نام ہے اس میں صحابہؓ نے اپنے پیروں کو چیتھڑے باندھے تھے) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرتؐ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا۔ پھر آپؐ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑھ لی۔ پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ

(۱۹۴۷) ☆ اس حدیث کو مالکؒ اور شافعیؒ اور ابو ثورؒ وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتیں ہیں جتنی مروی ہوئی ہیں رسول اللہؐ سے۔

نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ نے ان سب پر سلام کیا۔

١٩٤٩ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

١٩٤٩- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچے (رقاع ایک پہاڑی کا نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اس نے تلوار لے کر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کہ کیوں تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ مجھے بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے۔ پھر صحابہؓ نے اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کر لی اتنے میں اذان ہوئی نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت۔

١٩٥٠ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

١٩٥٠- ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت۔۔۔۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت۔

☆ ☆ ☆

(١٩٤٩) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اس لیے کہ رسول اللہؐ اخیر کی دو رکعتوں میں متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصریؒ سے اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے ان کا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں۔

(١٩٥٠) ☆ اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے۔

كِتَاب الْجُمُعَةِ [1]

جمعہ کا بیان

۱۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ**)).

۱۹۵۱- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آئے تو غسل کر لیوے۔

۱۹۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ((**مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ**)).

۱۹۵۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں جمعہ کی نماز کو آئے تو نہالے۔

۱۹۵۳- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۵۳- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور عبداللہؓ نے کہ دونوں صاحبزادے ہیں عبداللہ بن عمرؓ کے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے رسول اللہؐ سے مثل اس روایت کے۔

۱۹۵۴- و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۱۹۵۴- اور کہا مسلمؒ نے روایت کی مجھ سے حرملہ بن یحییٰ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہؓ نے ان کو عبداللہ نے کہ سنا انھوں نے رسول اللہؐ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

---

(۱) ☆ جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہتے ہیں۔

(۱۹۵۱) ☆ جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالکؒ سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصریؒ سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے۔ چنانچہ ایک مرفوع روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے۔

۱۹۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

۱۹۵۵- سالم بن عبداللہؓ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطابؓ جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے آئے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا یعنی پہلے سے آنا تھا تو انھوں نے کہا مجھے آج کام ہو گیا اور میں گھر میں نہیں گیا تھا کہ اذان سنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ صرف وضو ہی؟ اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے۔

۱۹۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ**)).

۱۹۵۶- ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایک دن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفانؓ آئے اور حضرت عمرؓ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ کیا حال ہو گا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا صرف وضو ہی کیا۔ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جب کوئی جمعہ کو آئے تو ضرور نہائے۔

بَابُ وُجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِنْ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ

باب: ہر بالغ مرد پر غسل جمعہ فرض ہونے کا بیان

۱۹۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ**)).

۱۹۵۷- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے۔

۱۹۵۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنْ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمْ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ

۱۹۵۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے بلند محلوں سے اور عبائیں پہنی تھیں (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو نکلتی تھی۔ انہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا)).

ایک شخص آیا اس دن آپ میرے پاس تھے تو آپ نے فرمایا اگر تم آج کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

۱۹۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۹۵۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ لوگ محنتی تھے اور ان کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو ان کو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو۔

بَاب الطِّيبِ وَالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان

۱۹۶۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ)) إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ.

۱۹۶۰- عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدری نے اپنے باپؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تھوڑی خوشبو لگالے جتنی ہو سکے۔ مگر بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

۱۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ.

۱۹۶۱- عبداللہ بن عباسؓ نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو طاؤس نے کہا ابن عباسؓ سے کہ لگائے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھر والی کے پاس ہو۔ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا۔

۱۹۶۲- و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۱۹۶۲- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراھیم نے ان سے محمد بن ابو بکر نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی ہم سے ہارون نے ان سے ضحاک نے دونوں نے ابن جریج سے اسی اسناد سے۔

۱۹۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ)).

۱۹۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

۱۹۶٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ

۱۹۶۴- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نہائے جمعہ کے دن جنابت سے اس میں صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے

(۱۹۶۴) ☆ اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے امام مالکؒ اور انکے اکثر یاروں اور قاضی حسین اور امام الحرمین کا مذہب تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہیں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے لٹ

اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتْ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

صحبت بھی کرے۔ پھر جائے یعنی اول گھڑی میں تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک انڈا قربان کیا۔ پھر جب امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس جو مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اس کی حاضری نہیں لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پائے)۔

بَابُ فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان

۱۹۶۵– عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)).

۱۹۶۵- سعید بن میتب کو ابوہریرہؓ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغو بات کہی (یعنی اشارہ سے چپ کرانا ضروری ہے۔ اتنی بات بھی منع ہے)

۱۹۶۶– و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۱۹۶۶- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل بن خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ ابراہیم نے اور ابن میتب نے دونوں سے روایت کی ابوہریرہؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کے جو ابھی گزری۔

۱۹۶۷–وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۹۶۷- اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے

لہ اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے جمہور اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان گھڑیوں کا حساب ان کے نزدیک دن کے شروع سے ہے اور حبیب مالکی اور جماہیر علماء کا یہی مذہب ہے اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے تو فرشتے صحیفے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے۔ غرض دلائل سے قوی مذہب یہی ہے کہ قبل زوال مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرتؐ کی عادت بھی یہی تھی۔

بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ.

ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراھیم بن عبداللہ بن قارظ۔

١٩٦٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيتَ**)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ.

۱۹۶۸- ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہے تو تو نے لغو بات کی۔ ابو الزناد نے کہا لغیت ابوہریرہؓ کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے۔

بَاب فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن دعا کی قبولیت کے وقت کے بیان میں

١٩٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((**فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ**)) زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

۱۹۶۹- ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے جو کوئی چیز مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دے دے گا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔

١٩٧٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا**)).

۱۹۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بے شک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی بے رغبتی دلاتے تھے۔

١٩٧١- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۹۷۱- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن مثنیٰ نے ان سے ابن عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے ان سے ابوہریرہؓ نے فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مثل۔

(۱۹۶۸) ☆ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں وارد ہے یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والغوا فیہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرائے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعیؒ کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور شافعیؒ اور عام علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جب کہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بھی چپ رہنا واجب ہے اور نخعی اور احمد اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہیں۔

١٩٧٢- و حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

١٩٧٢- اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حمید بن مسعدہ الباہلی نے ان سے بشر نے ان سے محمد نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس کے۔

١٩٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

١٩٧٣- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگتا ہے اس میں کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

١٩٧٤- و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

١٩٧٤- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے ہمام ابن منبہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے انھوں نے نبیؐ سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

١٩٧٥- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ**)).

١٩٧٥- ابوبردہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب میں کچھ سنا ہے کہ وہ رسول اللہؐ سے کچھ بیان کرتے ہوں؟ میں نے کہا کہ ہاں میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے وہ گھڑی اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک۔

(١٩٧٣) ☆ اگلے لوگوں کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنی کہ وہ دعا مانگنے والا کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ غرض بعضوں نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہے اور مراد یصلی سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا بھی آئے ہیں اور کھڑے ہونے سے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرتا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلا ہے اس وقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہا کہ وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور ان کے نزدیک صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک اور بعضوں نے کہا وہ اخیر گھڑی ہے جمعہ کے دن کی اور قاضی عیاضؒ نے کہا اور سب اقوال کے مقدمہ میں آثار مروی ہوئے ہیں رسول اللہؐ سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جائے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابوموسیٰ کی روایت سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے (یعنی منبر پر نماز کے ہونے تک)۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت

١٩٧٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)).

۱۹۷۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے۔

١٩٧٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)).

۱۹۷۷- ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کا جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کا دن اس امت کے لیے ہدایت ہے

١٩٧٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْنَا هَدَانَا اللهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

۱۹۷۸-ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہیں اور قیامت کے دن آگے بڑھ جانے والے ہیں فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اس کی ہم کو راہ بتادی اور سب لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی تیسرے دن (یعنی اتوار کو)۔

١٩٧٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ)).

۱۹۷۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری ہیں (دنیا میں) اور سب سے پہلے ہوں گے قیامت کے دن اسی کی مثل۔

١٩٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۸۰- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم سب کے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب کے آگے ہو جانے والے ہیں اور ہم

(۱۹۷۷) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہونگے خواہ وہ فضیلت کے ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب اس لیے بیان فرمائے کہ آدمی اس میں نیکی کے لیے تیار ہوں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ابو بکر بن العربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا انکی اولاد ہونے کا اور انبیاء اور رسل کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت میں چلے جانے کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ میں داخل ہونے کا۔ غرض اس حدیث سے تمام دنوں پر جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَدَانَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَدَانَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى)).

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انھوں نے سچی بات میں اختلاف کیا۔ سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس میں اختلاف کیا اور ہم کو اللہ نے راہ بتادی پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا دن نصاریٰ کا یعنی اتوار۔

۱۹۸۱- عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)).

۱۹۸۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن ہے یعنی جمعہ جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور اس میں انھوں نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو وہ لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں (یعنی ان کی عید ہماری عید کے پیچھے ہے) تو یہود کی عید کل ہے اور نصاریٰ کی پرسوں۔

۱۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ ﷺ ((أَضَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ)) وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ.

۱۹۸۲- ابوہریرہ اور حذیفہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھلادیا جمعہ کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاریٰ کی اتوار کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی جمعہ کے دن کی۔ غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید کے دن یہ ترتیب ہوئی اور ایسے ہی وہ لوگ ہمارے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضی بينهم (یعنی ان کا فیصلہ کیا جائے گا)۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ

۱۹۸۳- مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابن ابی الزائدہ نے ان سے سعد نے ان سے ربعی بن حراش نے ان سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور لوگوں کو بھلادیا جو ہم سے پہلے تھے اور

كَانَ قَبْلَنَا)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ.

ساری روایت مثل ابن فضیل کے بیان کی (یعنی جو اوپر گزری)۔

بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن جلدی جانے کی فضیلت

١٩٨٤ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوْا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ)).

١٩٨٤- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آکر سننے لگتے ہیں اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے۔ اس کے بعد جو آئے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک انڈا خدا کی راہ میں دے۔

١٩٨٥ – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

١٩٨٥- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور عمر ناقد نے سفیان سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہؐ سے مثل اس کے۔

١٩٨٦ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُوِيَتْ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ)).

١٩٨٦- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مسجد کے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے جاتے ہیں ان کو گھٹاتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیتے اور ہر دروازہ کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کا خطبہ خاموشی سے سننے کی فضیلت

١٩٨٧ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

١٩٨٧- ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ

((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

جس نے غسل کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور خطبہ سے فارغ ہونے تک چپ رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اس کے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک اور تین دن کے اور زیادہ۔

۱۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا)).

۱۹۸۸- ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آئے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخشے جائیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریوں سے کھیلے اس نے بے فائدہ کام کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

باب: سورج ڈھلنے کے وقت جمعہ کی نماز پڑھنے کا بیان

۱۹۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

۱۹۸۹- عبداللہ کے فرزند جابرؓ نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ یعنی جمعہ کی پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو۔ حسن نے جعفر سے کہا کہ اس وقت کیا وقت ہوتا تھا؟ انھوں نے کہا کہ آفتاب ڈھلنے کا وقت۔

۱۹۹۰- و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ.

۱۹۹۰- جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی؟ انھوں نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھ چکتے تھے تب ہم جاتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔ عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ ..... جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ۔

(۱۹۸۷) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور غسل کی فضیلت۔

۱۹۹۱- عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۹۱- سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا نہ سوتے اور دن چڑھے کا کھانا نہ کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد۔ ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیاد کی کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں۔

۱۹۹۲- عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ

۱۹۹۲- ایاس بن سلمہؓ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب سورج ڈھل جاتا تھا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈتے ہوئے (یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا)۔

۱۹۹۳- عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

۱۹۹۳- ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی انھوں نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آئیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجَلْسَةِ

باب: جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۹۹٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ

۱۹۹۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم آج کل کرتے ہو۔

۱۹۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ

۱۹۹۵- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ ہمیشہ دو خطبہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے

(۱۹۹۳) ☆ ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی پڑھنا ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمع روا نہیں ہے مگر بعد زوال کے اور اس کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نوویؒ نے اس مقام میں شافعیہ وغیرہ کی تائید کی ہے مگر امام احمد کا مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتوں کو اتارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کھانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دنوں میں دیر کرتے اس لیے کہ وہ اول وقت آتے تھے۔ لہٰذا ان کاموں میں دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولیٰ یا خطبہ نہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ ڈھونڈتے اور نہ پاتے اس کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور گھروں کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے سایہ نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹوں کو آرام دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کو کام چھڑا دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پائیں۔

بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔

۱۹۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ

۱۹۹۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھتے اس نے خدا کی قسم جھوٹ کہا میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

بَابُ فِي قَوْلِه تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

باب: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان کہ جب وہ لوگ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو آپ کو چھوڑ جاتے ہیں

۱۹۹۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا.

۱۹۹۷- جابرؓ نے کہا کہ نبی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک تانڈہ آیا ملک شام سے غلہ لے کر اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ اس پر یہ آیت اتری جو سورۂ جمعہ میں ہے کہ جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

۱۹۹۸- عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا

۱۹۹۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ نبی اکرم خطبہ دے رہے تھے یہ نہیں کہا کہ کھڑے ہو کر۔

۱۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۱۹۹۹- جابرؓ نے کہا ہم نبیؐ کے ساتھ تھے جمعہ کے دن، سو ایک ٹانڈا آیا اور لوگ مسجد سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

(۱۹۹۹) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبے ضروری ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبدالبرؒ نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ ابو حنیفہؒ نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دونوں خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے لیے۔ طحاوی نے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ لخ

۲۰۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

۲۰۰۰- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے ہو کر وعظ کر رہے تھے کہ ایک قافلہ مدینہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس کی طرف بڑھے یہاں تک کہ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے ان میں ابو بکر اور عمر بھی تھے تو یہ آیت نازل ہوئی و اذا راوا تجارة.....الخ۔

۲۰۰۱- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

۲۰۰۱- کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام حکم کا بیٹا عبدالرحمٰن بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انھوں نے کہا اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تجھ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کو چھوڑنے کی وعید کا بیان

۲۰۰۲- عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ ((**لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ**)).

۲۰۰۲- حکم بن میناء سے عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آئیں نہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

باب: نماز اور خطبہ مختصر دینے کا بیان

۲۰۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

۲۰۰۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز اور خطبہ بیچ بیچ کا تھا (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا)۔

۲۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

۲۰۰۴- جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

یوں ہی ثابت ہوا رسول اللہؐ سے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے۔ (نوویؒ)

(۲۰۰۲) ☆ یعنی ان سے لطف و رحمت کو دور کر دے گا اور اس باب خیر کو باز رکھے گا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا۔

أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّاءُ عَنْ سِمَاكٍ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔

۲۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ ((**بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ**)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ ((**فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ**)) ثُمَّ يَقُولُ ((**أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ**)).

۲۰۰۵- جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانے والے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمدؐ کی چال ہے اور سب کاموں سے برے نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچ مجھ پر ہے۔

۲۰۰۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

۲۰۰۶- جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبیؐ کا خطبہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر اسؐ کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔ جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثنا کی اور پھر اس کے بعد بلند آواز سے یہ فرمایا اور اوپر کی روایت کے مثل حدیث بیان کی۔

(۲۰۰۵) ☆ اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے دوسرے قرب قیامت تیسرے امابعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مسنون ہے۔ چوتھے بدعت کی برائی۔ پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا۔ چھٹے محدثات یعنی نئے کاموں کی برائی خواہ عبادات میں ہو یا عادات۔ ساتویں آنحضرتؐ کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ آٹھویں یہ کہ ابتدائے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو مرے اور قرضہ چھوڑ جائے اور کچھ مال اس کے موافق نہ چھوڑے تو اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے پھر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۲۰۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ ((**مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ**)) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

۲۰۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے لوگوں پر اور ان لفظوں سے اس کی حمد و ثنا کرتے تھے جو اس کی درگاہ کے لائق ہیں۔ پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ بتادے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور سب باتوں سے بہتر اللہ کی کتاب ہے۔ پھر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کے یعنی جو اوپر گزری۔

۲۰۰۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**)) أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**وَعَلَى قَوْمِكَ**))

۲۰۰۸- عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ضماد ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازد شنوءہ میں سے تھا اور جنوں اور آسیب وغیرہ کو جھاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمدؐ مجنون ہیں (پناہ اللہ تعالیٰ کی)۔ تو اس نے کہا ذرا میں ان کو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں اچھا کردے۔ غرض آپ سے ملا اور کہا اے محمدؐ! میں جنون وغیرہ کو جھاڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے تو کیا آپ کو خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا ان الحمدللہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیاں اللہ میں ہیں۔ میں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتائے اسے کون بہکائے اور جسے وہ بہکائے اسے کون راہ بتائے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندہ اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اب بعد حمد کے جو کہو کہوں۔ ضماد نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو۔ الحمدللہ کہ ضماد پر ایمان کا روپ چڑھ گیا غرض رسول اللہؐ نے ان کو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا بھئی میں نے کاہنوں کی باتیں سنیں جادوگروں کے اقوال سنے شاعروں کے اشعار سنے مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر ضماد نے کہا اپنا ہاتھ لائیں کہ میں اسلام کی بیعت کروں۔ غرض انھوں نے بیعت کی اور رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم سے اور تمہاری قوم (کی

قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.

طرف) سے بیعت لیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور وہ ان (ضماد) کی قوم پر گزرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچھ نہیں لوٹا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے۔ انھوں نے حکم کیا کہ جاؤ اسے پھیر دو اس لیے کہ یہ ضماد کی قوم ہے (اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان میں آچکے ہیں)۔

۲۰۰۹- عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا**)).

۲۰۰۹- واصل بن حیان نے کہا کہ ابووائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمارؓ نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ۔ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان! تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر آپ ذرا اس خطبہ کو طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تب عمارؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا۔ اور بعض بیان جادو ہوتا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے)۔

۲۰۱۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ** قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ **فَقَدْ غَوِيَ**)).

۲۰۱۰- عدی بن حاتمؓ نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور اس نے کہا من يطع الله و رسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى (یعنی جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہؐ نے فرمایا تو کیا برا خطیب ہے یوں کہو من يعص الله ورسوله۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فقد غوى۔

۲۰۱۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى

۲۰۱۱- صفوان بن یعلیٰ نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے

(۲۰۱۰) ☆ ومن يعصهما کے الفاظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے تو اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہے اور ومن يعص الله ورسوله کو اسی لیے پسند کیا۔

(۲۰۱۱) ☆ اس حدیث سے خطبہ میں قرآن پڑھنا ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف اور ...

الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ.

وَنادوا يٰملك ليقض علينا ربك۔

٢٠١٢- عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

۲۰۱۲- عمرہ کی بہن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقران المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

٢٠١٣- وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٠١٤- عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضي الله عنه قَالَتْ مَا حَفِظْتُ ق إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا.

۲۰۱۴- حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کہ میں نے سورۂ قٓ مگر رسول اللہؐ کے منہ مبارک سے سن کر کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہؐ کا تنور ایک تھا۔ یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہؐ سے (سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا)۔

٢٠١٥- عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

۲۰۱۵- ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورۂ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ اس کو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے۔

٢٠١٦- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.

۲۰۱۶- عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھائے ہے (یعنی دعا کے لیے)۔ تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تو رسول اللہ کو دیکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی انگلی سے۔

ﷺ شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

(۲۰۱۶) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور روا نہیں ہے اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

۲۰۱۷- و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۰۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کا بیان

۲۰۱۸-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((**أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ**)) قَالَ لَا قَالَ ((**قُمْ فَارْكَعْ**)) رَكْعَتَيْنِ.

۲۰۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)۔

۲۰۱۹-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرْ الرَّكْعَتَيْنِ

۲۰۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۲۰-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((**أَصَلَّيْتَ**)) قَالَ لَا قَالَ ((**قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ**)) وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ ((**صَلِّ رَكْعَتَيْنِ**)).

۲۰۲۰- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھو اور قتیبہ کی ایک روایت میں ہے دو رکعت پڑھ۔

۲۰۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ ((**أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ**)) قَالَ لَا فَقَالَ ((**ارْكَعْ**)).

۲۰۲۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور نبی اکرم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں؟ اس نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا پڑھ۔

(۲۰۱۸) ☆ یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور اس کے بعد خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کے وقت نہ پڑھے اور حدیثیں ان پر حجت ہیں۔

مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابرؓ سے انھوں نے نبیؐ سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں۔

٢٠٢٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۲۰۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آئے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لے۔

٢٠٢٣-عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((قُمْ فَارْكَعْهُمَا)).

۲۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی۔ آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی؟ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھو اور ان کو پڑھ لو۔

٢٠٢٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا))

۲۰۲۴- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اے سلیک اٹھو اور دو رکعت پڑھ لو۔ اور مختصر پڑھو۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضروری ہے دو رکعت مختصر ادا کرے۔

بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: دوران خطبہ دین کی تعلیم دینے کا بیان

٢٠٢٥- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

۲۰۲۵- حمید بن ہلال نے کہا ابو رفاعہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب مسافر اپنا دین دریافت کرنے کو آیا ہے نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اس کے پائے لوہے کے تھے آپ اس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ پھر آپ نے آکر خطبہ کو تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے)۔

(۲۰۲۴) ☆ اس حدیث کے عام حکم نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا۔ معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ کو یہ حدیث نہیں پہنچی۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ میں کیا پڑھے

۲۰۲۶- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ...... أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۰۲۶- ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے کہا مروان نے ابوہریرہؓ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور آپ مکہ کو گیا اور ابوہریرہؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورۂ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو حضرت علیؓ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے (یعنی حضرت علیؓ کی تقلید سے نہیں پڑھتا بلکہ متبع دلیل ہوں۔ سبحان اللہ صحابہ کو اس قدر تقلید سے نفرت تھی کہ یہ کہنا پسند نہیں آیا اور رسول اللہؐ کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے ان پر جو تقلید پر جان دیتے ہیں)۔

۲۰۲۷- عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۲۰۲۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

۲۰۲۸- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں اور جمعہ میں **سبح اسم ربك الاعلی** اور **هل اتاك حديث الغاشية** پڑھا کرتے تھے اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں تب بھی انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

۲۰۲۹- وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۰۲۹- مسلمؒ نے فرمایا یہی روایت کی مجھ سے قتیبہ نے ان سے ابو عوانہ نے ان سے ابراهیم نے اسی اسناد سے۔

۲۰۳۰- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ.

۲۰۳۰- عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سوائے سورۂ جمعہ کے اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا **هل اتاك حديث الغاشية**۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کیا پڑھے؟

۲۰۳۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

۲۰۳۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ھل اتی علی الانسان حین من الدھر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور منافقون۔

۲۰۳۲- و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ و

۲۰۳۲- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انھوں نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے۔

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

۲۰۳۳- اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اس کے دونوں نمازوں میں جیسے سفیان نے روایت کی۔

۲۰۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى.

۲۰۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور ھل اتی پڑھتے تھے۔

۲۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ الٓمٓ تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا

۲۰۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل پہلی رکعت میں اور ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً دوسری میں پڑھتے تھے۔

۲۰۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا**)).

۲۰۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھ لے۔

۲۰۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۰۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

(۲۰۳۴) ☆ اس سے ان سورتوں کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا۔

ﷺ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا)) زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑھ لو۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو۔

۲۰۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((مِنْكُمْ)).

۲۰۳۸- ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھ لے اور جریر کی روایت میں منکم یعنی تم میں سے کا لفظ نہیں۔

۲۰۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ

۲۰۳۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب جمعہ پڑھ چکتے تھے تو گھر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کرتے تھے۔

۲۰۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ

۲۰۴۰- عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہؐ کے نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے۔ پھر گھر میں دو رکعت پڑھتے۔ یحییٰ نے کہا کہ مجھے خیال گزرتا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالکؒ کے روبرو قرأت حدیث کے وقت) پھر ان کو ضرور پڑھتے۔

۲۰۴۱- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۲۰۴۱- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبیؐ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے۔

۲۰۴۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ

۲۰۴۲- عمر بن عطاء نے کہا کہ نافع بن جبیر نے ان کو سائب کی طرف بھیجا اور کچھ ایسی چیز کو پوچھا جو انھوں نے دیکھی تھی معاویہؓ سے نماز میں تو سائب نے کہا ہاں میں نے ان کے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں پھر جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پھر نہ کرنا یعنی فرض اور سنت کے بیچ میں نہ بات کی نہ اس جگہ سے ہٹے اور جب جمعہ پڑھ چکنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا

(۲۰۳۸) ☆ معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں واجب نہیں مستحب ہیں اور محدثین رحمہم اللہ کی احتیاط دیکھئے کہ ایک لفظ جو جریر کی روایت میں نہ تھا اس کو بھی بیان کر دیا حالانکہ اس کو اصل مطلب میں کچھ دخل نہ تھا۔

تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

یا نکلنا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا کہ ہم کو رسول اللہؐ نے یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دونوں نمازوں کو ایسا نہ ملاویں کہ ان کے بیچ میں نہ بات کریں اور نہ نکلیں۔

۲۰۴۳- و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرْ الْإِمَامَ.

۲۰۴۳- مسلمؒ نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حجاج بن محمد نے ان سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطاء نے کہ نافع بن جبیر نے ان کو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب اس نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں کیا۔

☆ ☆ ☆

(۲۰۴۲) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کر دینا چاہیے کہ دونوں کے بیچ میں یا بات کرے یا کہیں چلا جائے۔

كِتَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ (۱)

نماز عیدین کا بیان

۲۰۴۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا ((أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يُدْرَى حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ ((فَتَصَدَّقْنَ)) فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

۲۰۴۴- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ تو ان سب بزرگوں کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے یعنی خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انھوں نے لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بٹھانا شروع کیا۔ پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے آپ کے ساتھ بلالؓ بھی تھے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پھر فرمایا کہ تم نے ان سب کا اقرار کیا کہ اس میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہاں اے نبی اللہؐ کے۔ راوی نے کہا معلوم نہیں وہ کون تھی۔ پھر انھوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلایا اور کہا لاؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں او روہ سب چھلے اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

---

(۱) ☆ نماز عیدین شافعیؒ اور جمہور اصحاب شافعیؒ اور جماہیر علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب۔ غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اس کو چھوڑ دیں تو انکے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہوں تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی قتال واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بار بار عود کرتی ہے۔

(۲۰۴۴) ☆ اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبیؐ! جب آویں تیرے پاس ایمان لانے والیاں عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ سے کہ نہ شریک کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبیؐ، ولی، پنجہ، شدہ، گور، چلہ، امام، امام زادہ کسی کو) اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پاؤں سے بہتان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے۔

۲۰۴۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

۲۰۴۵- ابن عباسؓ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپؐ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ۔

۲۰۴۶- و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ

۲۰۴۷- جابرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے عید الفطر کے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور جب فارغ ہوئے اترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلالؓ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں۔ راوی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا؟ انھوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری۔ میں نے عطاء سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس

ان کے لیے اللہ سے بخشش مانگ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ آیت سورۂ ممتحنہ میں ہے۔ غرض اس آیت کے موافق آپ نے ان سے اقرار لیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتوں کا عید میں حاضر ہونا مسنون ہے اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتوں کو مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضروری۔ اور صدقہ تطوع میں ایجاب و قبول ضروری نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورتوں کو اپنے مال میں سے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ دینا روا ہے۔

(۲۰۴۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام خطبہ کے بعد ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو اوامر و نواہی ضروریہ سمجھائیں۔

مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان سے اسمٰعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اس کے۔

فَتَحَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

جائے جب خطبہ سے فارغ ہو اور ان کو نصیحت کرے؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بے شک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جائیں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ ((**تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ**)) فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((**لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ**)) قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

۲۰۴۸- جابرؓ نے کہا کہ میں نماز عید میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلالؓ پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندھن ہیں۔ سو ایک عورت ان کے بیچ سے کھڑی ہو گئی پچکے رخساروں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا اس لیے کہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری۔ راوی نے کہا پھر خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے اور ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیں اور ہاتھوں کے چھلے۔

۲۰۴۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ.

۲۰۴۹- ابن عباسؓ اور جابرؓ نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید الاضحیٰ میں پھر میں نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو یہ قول ہے ابن جریج راوی کا تو انھوں نے کہا یعنی ان کے شیخ عطا نے خبر دی کہ مجھے جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ۔ وہ دن ایسا ہے کہ اس دن نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

۲۰۵۰- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ

۲۰۵۰- عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیغام بھیجا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جب ان سے اول اول لوگوں نے

(۲۰۴۹) ☆ اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اس دن پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اس کو مسنون جاننا حماقت ہے اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور سلف سے اس میں خلاف منقول نہیں۔

لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ یہی کرتے تھے۔ سو ابن زبیرؓ نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی۔

۲۰۵۱–عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

۲۰۵۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

۲۰۵۲– عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۲۰۵۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۲۰۵۳– عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الِابْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا

۲۰۵۳- ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ عید قربان اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ پر پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے۔ غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ہو کر نکلا یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن صلت نے ایک منبر بنا رکھا تھا گارے اور اینٹوں سے۔ مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف۔ پھر جب میں نے دیکھا تو اس سے کہا نماز کا پہلے پڑھنا کہاں گیا؟ اس نے کہا اے ابو سعید! چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی

(۲۰۵۳) ☆ بخاری کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد بھی مروان کے ساتھ پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز خطبہ کے بعد بھی روا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جائے گی مگر سنت ترک ہو گی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ بلا

سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ.

کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم بہتر کام کر سکو اس سے جو میں جانتا ہوں (یعنی بدعت سنت کے برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہونا تو کجا)۔ غرض یہ بات میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھرا۔

بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِلرِّجَالِ

باب: عیدین کے روز عورتوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی اباحت کا بیان

۲۰۵۴- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

۲۰۵۴- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدین میں لے جائیں جوان کنواری لڑکیوں اور پردہ نشین عورتوں کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ذرا دور رہیں۔

۲۰۵۵- عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتْ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ.

۲۰۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے چند الفاظ کے فرق سے۔

۲۰۵۶- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ ((لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)).

۲۰۵۶- ام عطیہؓ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہؐ نے کہ لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک میں اور مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اڑھا دے بہن اس کی اپنی چادر۔

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى

باب: عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

ﷺ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی۔

(۲۰۵۶) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے۔

۲۰۵۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا.

۲۰۵۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان یا عید الفطر میں نکلے اور دو رکعت پڑھی کہ نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے۔

۲۰۵۸- و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۵۸- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے ان سے ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھ سے ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے۔ دونوں نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

۲۰۵۹- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۲۰۵۹- عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اضحیٰ اور نماز فطر میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ان میں ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے۔

۲۰۶۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ.

۲۰۶۰- ابو واقد روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا ”اقتربت الساعة“ اور ”ق والقران المجید“

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

باب: ایام عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی رخصت کا بیان جس میں گناہ نہ ہو

۲۰۶۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ

۲۰۶۱- عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس

(۲۰۶۱) ☆ نوویؒ نے کہا گانے میں علماء کا اختلاف ہے اہل حجاز کی ایک جماعت اس کو مباح کہتے ہے اور مالکؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے

وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا**)).

انصار کی دو لڑکیاں تھیں کہ وہ بعاث کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تھا گا رہی تھیں۔ (بعاث وہ لڑائی تھی جو اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں کفر کی حالت میں ہوئی تھی اور اس میں اوس جیتے تھے) اور وہ لڑکیاں گانے کا پیشہ نہیں کرتی تھیں تو ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہؐ کے گھر میں اور یہ عید کے دن میں تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنی ان کو دل خوش کرنے دو)

٢٠٦٢- و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ

٢٠٦٢- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٠٦٣- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى

٢٠٦٣- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکرؓ آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منیٰ کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں وغیرہ میں) گا رہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور

لله ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعیؒ کے مذہب میں مکروہ ہے اور امام مالکؒ کا یہی مذہب مشہور ہے اور جن لوگوں نے مباح کہا ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگوں نے منع کیا ہے انھوں نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرأت بڑھانے والا تھا اور اس میں کوئی مفسدہ نہ تھا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانے والا ہو شر اور زنا کی۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور کا غلبہ تھا اور اس میں لڑکیوں کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعروں کا پڑھنا تھا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کچھ گانے والیاں نہ تھیں کہ جو شوق دلاتی ہیں فحش کا اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو۔ نہ ان کے اشعار ایسے تھے جن سے یہ شرور پیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنی غنا زنا کا منتر ہے اور نہ وہ گانا ان لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں کنکرے ہو اور تانیں ہو اور آوازوں کا ملانا اور لفظوں کا گھٹانا بڑھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑھنے کو گانا کہتے ہیں۔ غرض یہ گانا وہ ہرگز نہیں جس میں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اس کو روا رکھا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے جس میں کوئی مضمون فسق کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر انھوں نے ان اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں اور پڑھے گئے اشعار نبیؐ کے روبرو۔ غرض یہ سب مباح ہیں حرام نہیں۔

مسلمؒ نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ نے اور ابو کریب نے دونوں نے ابو معاویہ سے اس نے ہشام سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں۔

(٢٠٦٣) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کے مکان کھیل کود کی چیزوں سے پاک رہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضروری ہے کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کریں کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پہنچے۔ اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ لله

بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ)) وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ.

رسول اللہ اپنے سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے تھے تو ابو بکرؓ نے ان دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ نے اپنا کپڑا اٹھایا اور فرمایا اے ابو بکر! ان لڑکیوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں ان حبشیوں کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور میں لڑکی تھی۔ تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی طالب ہو گی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

٢٠٦٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ.

٢٠٦٤- سب مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائے ہوئے تھے اور حبشی لوگ رسول اللہ کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلتے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہاں تک کہ میں ہی سیر ہو کر لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہو گی وہ کتنی دیر تماشا دیکھے گی (یعنی تب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار نہ ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا)۔

٢٠٦٥- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ

٢٠٦٥- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں بعاث کی

لیٹ رہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مباح کام میں تھیں اور آپ نے منہ اس لیے ڈھانپ لیا کہ وہ شرمائیں نہیں اور اس میں آپ کی رافت اور رحمت اور حلم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ مباح ہے سرور اور خوشی کے وقت۔ پس نکاح وغیرہ میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بھی عید میں داخل ہے کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ کی مسجد میں کھیلتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کھیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد میں سیکھنا اور کھیلنا روا ہے۔ اگر عورتیں ایسے کھیل مردوں کے دیکھیں تو روا ہے بغیر اس کے کہ ان مردوں کی نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو باتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بھی نہ ہو تو شافعیہ کے اس میں دو قول ہیں اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقل لمومنات یغضضن من ابصارھن۔ اور رسول اللہ نے ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ کو ایک اندھے سے پردہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم تو اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھا ہے۔ غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اس میں تصریح نہیں ہے کہ ان کے بدنوں کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے سے پہلے کا ہو۔ غرض کہ اس حدیث سے رسول اللہ کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیبیوں کے ساتھ ثابت ہوا۔

بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ حَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَ قَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((**دَعْهُمَا**)) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَ كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَ الْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِمَّا قَالَ ((**تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ**)) فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَقَامَنِيْ وَرَآءَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَ هُوَ يَقُوْلُ ((**دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ**)) حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ ((**حَسْبُكِ**)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((**فَاذْهَبِيْ**)).

لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ ان کی طرف سے پھیر لیا اور پھر ابو بکرؓ آئے اور مجھے جھڑکا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہؐ کے پاس اور رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان دونوں کے چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے۔ سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضرت سے خواہش ظاہر کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتی ہو۔ میں نے کہا ہاں پھر مجھے آپ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد ارفدہ کی تم اپنے کھیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا جاؤ۔

۲۰۶۶– عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهِمْ.

۲۰۶۶- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار عید کے دن حبشی آکر مسجد میں کھیلنے لگے اور رسول اللہؐ نے مجھے بلایا اور میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کے کھیل کود کو دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں ہی ان کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی۔

۲۰۶۷– وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَ لَمْ يَذْكُرْ: فِي الْمَسْجِدِ.

۲۰۶۷- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے یحییٰ بن زکریا نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انھوں نے مسجد کا ذکر نہیں کیا۔

۲۰۶۸– عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلَّعَّابِيْنَ وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ اَنْظُرُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ اَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ.

۲۰۶۸- مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں چاہتی ہوں ان کو دیکھوں اور کھڑے ہوئے رسول اللہؐ اور میں بھی دروازہ میں کھڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیلتے تھے۔ عطاء نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے یا حبشی۔ ابن عتیق نے کہا حبشی تھے۔

۲۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعْهُمْ يَا عُمَرُ)).

۲۰۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبشی کھیلتے تھے اپنے تیروں سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کنکریوں کی طرف جھکے کہ ان کو ماریں تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر! ان کو کھیلنے دو۔

☆ ☆ ☆

كِتَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ (1)

نمازِ استسقاء کا بیان

۲۰۷۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

۲۰۷۰- عبداللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو الٹا (یہ گویا نیک فال تھا کہ پروردگار ہمارا اسطرح رت بدل دے) جب قبلہ کی طرف منہ کیا۔

(۱) ☆ علماء کا اجماع ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استسقاء مسنون ہے یا نہیں؟ ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین سب کے خلاف ہے اور ان سب کے مقابل میں اکیلے ان کا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انھوں نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہؐ نے استسقاء میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہوا ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقاء کے لیے دعا کی کہ وہ استسقاء کے لیے بھی کافی سمجھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر بھی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔ غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائیں گی اس لیے کہ اس میں زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے۔

غرض خلاصہ یہ کہ استسقاء کی تین قسمیں ہیں اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولیٰ ہے اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑھنا اور اس سے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب سے کامل ہے۔ (نووی)

(۲۰۷۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ استسقاء کے لیے باہر نکلنا مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کے لیے بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا الٹنا بھی مستحب ہے۔ شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جائے تب الٹے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا الٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلادلیل اس کی سنیت کا انکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کے تھوڑا جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جماہیر کا مذہب یہ ہے کہ نماز خطبہ سے پہلے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالکؒ بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کے اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب یہی ہے۔ صلوٰۃ استسقاء کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کے اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پر اجماع ہے مثل عید کے مگر الصلوٰۃ جامعۃ کا مضائقہ نہیں۔ (نووی)

۲۰۷۱- عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۰۷۱- عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو رکعت پڑھی۔

۲۰۷۲-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

۲۰۷۲- عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی کے لیے دعا مانگی اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں تو قبلہ کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا۔

۲۰۷۳- عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۰۷۳- عباد بن تمیم مازنی نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقاء کے لیے نکلے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑھیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: استسقاء میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا بیان

۲۰۷٤- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۰۷۴- انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۲۰۷٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۲۰۷۵- انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۰۷٦- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ

۲۰۷۶- انسؓ نے کہا کہ نبیؐ نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقاء میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کے دونوں بغلوں کی

(۲۰۷۴) ☆ ہاتھوں کا اتنا بلند اٹھانا آپ سے استسقاء میں مروی ہے اور دعا میں اتنا بلند نہ ہوتا اگرچہ اٹھایا جاتا۔

(۲۰۷۵) ☆ بلا کے دور ہونے، قحط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسے ہی مسنون ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو ہاتھوں کی پیٹھ آسمان کی طرف کرے۔

(۲۰۷۶) ☆ چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے۔ ن

حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

سفیدی دکھائی دیتی اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کی یا دونوں بغلوں کی۔

٢٠٧٧- عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٢٠٧٧- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: استقاء میں دعا مانگنے کا بیان

٢٠٧٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُغِثْنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا**)) قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ

٢٠٧٨- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازہ سے کہ دار القضاء کی طرف ہے اور رسول اللہ کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہؐ کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ لوگوں کے مال برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں۔ سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔ غرض سلع کے پیچھے سے ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا (یہ آپ کا معجزہ ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا) پھر اللہ کی قسم ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک۔ پھر ایک شخص آیا اسی دروازہ سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول

؎ مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحییٰ نے ان سے ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالکؓ نے نبیؐ سے روایت کی اس کے مانند۔

(٢٠٧٨) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استقاء میں دعا بھی کافی ہے اور مینہ کی موقوفی کے لیے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کے لیے لوگوں کا میدان میں اجتماع اور نماز مشروع نہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ)) قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي.

صلی اللہ علیہ وسلم! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ بارش کو روک دے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برساؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برساؤ۔ غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے۔ شریک نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کیا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا؟ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا (بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا)۔

۲۰۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ.

۲۰۷۹- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں ایک قحط پڑا اور آپ ایک دن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کے ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے دعا میں عرض کیا اے اللہ! ہمارے گرد برسانہ ہم پر۔ غرض آپ جدھر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے ادھر سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ آنگن کی طرح بیچ میں سے کھل گیا اور قنات کا نالہ ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی۔

۲۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتْ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنْ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ

۲۰۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہو گئے اور پکار کر کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے! مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث آخر تک اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور مدینہ میں ایک بوند

(۲۰۷۹) ☆ قنات مدینہ کے نالوں میں سے ایک نالہ کا نام ہے۔

بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

نہ گرتی تھی اور میں نے دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں سے کھلا ہوا تھا۔

۲۰۸۱- و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تَهُمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

۲۰۸۱- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے اسامہ نے ان سے سلیمان بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جانے کو ڈرتا تھا (یعنی مینہ کی شدت سے)۔

۲۰۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ تُطْوَى.

۲۰۸۲- انس بن مالکؓ کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی۔

۲۰۸۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ ((لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ تَعَالَى)).

۲۰۸۳- انسؓ نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ

باب: آندھی اور بادل کے وقت پناہ مانگنے اور بارش کے وقت خوش ہونے کا بیان

۲۰۸٤- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ

۲۰۸۴- نبیؐ کی بی بی حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا (یعنی عذاب الٰہی سے ڈرتے) اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے پھر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں

(۲۰۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ بھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ معنی ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنی ظاہری بلا تکلیف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

((إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي)) وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ ((رَحْمَةٌ)).

نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہ ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب مینہ دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

٢٠٨٥- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ((**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ**)) قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ((**لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا**)).

٢٠٨٥- نبیؐ کی بی بی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ **نبیؐ کی عادت** مبارک تھی کہ جب جھونکے کی آندھی آتی **اللھم سے ارسلت بہ** تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بہتری اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بہتری اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور جو اس کے اندر ہے اس کی برائی سے اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے پھر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ غرض اس بات کو حضرت عائشہؓ نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے دیکھ کر بدلی ہے جو ان کے آگے آئی ہے کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے۔

٢٠٨٦- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ

٢٠٨٦- نبیؐ کی بی بی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ کو قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپ کے چہرہ میں ڈر معلوم ہونے لگتا۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! میں اور لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ

(٢٠٨٥) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اس کو خدا کا خوف نہ رہے بلکہ جتنا اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کا قرب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی خوف اس کی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالیٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اس کے عذاب اور عتاب سے پناہ مانگتا رہے۔

(٢٠٨٦) ☆ سچ ہے یہ مصرع ؎ نزدیکاں را بیش بود حیرانی -- اس شہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ ﷺ

فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا)).

اس میں پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! مجھے خوف رہتا ہے اس کا کہیں اس میں عذاب نہ ہو اس لیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب ایک قوم نے عذاب کو دیکھا تو یوں کہا کہ یہ بدلی ہے ہم پر برسنے والی۔

بَابُ فِي رِيحِ الصَّبَا وَالدَّبُورِ

باب: بادصبا اور تیز آندھی کا بیان

۲۰۸۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ)).

۲۰۸۷- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی ہے۔

۲۰۸۸- و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۲۰۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

☆ ☆ ☆

ﷺ یوں ڈرتے ہیں تو ہم گناہگاروں کو کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم سے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

(۲۰۸۷) ☆ صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جس کو پروائی کہتے ہیں اور دبور جو مغرب سے آئے اور اسے پچھوا کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

کسوف کا بیان

۲۰۸۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا

۲۰۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا۔ سو آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور شافعیؒ کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کھل گیا تھا پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور

(۲۰۸۹) ☆ علماء کا اجماع ہے کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ باجماعت اس کو ادا کریں اور اہل عراق (یعنی احناف) نے کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں۔ مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کی رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرلے مگر سجدے ہر رکعت میں دو ہی ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مثل اور نمازوں کے ایک ہی رکوع ہر رکعت میں ہو۔ مگر شافعی مذہب احادیث صحیحہ کے موافق ہے اور ابن عبدالبر نے بھی اس کو صحیح کہا ہے اور بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین رکوع بھی آئے ہیں اور چار بھی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور اضبط ہیں۔ مگر قوی مذہب یہ ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے۔ باقی رہی سورۂ فاتحہ، الخ

رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنْ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ))۔

خیرات کرو۔ اے امت محمدؐ! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اللہ کی قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔ سن لو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۲۰۹۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ))۔

۲۰۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۲۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنْ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ

۲۰۹۱- رسول اللہؐ کی بی بی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہؐ کی مبارک زندگی میں سورج گہن ہوا اور آپ نکلے مسجد میں اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہؐ نے لمبی قرأت پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور **سمع اللہ لمن حمدہ** کہا اور **ربنا لک الحمد** اور پھر کھڑے رہے اور لمبی قرأت پڑھی کہ پہلی قرأت سے ذرا کم تھی پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا رکوع کیا لمبا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر کہا **سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد** پھر سجدہ کیا اور ابو طاہر راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ

لہ سو قیام اول میں تو باتفاق علماء پڑھنا ضروری ہے اور قیام ثانی میں بھی پڑھنا۔ یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا۔ مالکیہ میں سے یہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا نہ چاہیے اور طول قرأت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور سجدہ کے طول کے بھی محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبے بھی بعد نماز کے مستحب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں۔

مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابو معاویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ہیں اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ رہو میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔

رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَقَالَ أَيْضًا ((فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ)) اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ و قَالَ الْمُرَادِيُّ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ)) وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور دو سجدے) اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی تعریف کی ان لفظوں سے جو اس کی شان کے لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے ان میں گہن نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے)۔ پھر جب تم گہن کو دیکھو تو جلد نماز پڑھنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے اوپر سے کھول دے اور فرمایا آپ نے کہ میں نے اس جگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جن کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے کو دیکھا کہ چاہتا ہوں کہ ایک گچھا لے لوں جنت میں جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا اور مرادی راوی نے اتقدم کہا معنی دونوں کے ایک ہیں اور بے شک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کو ہٹا تھا اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا ایک آدمی کا نام ہے) اور اسی نے سب سے پہلے سانڈ چھوڑے اور ابو طاہر راوی کی حدیث تو وہیں تمام ہو گئی جہاں آپ نے فرمایا تھا کہ جلدی نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔

۲۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۲- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور آپ نے مدینہ میں ایک پکارنے والے کو بھیجا کہ یوں پکار دے کہ سب لوگ مل کر نماز ادا کرو۔ غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی (یعنی تکبیر اولیٰ اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے)۔

۲۰۹۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى

۲۰۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

اور چار رکوع کئے اور چار سجدے دو رکعتوں میں۔

۲۰۹۴- قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۴- زہری نے کہا کہ خبر دی مجھے کثیر بن عباسؓ نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کئے دو رکعتوں میں اور چار سجدے کئے۔

۲۰۹۵- و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۰۹۵- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے حاجب بن ولید نے ان سے محمد بن حرب نے ان سے محمد بن ولید نے ان سے زہری نے ان سے کثیر بن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۰۹۶-عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ((**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((**إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَاذْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَنْجَلِيَا**)).

۲۰۹۶- عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جس کو میں سچا جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہؓ تھیں کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں اور آپ نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے۔ غرض پڑھتے دو رکعت کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے اللہ ڈراتا ہے پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ دونوں صاف ہو جائیں۔

۲۰۹۷- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۲۰۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے (یعنی دو رکعت میں) اور چار سجدے۔

بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ

باب: نمازِ خسوف میں عذابِ قبر کا بیان

۲۰۹۸- عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتْ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيْ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ فَقَالَ ((**إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ**)) قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

۲۰۹۸- عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہؓ سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پناہ اللہ کی۔ پھر سوار ہوئے رسول اللہؐ ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں بھی نکلی اور عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہؐ اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لے گئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ آپکے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے۔ عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ فرماتی تھیں کہ میں نے اس کے بعد سنا رسول اللہؐ پناہ مانگا کرتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

۲۰۹۹- و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۲۰۹۹- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن مثنی نے ان سے عبدالوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کے۔

بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۲۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَاكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ)).

باب: نماز کسوف کے وقت جنت اور دوزخ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا پیش کیا گیا

۲۱۰۰- جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور ان دنوں میں بڑی گرمی تھی۔ پھر رسول اللہؐ نے اپنے یارو کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کی اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا۔ غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئیں اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک گچھا اس میں سے لینا چاہتا تو ضرور ہی لے لیتا یا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا ہے کہ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی اور دوزخ میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے۔ اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک وہ کھل نہ جائے۔

(۲۱۰۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہو بلی کے سبب سے اس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا عذاب اس پر ہوتا ہو۔ چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی۔

۲۱۰۱- وَ حَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً)) وَلَمْ يَقُلْ ((مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ))

۲۱۰۱- مسلمؒ نے کہا کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان مسمعی نے ان سے عبدالملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کے مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بلند آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی۔

۲۱۰۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

۲۱۰۲- جابرؓ نے کہا سورج گہن ہوا ایک بار رسول اللہؐ کے زمانہ میں جس دن آپ کے صاحبزادے ابراہیم انتقال کر گئے تھے۔ سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبیؐ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع کیے۔ اس طرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرأت کی اور لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے یعنی طول میں پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرأت کی دوسری قرأت سے کم۔ پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ ان میں سے ہر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا او رہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے اور سب صفیں آپ کے ساتھ پیچھے ہٹیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب پہنچ گئے پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپ کے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ کی) پھر آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت کہ آفتاب کھل چکا تھا۔ پھر فرمایا اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور بے شک ان دونوں میں کسی آدمی کے مرنے سے گہن نہیں لگتا ہے پھر جب تم دیکھو اس میں سے کچھ تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے اور کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اس کو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز میں۔ چنانچہ دوزخ آئی اور جب آئی کہ جب تم نے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اس کی لو مجھے لگ جائے (سبحان اللہ اتنے بڑے

فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ)).

نبی کو اللہ ان پر رحمت کرے اور سلام بھیجے دوزخ سے اتنا خوف ہے پھر ہم کو کتنا لازم ہے) اور وہ یہاں تک قریب ہوئی کہ میں نے اس میں ٹیڑھے منہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنے تئیں گھسیٹتا تھا آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کرتا تھا کہ اس نے اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنی چادر کپڑا وغیرہ) اگر اس کا مالک آگاہ ہوا تو کہہ دیا یہ چیز میری کھونڈی میں اٹک گئی اور اگر اس کا مالک غافل ہو گیا تو وہ لے کر چل دیا اور یہاں تک کہ میں نے اس بلی والی کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو میرے آگے آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور چاہتا تھا کہ اس کے کچھ پھل توڑ لوں کہ تم دیکھو۔ پھر میں نے خیال کیا کہ نہ کروں۔ غرض جن چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو۔

٢١٠٣- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِي

٢١٠٣- اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ سو میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انھوں نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا۔ میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کی قدرت کی)؟ انھوں نے اشارہ سے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ضرورت کے وقت اشارہ جائز ہے)؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک مشک

(٢١٠٣) ☆ یہ جو کہا کہ میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا یعنی لوگوں کی دیکھا بھالی سے میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا مقلد بے معنی تھا اور مضمون رسالت کی دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا۔

کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں اور چاند او سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاضؒ نے اس کے خلاف دعوے کیا ہے مگر قول ان کا اس آیت سے رد ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں جائز ہے کہ پورا گہن نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور تل

مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)) لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ)) لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَيُقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ)) لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ ((لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ)).

سے جو میرے بازو پر تھی اپنے سر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر اس کے بعد کہا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسے میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر یہاں میں نے اس کو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا ہے؟ پھر اگر قبر والا مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمدؐ ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے اور ان پر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے اور سیدھی راہ کی خبر لے کر آئے اور ہم نے ان کی حدیث قبول کی اور ان کا کہنا مانا۔ تین بار وہ یہی جواب دے گا پھر وہ (یعنی فرشتہ) اس سے کہے گا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سو تا رہ۔ اور منافق کہتا ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا۔

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا

۲۱۰۴- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے اور ابو کریب نے دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس نے فاطمہ سے اس نے اسماء سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا؟ اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کے جو انھوں نے ہشام سے روایت کی۔

۲۱۰۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

۲۱۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

ف بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کسوف وہ ہے کہ پورا تغیر آ جائے خواہ چاند میں اور خواہ سورج میں اور امام لیثؒ نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے میں ہو اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عروہ کا ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اسکے وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں۔

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتْ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ.

٢١٠٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

۲۱۰۶- ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ نے کہا کہ نبیؐ ایک دن گھبرائے مراد یہ تھی کہ جس دن سورج گہن ہوا تھا اور آپ نے گھبراہٹ سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلے یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کو لا کر دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی نہ جانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ سے مروی ہوئے ہیں بہت دیر کھڑے رہنے کے سبب سے۔

٢١٠٧- و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي.

۲۱۰۷- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اس کے اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے بہت دیر تک کہ کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسماءؓ کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی ایک عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

٢١٠٨- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَزِعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ.

۲۱۰۸- اسماء رضی اللہ عنہا نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا اور اس کے بعد کہا کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہے۔ پھر میں کھڑی رہی پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنی قومہ قیام کے برابر تھا)۔

٢١٠٩- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

۲۱۰۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا اور آپ نے لوگوں کے ●

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ ((**إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ ((**إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ**)) قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**بِكُفْرِهِنَّ**)) قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ ((**بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ**)).

ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا سورۂ بقرہ کے برابر پھر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا لمبا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا لمبا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی برابر میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر بسنے والی اس کی عورتیں دیکھیں۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیوں اے رسول اللہ کے! آپؐ نے فرمایا انکی ناشکری کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی ان پر احسان کرے۔ پھر وہ عورت اس کی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

۲۱۱۰- وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ

۲۱۱۰- مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحاق یعنی ابن عیسیٰ نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلام نے اسی اسناد سے مثل اس کے صرف اتنا ہی کہا کہ انھوں نے کہا ثم رایناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہم نے آپ کو کہ پیچھے ہٹے۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

باب: آٹھ رکوع اور چار سجدوں والی نماز کا بیان

۲۱۱۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ.

۲۱۱۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہؐ نے آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے یعنی دو رکعت میں اور حضرت علیؓ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۲۱۱۲- عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا.

۲۱۱۲- ابن عباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صلوٰۃ کسوف میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا' پھر قرأت کی' پھر رکوع کیا' پھر قرأت کی پھر رکوع کیا' پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

بَابُ ذِكْرِ النِّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ

باب: نماز کسوف پکارنے کا بیان

۲۱۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُودِيَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنْ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ.

۲۱۱۳- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا اور پکارا گیا کہ سب مل کر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع سجدے نہیں کیے۔

۲۱۱۴- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنْ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ)).

۲۱۱۴- ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے۔

۲۱۱۵- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ

۲۱۱۵- عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت سے نہیں گہناتے بلکہ یہ

لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا)).

دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم انہیں گہنایا ہوا دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

٢١١٦ - عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

۲۱۱۶- اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جس دن ابراہیم کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت سے گہنا گیا ہے۔

٢١١٧ - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ الشَّمْسُ وَقَالَ ((يُخَوِّفُ عِبَادَهُ)).

۲۱۱۷- ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن لگا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے اتنا لمبا ان کی کسی نماز میں نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں کہ اللہ ان کو بھیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پھر جب ایسے کچھ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علاء کی روایت میں کسفت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔

٢١١٨ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتَّى جُلِّيَ عَنْ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

۲۱۱۸- عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ میں تیر پھینک رہا تھا رسول اللہ کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ دیکھوں رسول اللہ کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن میں آج کے دن۔ میں ان تک پہنچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اور آپ نے دو رکعت پڑھی اور دو سورتیں پڑھیں۔

(۲۱۱۸) ☆ اس روایت سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑھی مگر یہ مراد نہیں مگر راوی نے مضمون مقدم و مؤخر روایت کیا ہر فعل کو آپ کے جمع کر کے رکھ دیا اور چونکہ دوسری روایت میں انہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ کے پاس جب پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسلئے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑھی ہو اور آخر کے دو قیاموں میں دو سورتیں پڑھیں پچھلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی۔ سب روایتوں کے ملانے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

٢١١٩- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتْ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

٢١١٩- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب میں حضرتؐ کے پاس آیا تو آپ کو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں۔

٢١٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

٢١٢٠- یہ حدیث بھی اسی طرح ہے جس طرح اوپر گذری- چند الفاظ کا فرق ہے-

٢١٢١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((**إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا**)).

٢١٢١- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے، جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

٢١٢٢-عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ ﷺ ((**إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ**.

٢١٢٢- حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں گہن لگا سورج کو رسول اللہؐ کے زمانہ میں جس دن ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے، نہیں گہن لگتا ان کو کسی کی موت کی وجہ سے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ پس جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن کھل جائے۔

(٢١١٩) ☆ اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز میں آ کر ملے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ (۱)

جنازوں کا بیان

بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲۱۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

۲۱۲۴- و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۲۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

باب: مرنے والے کو لاالہ الااللہ کی تلقین کا بیان

۲۱۲۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو جو قریب مرنے کے ہوں ان کو لاالہ الااللہ سکھاؤ۔

۲۱۲۴- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۲۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ لوگوں کو لاالہ الااللہ کی تلقین کرو۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۲۱۲۶- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: مصیبت کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

۲۱۲۶- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو

---

(۱) ☆ جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کے زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کے زیر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ جب جیم کے زبر سے کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زیر سے کہیں تو وہ چیز مراد ہو گی جس پر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز زبر ہی سے آتی ہے۔

(۲۱۲۵) ☆ ان کو لاالہ الااللہ سکھاؤ اس لیے کہ ان کا آخر کلام لاالہ الااللہ ہو کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کا یہ آخر کلام ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو کہنا کہ کہیں تنگ آ کر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑھ لے پھر چپ ہو رہیں۔ ہاں اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کر دیں تاکہ اس کا آخری کلمہ کلمۂ توحید ہو۔

مسلمؒ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے ان سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے اور کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند سے۔

يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ ((أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ)).

اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یااللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو دیتا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لیے کہ ان کا پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی دعا پڑھی (اناللہ سے واخلف لی خیرا منہا تک) تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہؓ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ان کی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ ان کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اللہ کھو دے گا۔

٢١٢٧- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

٢١٢٧- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو بھی شخص مصیبت کے وقت "انا للہ" سے "خیراً منہا" تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت کا اجر دیتے ہیں اور بہترین نعم البدل عطا فرماتے ہیں۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا تو اللہ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

٢١٢٨- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ

٢١٢٨- اوپر والی حدیث کی طرح ہی حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

(٢١٢٦) ☆ اس سے انا للہ اور اس کے بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی۔

أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

۲۱۲۹- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ**)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ ((**قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً**)) قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: مریض اور میت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟

۲۱۲۹- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا یوں دعا کر اللھم اغفرلی سے حسنہ تک یعنی اے اللہ مجھے اور اس کو بخش دے او مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔ کہتی ہیں کہ میں نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اچھا بدل عطا کیا یعنی محمدؐ۔

بَابُ فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ إِذَا حُضِرَ

۲۱۳۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((**إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ**)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((**لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ**)) ثُمَّ قَالَ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ**)).

باب: مریض کی آنکھیں بند کرنا اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۱۳۰- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کو آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں پھر ان کو بند کر دیا اور فرمایا کہ جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری باتوں پر۔ پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بخش دے ابو سلمہ کو اور بلند کر ان کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ ہو جا ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں اور بخش دے ہم کو اور ان کو اے پالنے والے عالموں کے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں۔

۲۱۳۱- عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ)) وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((افْسَحْ لَهُ)) وَزَادَ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ أُخْرَى سَابِعَةٌ نَسِيتُهَا.

۲۱۳۱- خالد الحذاء نے اسی اسناد سے' مانند اوپر کے روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرتؐ نے دعا میں عرض کیا کہ یااللہ خلیفہ ہو تو ان کا انکے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا کہ یااللہ ان کی قبر چوڑی کر اور افسح کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بھول گیا۔

بَابُ فِي شُخُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتْبَعُ نَفْسَهُ

باب: روح کے پیچھے میت کا آنکھیں کھلی رکھنے کا بیان

۲۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ)) قَالُوا بَلَى قَالَ ((فَذَلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ)).

۲۱۳۲- ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آدمی کو دیکھو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

۲۱۳۳- و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۱۳۳- مسلمؒ نے کہا اور یہی حدیث روایت کی مجھ سے قتیبہ بن سعید نے ان سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے ان سے علاء نے اسی سند سے۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر رونے کا بیان

۲۱۳۴- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنْ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ.

۲۱۳۴- عبید بن عمیر نے کہا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہ مسافر پرائی زمین میں مر گیا' میں اس کے لیے ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہو گا' غرض میں نے رونے کی تیاری کی' ایک عورت اور آ گئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے' وہ چاہتی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہؐ اس کے آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اس کو دوبارہ نکالا ہے؟ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی۔

(۲۱۳۴) ☆ نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہ اخلاق تھے رسول اللہؐ کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اس لیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز رہیں۔

۲۱۳۵- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوْ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ((ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).

۲۱۳۵- اسامہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ان کا ایک لڑکا موت کے قریب ہے۔ تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو ان کو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔ وہ خبر لانے والا پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں (اس سے دوسرے کو قسم دینا جائز ہوا)۔ پھر نبیؐ اٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ اور معاذ بن جبلؓ بھی چلے اور اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھا لائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا وہ پرانے مشکیزہ میں کھنکھناتا تھا۔ سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے اللہ کے رسول! (یعنی رونے کو صبر کے خلاف سمجھا)۔ آپ نے فرمایا رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں۔

۲۱۳۶- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ

۲۱۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۱۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى

۲۱۳۷- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو

(۲۱۳۵) ☆ معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا، چلانا، بین کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، چھاتی کوٹنا، رانیں پیٹنا، کھڑے پچھاڑیں کھانا شیوہ ایمان نہیں۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے ان سے ابو فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احول سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے۔

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ ((أَقَدْ قَضَى)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ ((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ يَرْحَمُ)).

رسول اللہؐ ان کو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمنؓ اور سعدؓ اور عبداللہؓ ان کے ساتھ تھے۔ پھر جب ان کے پاس آئے تو بے ہوش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا)۔ پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے۔ آپ نے فرمایا سنتے ہو اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا، وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے)۔

بَابُ فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى

باب: مریض کی عیادت کے بیان میں

۲۱۳۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ)) فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ)) فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

۲۱۳۸- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعدؓ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ان کی عیادت کرتا ہے؟ آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تھیں نہ موزے اور نہ ٹوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہؓ کا اور دنیا سے بیزاری تھی) اور ہم چلے جاتے تھے اس کنکریلی زمین میں یہاں تک کہ ان تک پہنچے اور لوگ جو سعدؓ کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہؐ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ان کے پاس گئے۔

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

باب: صدمہ کی ابتدا کے وقت صبر کرنے کا بیان

۲۱۳۹-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

۲۱۳۹- حضرت انسؓ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا صبر وہی ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)).

جو صدمہ کے شروع میں ہو۔ (اس لیے کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے۔ مثل ہے شام کے مردے کو کب روئے۔)

۲۱۴۰– عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ)).

۲۱۴۰- انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا تم کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر جب آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا وہ تو اللہ کے رسولؐ تھے تو اس کو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپ کے دروازہ پر آئی اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیاداروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

۲۱۴۱– و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ.

۲۱۴۱- مسلمؒ نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن حبیب حارثی نے ان سے خالد نے یعنی ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے ان سے عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلمؒ نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کے اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت میں یہ ہے کہ نبیؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی۔

بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

باب: گھر والوں کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان

۲۱۴۲– عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۱۴۲- عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ پر حفصہؓ رونے لگیں (یہ

(۲۱۴۲) ☆ اس بارے میں کئی روایتیں حضرت عمر اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہؓ جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں کہ ان راویوں کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تزر وازرة وزر اخرى یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر اوروں کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا؟ اور یہ حدیث جس سے حضرت عمرؓ استدلال کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ☜

نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)).

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے میری بٹی چپ رہو۔ کیا تم جانتی نہیں ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے۔

٢١٤٣- عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

۲۱۴۳- حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ کرنے کے سبب سے۔

٢١٤٤-و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)).

۲۱۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

٢١٤٥- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۴۵- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے۔ بے ہوش ہو گئے اور لوگ ان پر چیخ کر رونے لگے۔ پھر جب ان کو ہوش ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٦- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۴۶- ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے صہیب! تو جانتا نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ زندہ کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٧- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيَّ

۲۱۴۷- ابو موسیٰ نے کہا جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ اپنے گھر آئے اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے۔ سو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو؟ کیا

ﷺ ہو رہا ہے۔ غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا نہ ان کے رونے سے۔ اور علماء نے حضرت عمرؓ کی روایتوں کی یوں تاویل کی ہے کہ مراد ان سے وہ مردہ ہے جو رونے اور نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر گیا ہو اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بے شک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود روئیں اور اس نے وصیت نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت نوحہ سے ہو تو اس پر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور اس پر غم کھاتا ہے اور دل دکھاتا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے۔ (نوویؒ)

تَبْكِي قَالَ إِي وَاللَّهِ لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ يُبْكَى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ**)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أُولَئِكَ الْيَهُودَ.

مجھ پر روتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ پر روتا ہوں اے مومنوں کے سردار! تب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس پر لوگ روئیں وہ عذاب کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ سے کیا' انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جن کو حضرت نے ایسا فرمایا تھا۔

٢١٤٨ – عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ**)) وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ ((**أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ**)).

٢١٤٨- انسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو حفصہؓ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو انھوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ جس پر چیخ کر روئیں اس پر عذاب ہوتا ہے اور صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر رونے لگے تو ان کو بھی حضرت عمرؓ نے کہا کہ جس پر چیخ کر روئیں تو اس پر عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٩ – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ**)) قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي

٢١٤٩- عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمرؓ کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے یعنی ابن عمر کے پاس عمرو بن عثمان تھے اور ابن عباسؓ بھی آئے کہ ان کو ایک شخص لاتا تھا جو ان کو لے آیا کرتا تھا (یعنی وہ نابینا تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دی ان کو ابن عمرؓ کی جگہ سے پھر وہ آئے اور میرے بازو پر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں (یعنی ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ) کے بیچ میں تھا کہ اتنے میں گھر میں سے ایک رونے کی آواز آئی اور ابن عمرؓ نے کہا گویا اشارہ کیا عمروؓ کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر ان رونے والوں کو منع کر دیں (یعنی ان کو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے لوگوں کے رونے سے اور عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو عام فرمایا (یعنی اس کی قید نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرتؐ نے یہود کے لیے فرمائی تھی)۔ اس پر ابن عباسؓ نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب بیداء میں پہنچے (بیداء ایک مقام کا نام

أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوَ لَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ**)) قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ((**إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى**)) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ.

ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہوا ہے تو مجھ سے امیر المومنینؓ نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے؟ پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب تھے پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان کو حکم دو کہ ہم سے ملیں۔ میں نے کہا ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہو ان کے ساتھ ان کی بیوی۔ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہو گئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب' تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا نہیں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ مردہ اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر کہا عبداللہؓ نے مطلق کہہ دیا کہ ان کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ لوگوں کے بعض رونے سے عذاب پاتا ہے۔ پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمرؓ نے کہا۔ تب انھوں (یعنی ام المومنین) نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردہ کو اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے اور رلاتا بھی وہی ہے اور ہنساتا بھی وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ ایوب نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہؓ کو خبر پہنچی حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ کے قول کی تو انھوں نے فرمایا کہ

(۲۱۴۹) ☆ نوویؒ نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس پر قسم کھا سکتے ہیں جیسے ام المومنینؓ نے قسم کھائی۔

تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ وہ جھٹلائے جاسکتے ہیں مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔(یعنی مراد یہ کہ حضرتؐ نے یہ بات یہودیا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اس کو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا۔)

٢١٥٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنْ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ**)).

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ**)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ

٢١٥٠- عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا مکہ میں اور ہم آئے کہ ان کے جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ بھی آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھے (اس لیے میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا) پھر عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم اس رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے اس پر۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیداء میں پہنچے تو وہاں چند سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیبؓ تھے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انھوں نے کہا ان کو بلاؤ۔ ابن عباسؓ نے کہا میں ان کے پاس گیا اور صہیب سے کہا چلو اور امیر المومنین سے ملو۔ پھر جب حضرت عمرؓ کو زخم لگا تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو کہا عمرؓ نے صہیبؓ کو اے صہیب! کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ)) وَلَكِنْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ.

انتقال کیا میں نے اس کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا اللہ عمرؓ پر رحم کرے حضرت نے ایسا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کسی کے رونے سے مومن پر عذاب نہیں کرتا بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے لوگوں کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں اور ابن عباسؓ نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

۲۱۵۱- و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو.

۲۱۵۱- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر نے ان سے سفیان نے ان سے عمرو نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انھوں نے کہا ہم جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کہا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے۔

۲۱۵۲-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ)).

۲۱۵۲- عبداللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردہ پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ)).

۲۱۵۳- ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردہ پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحمت کرے کہ انھوں نے سنا کچھ اور اس کو یاد نہ رکھا۔ حقیقت اس کی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ ﷺ کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔

۲۱۵۴- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۲۱۵۴- ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزر چکا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی

(۲۱۵۴) ☆ اس حدیث سے تہذیب و اخلاق حضرت عائشہؓ کا معلوم ہوا کہ مسائل مختلفہ میں کس خوبی اور حسن سے عبداللہ بن عمرؓ کا قول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ)) وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ)) وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ)) ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

اللہ عنہ بھول گے رسول اللہؐ نے تو یہی فرمایا تھا کہ اس پر عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اس پر رو رہے ہیں اس وقت اور یہ قول بھول عبداللہؓ کی ایسی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنویں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر جو فرمایا اور عبداللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہا کرتا تھا (یعنی ان کی زندگی میں) وہ سچ نکلا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا ہے ان کو جو قبروں میں ہیں ان کے اس حال کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے دوزخ کی بیٹھکوں میں۔

۲۱۵۵- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ.

۲۱۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۱۵۶- عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

۲۱۵۶- عمرہ نے خبر دی کہ انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن کو بخشے انھوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا یہ تو اس پر روتے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

ﷲ ذکر کیا۔ ایک جگہ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے۔ دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّيَاحَةِ

باب: میت پر رونے کی وعید

۲۱۵۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)).

۲۱۵۷- علی بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کا بیٹا قرظہ تھا اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جائے گا اس کو اس کے سبب سے قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

۲۱۵۸- و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۵۸- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے محمد بن قیس نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہ نے انھوں نے نبیؐ سے مثل اوپر کے روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابن ابی عمر نے ان سے مروان بن معاویہ نے ان سے سعید بن عبید طائی نے ان سے علی بن ربیعہ نے ان سے مغیرہ بن شعبہؓ نے انھوں نے نبیؐ سے مثل ا ر روایت کے۔

۲۱۵۹- و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۶۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ**)) وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.

۲۱۶۰- ابو مالک نے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے ایک اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا' تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھے بین کر کے رونا۔ اور بین کرنے والی اگر توبہ نہ کرے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر گندھک کا پیرہن اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔

(۲۱۶۰) ☆ اس حدیث سے بین کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغرہ کے ظاہر نہ ہوں تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اس کے بعد نہیں۔

٢١٦١- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ**)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

٢١٦١- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ان کو دروازہ کی دڑاڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں (یعنی چیخ چلا کر جو شرع میں منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو روکو۔ پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کیا کہ انھوں نے نہیں مانا۔ آپ نے پھر دوبارہ اس کو فرمایا کہ جاؤ ان کو روک دو۔ وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم کو انھوں نے ہرا دیا اے رسول اللہ کے! حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا ان کے منہ میں خاک ڈال دے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیری ناک میں اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا حضرت تجھے حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھیں۔

٢١٦٢- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ.

٢١٦٢- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبداللہ بن نمیر نے اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی مجھ سے ابو الطاہر نے ان سے عبداللہ بن وہب نے ان سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے ان سے عبدالصمد نے ان سے عبدالعزیز نے یعنی ابن مسلم نے۔ ان سب نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے اس کے مانند اور عبدالعزیز کی روایت میں یہ لفظ ہیں **ما ترکت رسول اللہ ﷺ من العی** یعنی نہ چھوڑا تو نے رسول اللہؐ کو تھکانے سے۔

٢١٦٣- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ

٢١٦٣- ام عطیہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت کے

(٢١٦١) ☆ اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رونا نوحہ اور چیخنے کے ساتھ تھا ورنہ آپ ان کے روکنے میں اتنا مبالغہ نہ فرماتے اس لیے کہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں ہے اور اس سے رسول اللہ کی علو ہمت معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اصحابؓ کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر روتے ہوں اور آپکا فرمانا استحباب کے طریق پر تھا۔

اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ.

ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں تو کسی نے اقرار کو پورا نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیمؓ اور ام علاءؓ اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذؓ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی۔

٢١٦٤- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنُحْنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ

٢١٦٤- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت میں یہ وعدہ کیا کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گی سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے وعدہ پورا نہ کیا ان میں ام سلیم بھی ہیں۔

٢١٦٥- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِلَّا آلَ فُلَانٍ)).

٢١٦٥- ام عطیہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری يبايعنك یعنی جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں بیعت کرنے کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور وہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی نہ کریں۔ تو ان باتوں میں جن کی رسول اللہؐ نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا۔ پھر میں نے حضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کہیں نوحہ نہ کروں گی مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اس لیے کہ وہ میرے نوحہ میں جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی۔

بَاب نَهْيِ النِّسَاءِ عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: عورتوں کے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت

٢١٦٦- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

٢١٦٦- محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا۔

٢١٦٧- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

٢١٦٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَاب فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کے غسل کے بارے میں

٢١٦٨- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ

٢١٦٨- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی

(٢١٦٥) ☆ اس حدیث سے بھی نوحہ کا حرام ہونا ثابت ہوا کہ آپ نے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ نہ کریں اور ام عطیہؓ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ نہ کریں سوا اس قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسی کو خاص کر دے۔

(٢١٦٨) ☆ معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا ضروری ہے اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرورت ہے تو پانچ بار یا سات بار نہلائیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو تو چوتھی بار ضرورت نہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثومؓ تھی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)) فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

صاجزادی کو نہلاتے تھے یعنی ان کے جنازہ کو تو آپ نے فرمایا ان کو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتوں سے اور ڈال دو آخر میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر دی اور آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا (یعنی برکت کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں)۔

۲۱۶۹- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

۲۱۶۹- ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین لڑیں کیں۔

۲۱۷۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

۲۱۷۰- ام عطیہؓ نے کہا کہ نبیؐ کی ایک صاحبزادیؓ کی وفات ہو گئی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم ان کی صاحبزادیؓ کو غسل دیتی تھیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی جیسے یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۱- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ)) إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

۲۱۷۱- حفصہ نے ام عطیہؓ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں کہا کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ یا سات بار اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور حفصہؓ نے کہا کہ ام عطیہؓ نے کہا کہ ہم نے ان کے سر کے بال کی تین لڑیں کر دیں۔

لله تھیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینب تھیں اور آخری پانی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے جسم کو سخت کرتا ہے او جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکوں کے کپڑوں سے برکت[1] لینا روا ہے۔

(۲۱۷۱) ☆ یعنی ایک لٹ آگے بالوں کی اور دو پیچھے کیں جیسے اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

---

[1] برکت لینے سے مراد یہ ہے کہ کسی متقی موحد متبع سنت کی چادر میں کفن دینا جائز ہے۔

٢١٧٢- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۲۱۷۲- ام عطیہ فرماتی ہیں کہ اس کو طاق مرتبہ غسل دو تین مرتبہ، پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور ام عطیہ نے بالوں کو کنگھی کر کے تین حصے بنا دیئے۔

٢١٧٣- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي**)) قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ ((**أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ**)).

۲۱۷۳- ام عطیہؓ نے کہا کہ جب رسول اللہؐ کی صاحبزادی زینبؓ وفات فرما گئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ نے تہبند پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کر دو (یعنی بدن سے لگا رہے تا برکت کا موجب ہو)۔

٢١٧٤- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ ((**اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ**)) بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا

۲۱۷۴- ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلا رہی تھیں آپ نے فرمایا طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آ چکا اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہؓ نے کہا پھر ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنپٹیوں کی طرف کی اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

٢١٧٥- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ((**ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا**)).

۲۱۷۵- ام عطیہؓ نے کہا کہ جب ہم کو رسول اللہؐ نے حکم دیا اپنی صاحبزادی کو غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دھونا۔

٢١٧٦- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ((**ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا**)).

۲۱۷۶- ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے موقع پر ان سے فرمایا کہ دائیں جانب سے شروع کرو اور وضو کے اعضاء سے ابتداء کرو۔

بَابُ فِي كَفَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو کفن دینے کا بیان

٢١٧٧- عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ

۲۱۷۷- خبابؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو۔ سو ہماری

(۲۱۷۷) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ کفن میت کے راس المال سے دینا چاہیے اور وہ قرضوں کی ادائیگی پر مقدم ہے۔ اس لیے کہ حضرتؐ نے ان کے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اس پر دینا ہے یا نہیں اور اذخر ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو

اللّٰهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ**)) وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

مزدوری اللہ پر ہو چکی سو تم میں کسی نے تو ایسا کیا کہ اس نے اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ کھایا ان ہی میں سے مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے کھل جاتے اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا کھل جاتا۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ اذخر ایک گھاس ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے کہ اس کے پھل پک گئے اور اس میں چن چن کر کھاتا ہے (یعنی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی)۔

۲۱۷۸- و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۱۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۱۷۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۱۷۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے تھے (سحول یمن میں ایک جگہ کا نام ہے) جو روئی کے تھے کہ ان میں کرتا تھا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپ کے لیے خریدا گیا تھا کہ آپ کو کفن دیں پھر نہ دیا اور تین چادروں میں دیا جو سفید سحول کی بنی ہوئی تھیں۔ اور حلہ کو عبداللہ

ﷺ تو سر کی طرف کر دیں اور پیر کھلے رہیں تو کسی اور چیز سے ڈھانپ دیں اور اگر بہت کم ہو تو ستر عورت کر دیں اس لیے کہ ان کا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے صحابہ کرامؓ کا اخلاص اور زہد معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ اور رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جان دینا فخر جانتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گزار اور ثنا خواں تھے۔

(۲۱۷۹) ☆ حلہ عرب میں چادر اور تہبند کو کہتے ہیں اور حضرتؐ کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کیونکہ چوتھا کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ماہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعیؒ نے اور جمہور علماء نے اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہے کہ ان تینوں کے سوا ﷺ

بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَنَّهَا حَتَّى أُكَفَّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا.

بن ابی بکر نے لیا اور کہا میں اسے رکھ چھوڑوں گا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں گا۔ پھر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اس کے نبیؐ کے کفن کے کام آتا۔ سو اس کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

۲۱۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أُكَفَّنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُكَفَّنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۱۸۰- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ کو یمن کے حلہ میں لپیٹا تھا جو عبداللہ بن ابی بکرؓ کا تھا پھر اتار ڈالا اور آخر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔

۲۱۸۱- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۲۱۸۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۱۸۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ

۲۱۸۲- ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچھے تو انھوں نے فرمایا سحول کے تین کپڑے تھے۔

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو ڈھانپنے کا بیان

۲۱۸۳-عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُجِّيَ

۲۱۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

قمیص اور عمامہ بھی ہو۔ اور انھوں نے اس حدیث کا مطلب یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قمیص کے سوا تھے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس لیے کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا تھا وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کرتوں میں جن میں آپ نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور حجت لانے کے قابل نہیں۔ اس لیے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اس کا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف کہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ.

اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو یمن کی ایک چادر اڑھادی گئی۔

٢١٨٤- و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

۲۱۸۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فِي تَحْسِينِ كَفَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو اچھے کپڑوں میں کفن دینے کا بیان

٢١٨٥-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)).

۲۱۸۵- جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا اور انکو ایسا کفن دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھپتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا۔ پس جھڑ کا ہم کو رسول اللہؐ نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن کیا۔ حضرت نے نماز نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جائے اور آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے (تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اس کے تمام بدن کا)۔

بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو جلدی لے جانے کا بیان

٢١٨٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ

۲۱۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر نیک ہے تو

(۲۱۸۵) ☆ شاید آپ کی خفگی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرتؐ کی نماز کے ان کو دفن کر دیا اور رات کے دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ میت کا دفن کرنا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جائے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مراد نہیں کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک وصاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو۔ (النوویؒ)

(۲۱۸۶) ☆ جنازہ لے کر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اس پر اتفاق ہے

صَالِحَةً فَخَيْرٌ لَعَلَّهُ قَالَ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

اسے خیر کی طرف لے جاتے ہو اور اگر بد ہے تو اسے اپنی گردن سے اتارتے ہو۔

٢١٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

٢١٨٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢١٨٨- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

٢١٨٨- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر تو وہ نیک تھا تو تم اس کو بھلائی کے قریب کر دو گے اور اگر اس کے علاوہ تھا تو تم اس کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

باب: جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے جانے کی فضیلت

٢١٨٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى)) حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْآخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً.

٢١٨٩- ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جائے اس کو قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ راوی نے کہا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ابو طاہر کی حدیث تمام ہو گئی اور دوسرے دو راویوں نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہؓ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قراریط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا)۔

ﷺ ہے کہ مرد ہی اٹھائیں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضروری ہے اگرچہ وہ بد جنازہ بھی ہو کہ آپ نے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو۔ پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبدالرزاق سے انھوں نے معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انھوں نے سعید سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے نبیؐ سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا مگر انھوں نے مرفوع کیا اس کو۔

۲۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ.

۲۱۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا اور عبدالاعلیٰ نے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں ان کے دفن سے یہ لفظ کہا اور عبدالرزاق نے کہا کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

۲۱۹۱-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ ((وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ)).

۲۱۹۱-اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۲۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ)).

۲۱۹۲- ابوہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کی کہ جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط ہیں۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر ہے۔

۲۱۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ)) قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ ((مِثْلُ أُحُدٍ)).

۲۱۹۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو کوئی جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اس کو قبر میں رکھ دیا گیا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ میں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احد کے برابر۔

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

۲۱۹۴- ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو جنازہ کے ساتھ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی ان کی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ بھیجا تو انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہا۔ تب تو ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم نے تو بہت سے قراطوں کا نقصان کیا۔

(۲۱۹۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ثواب کا دوسرا قیراط جب ملے گا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے۔

(۲۱۹۴) ☆ اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہؓ کا اور آپ کی کمال جامعیت معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ دین میں شبہ ہو تو ان سے دریافت کرو۔ سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذٰلک فضل اللہ یوتیه من یشاء۔

٢١٩٥- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((**مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ**)) وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

٢١٩٥- عامر بن سعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا اے عبداللہ رضی اللہ عنہ سنتے ہو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں؟ کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جائے دفن ہونے تک تو اسکو دو قیراط ثواب ہے۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کے لوٹ جائے تو اس کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خباب رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو پوچھیں۔ وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مٹھی بھر کے کنکریاں ہاتھ میں لیں اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے یعنی فکر میں تھے۔ غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کو سچا کہتی ہیں۔ تب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت سے قیراط کا نقصان کیا۔

٢١٩٦- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ**)).

٢١٩٦- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے سعد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کے اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبیؐ سے پوچھا قیراط کو تو آپ نے فرمایا احد پہاڑ کے برابر۔

٢١٩٧- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ ((**مِثْلُ أُحُدٍ**)).

٢١٩٧- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شُفِّعُوا فِيهِ

۲۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱)

باب: جس کا جنازہ سو آدمیوں نے پڑھا تو ان کی سفارش قبول کی گئی

۲۱۹۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے اس کی مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شُفِّعُوا فِيهِ

۲۱۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

باب: جس کا جنازہ چالیس افراد نے پڑھا ان کی سفارش قبول کی گئی

۲۱۹۹- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند مر گیا قدید یا عسفان میں (قدید او رعسفان مقام کے نام ہیں) تو انھوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور ان کو خبر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ضرور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے۔ ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انھوں نے شریک ابن ابی نمر سے روایت کی۔ انھوں نے کریب سے انھوں نے ابن عباسؓ سے۔

(۲۱۹۸) ☆ مترجم ۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر پاک عقیدہ رکھنے والے مومنوں کو جمع فرمائے اور ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے۔

بَابُ فِيمَنْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنْ الْمَوْتَى

۲۲۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)) وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ((وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ)).

۲۲۰۱- و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ.

باب: جس مرد کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے

۲۲۰۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار فرمایا۔ دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اسے کہا برا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ تین بار فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اسے اچھا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اور دوسرا گزرا لوگوں نے اسے برا کہا آپ نے تین بار فرمایا کہ واجب ہو گئی اس کا مطلب کیا ہے' کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا جس کو تم نے اچھا کہا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو برا کہا اس پر دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۲۲۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰) ☆ اس حدیث میں آپ نے ایک کلمہ کو تین تین بار اہتمام اور تاکید کے واسطے فرمایا اور صحابہ کرامؓ کا اچھا کہنا واقع کے موافق تھا۔ اسی لیے ان کو اللہ تعالیٰ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے لیے مومنوں کے دلوں میں بھلائی پیدا کر دیتا ہے اور بروں کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیوں برا کہا حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ موتیٰ کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان موتیٰ کے لیے ہے جن کا نفاق اور بدعت اور فسق کھلا ہوا نہ ہو اور جو کھلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اس کو اس نظر سے کہہ دینا کہ لوگ چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ اس میں اور زندوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جس کی صحابہ نے مذمت کی تھی وہ کھلا ہوا منافق تھا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَاحٍ مِنْهُ

باب: مستریح اور مستراح کی وضاحت کا بیان

۲۲۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((**مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ**)) مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ ((**الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ**)).

۲۲۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس سے ایک ج گزرا کہ یہ خود آرام پانے والا ہے اور اس کے جانے سے اور لوگو نے آرام پایا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اس کا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفوں سے آرام پاتا ہے (یع موت کے وقت) اور بد آدمی کے جانے سے بندے اور شہر ا درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

۲۲۰۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ((**يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ**)).

۲۲۰۳- اسی مفہوم کی حدیث اس سند سے بھی بیان کی گئی ہے۔

بَابُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر تکبیر کہنے کا بیان

۲۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

۲۲۰۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن انھوں نے انتقال ک اور عیدگاہ میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی)۔

۲۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا

۲۲۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو رسول اللہ

(۲۲۰۲) ☆ معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار ے تکلیف پاتے ہیں۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے ان سے یحییٰ نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے عبدالرزاق نے دونوں یعنی یحییٰ اور عبدالرزاق نے عبداللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن عمرو سے انھوں نے کعب بن مالکؓ کے ایک فرزند سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نبیؐ سے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ ہیں یستریح من اذی الدنیا ونصبها الی رحمة الله یعنی مومن دنیا کی تکلیفوں سے اور اس کی چوٹ چپیٹ سے آرام پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کی طرف جگہ کرتا ہے۔

(۲۲۰۴) ☆ اس حدیث سے نماز جنازہ ثابت ہوئی اور اس پر اجماع ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلادلیل اس کا خلاف کیا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((**اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ**)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی جس دن کہ انھوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو (یہ ہمدردی ہے)۔ ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن میتب نے اور ابوہریرہؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ صف باندھی عیدگاہ میں اور نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۲۰۶- و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

۲۲۰۶- مسلمؒ نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عمرو ناقد نے اور حسن حلوائی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند ہیں۔ انھوں نے روایت کی ہم سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے انھوں نے صالح سے انھوں نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت کے دونوں سندوں سے۔

۲۲۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

۲۲۰۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اصحمہ کی جس کا لقب نجاشی تھا اور چار تکبیریں کہیں۔

۲۲۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ**)) فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۲۲۰۸- جابر بن عبداللہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا آج اللہ کے ایک نیک بندہ اصحمہؓ نے انتقال کیا ہے اور آپ کھڑے ہوئے اور ہمارے امام نے اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۲۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ**)) قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ.

۲۲۰۹- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ایک بھائی کا انتقال ہوگیا سو کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو۔ پھر ہم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو صفیں باندھ دیں۔

۲۲۱۰-عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((**إِنَّ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ**)) يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ ((**إِنَّ أَخَاكُمْ**)).

۲۲۱۰- عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی فوت ہوگیا اٹھو اور جنازہ کی نماز پڑھو۔ اس سے مراد نجاشی تھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نماز جنازہ کا بیان

۲۲۱۱- عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ.

۲۲۱۱- شعبیؒ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ایک قبر پر نماز پڑھی میت کے دفن کے بعد اور چار تکبیریں کہیں۔ شیبانی نے شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا ایک معتبر نے 'عبداللہ بن عباسؓ نے یہ لفظ حسن کی حدیث کے ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ پہنچے رسول اللہؐ ایک تازہ قبر پر اور نماز پڑھی اس پر او ر لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر سے پوچھا کس نے تم سے کہا؟ انھوں نے کہا ایک ثقہ نے جن کے پاس ابن عباسؓ آئے تھے۔

۲۲۱۲- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

۲۲۱۲- مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے ان سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجھ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونوں نے روایت کی عبدالواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ان سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے اور کہا کہ روایت کی ہم سے عبیداللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے۔ ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے نبیؐ سے مثل اس کے اور کسی کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔ مسلمؒ نے کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انھوں نے شعبہ سے انھوں نے اسمٰعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو غسان مسمعی نے انھوں نے یحییٰ بن ضریس سے انھوں نے ابراہیم بن طہمان سے انھوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کے مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیریں کہنے کا ذکر نہیں۔

۲۲۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

۲۲۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۱٤- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ.

۲۲۱۴- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھی۔

۲۲۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي)) قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ ((دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ)).

۲۲۱۵- ابوہریرہؓ نے کہا کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اس کو حضرتؐ نے نہ پایا تو پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ مر گئی آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہ کی۔ کہا گویا انھوں نے اس کو حقیر جان کر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ لوگوں نے بتائی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑھنے سے۔

۲۲۱٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا.

۲۲۱۶- عبدالرحمٰن نے کہا کہ زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے تھے۔

(۲۲۱۵) ☆ اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز رکھا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہیں چل سکتا اور اس حدیث سے رسول اللہؐ کے حسن اخلاق اور تواضع اور اپنے صحابہ کی خبر گیری اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کے دنیا و آخرت کے مصالح کی فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے۔

(۲۲۱٦) ☆ امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیروں سے زیادہ نہ کہے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور فقہاء کا صحیح قول یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے۔ تمام ہوا کلام نوویؒ کا۔

مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک معتبر راوی کہتا ہے کہ رسول اللہؐ نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول گا جب تک خود آپ سے پانچ کی نہی بالتصریح نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد میں ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ سے پانچ تکبیریں صحیح ہوئیں اور صحابہ آپ کے بعد چار بھی کہتے تھے پانچ بھی چھ بھی اس کے بعد یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پھر کہا امام علی بن ابی طالب نے سہل بن حنیف کے جنازہ پر چھ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پر پانچ

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

۲۲۱۷- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)).

۲۲۱۷- عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جائے یہاں تک کہ آگے چلا جائے یا زمین پر اتارا جائے۔

اور لوگوں پر سوا صحابہ کے چار۔ ذکر کیا اس کا دار قطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے انھوں نے ابن عینیہ سے کہ انھوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چھ اور سات کہا کرتے تھے اور یہ آثار صحیحہ ہیں تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اور نبیؐ نے چار سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اور آپ کے بعد صحابہ نے چار سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے منع کیا انھوں نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہؐ نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑھی اس میں چار ہی تکبیریں کہیں اور یہ آپ کا اخیر فعل ہے اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث میں حلال نے اپنے علل میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے حارث نے خبر دی ہے کہ کسی نے امام احمد سے پوچھا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑھی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثیں اپنے دل سے گھڑا کرتا تھا اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مہران نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرشتوں نے جب حضرت آدمؑ پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں اور کہا یہ تمہارے لیے سنت ہے اے بنی آدم! اور اس حدیث کا حال سنیے کہ اثرم نے کہا محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس آیا یعنی امام احمد کے پاس تو انھوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ راوی ہیں میمون سے وہ ابن عباس سے کہ فرشتوں نے آدمؑ کی نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں تو اس کو ابو عبد اللہ امام احمدؒ نے بڑی انوکھی بات جانی اور کہا ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہوتی ہیں اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے اور پکّے تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس روایت کو ابو الملیح کی طرف منسوب کریں ان کو بہت ناگوار ہوئی اور منع کرنے والوں نے بیہقی کی روایت سے دلیل پکڑی جو یحییٰ نے ابی سے روایت کی انھوں نے نبیؐ سے کہ فرشتوں نے آدمؑ پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں یہ روایت صحیح نہیں اور مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیریں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ سے کہا کہ معاذ کے یار شام سے آئے ہیں اور انھوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبد اللہ نے کہا تکبیریں کچھ مقرر نہیں ہیں امام جتنی تکبیریں کہے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیر دے تم بھی سلام پھیر دو۔

(۲۲۱۷) ☆ امام نوویؒ نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کھڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازہ کے ساتھ گیا ہے اس کے بیٹھنے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سے جب تک جنازہ رکھا نہ جائے نہ بیٹھتے اور اوزاعی اور احمد اور اسحٰق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اس پر عمل کیا ہے اور شافعیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے۔ اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے۔ غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور نہ کھڑا ہونا جائز ہے اور دعویٰ منسوخ ہونے کا ایسی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو دو روایتوں میں۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے ابن رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کی

۲۲۱۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((**إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ**)).

۲۲۱۸- عامرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانے والا نہ ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۲۲۱۹- و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا**)).

۲۲۱۹- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ابو کامل نے ان سے حماد نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمٰعیل نے دونوں نے ایوب سے اور کہا روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحییٰ نے ان سے عبیداللہ نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کے مگر ابن جریج کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے **اذا رای احدکم الجنازة فلیقم حین یراها حتی تخلفه ان کان غیر متبعها** جنازہ کو دیکھے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے جب اس کو دیکھے یہاں تک کہ جنازہ آگے چلا جائے اگر اس کو جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے۔

۲۲۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ**)).

۲۲۲۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک وہ رکھا نہ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

۲۲۲۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا رَأَيْتُمْ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ**)).

۲۲۲۱- ابو سعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جائے۔

۲۲۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۲۲۲- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو یہودی

ﷲ کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے سنا رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی)۔

إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا)).

عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے۔ پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۳–عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ.

۲۲۲۳- جابرؓ کہتے تھے نبیؐ اور آپ کے صحابی کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا۔

۲۲۲٤- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ.

۲۲۲۴- جابرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

۲۲۲٥- عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا)).

۲۲۲۵- ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ میں تھے اور ایک جنازہ گزرا اور وہ کھڑے ہوئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے (یعنی کفار میں سے) ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہوگئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے۔

۲۲۲٦- وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ.

۲۲۲۶- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے ان سے عبید اللہ نے ان سے شیبانی نے ان سے اعمش نے ان سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گزرا۔

بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب : جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہونے کا بیان

۲۲۲۷- عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ.

۲۲۲۷- واقد نے کہا کہ مجھ کو نافع نے دیکھا کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کے اترنے کا سو انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو؟ میں نے کہا میں منتظر ہوں جنازے رکھنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدریؓ نے تو نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علیؓ سے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

۲۲۲۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ

۲۲۲۸- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے ثقفی سے۔ ابن مثنی نے کہا کہ

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُا فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے ان کو خبر دی کہ سنا انھوں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ پہلے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے لگے۔ اور یہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی ہم سے بھی ابو کریب نے ان سے ابو زائدہ نے ان سے یحییٰ نے اسی اسناد سے۔

۲۲۲۹- و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۲۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۳۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ.

۲۲۳۰- حضرت علیؓ نے کہا کہ دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ اور وہ بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں۔

۲۲۳۱- و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۲۳۲-عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((**اللَّهُمَّ اغْفِرْ**

۲۲۳۲- عوف بن مالکؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے اللھم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اس کو اور رحم کر اور تندرستی

(۲۲۳۰) ☆ اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کی رو سے بہت ٹھیک ہے۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبداللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے اور وہ قطان ہیں انھوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے۔

(۲۲۳۲) ☆ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تاکہ حضرتؐ کی دعا مجھے پہنچتی (امام نووی) اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہ ط

لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنْ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنْ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ.

دے اس کو اور معاف کر اس کو اور اپنی عنایت سے مہربانی کر اس کی اس کا گھر (قبر) کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھودے اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کو گھر کے بدلے اس سے بہتر گھر دے اور اس کے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لے جا اور عذاب قبر سے بچا یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا۔

۲۲۳۳- قَالَ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا.

۲۲۳۳- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے عوف بن مالکؓ نے انھوں نے نبیؐ سے یہی حدیث مانند اس روایت کے۔

و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

--- مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انھوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابن وہب کی روایت کی مانند۔

۲۲۳۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ.

۲۲۳۴- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو

ؒ مردہ میں ہوتا کہ حضرت محمدؐ کی دعا کے مزے میں لوٹتا۔

۲۲۳۵- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

۲۲۳۵- سمرہ بن جندبؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے کعبؓ کی ماں پر نماز پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور رسول اللہ ان کی کمر کے برابر کھڑے ہوئے۔

۲۲۳۶- و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ

۲۲۳۶- مسلمؒ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ نے ان سب نے روایت کی حسین سے اسی اسناد سے اور کعب کی ماں کا ذکر نہیں کیا۔

۲۲۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هَا هُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

۲۲۳۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہ کمال سعادت مند اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ نماز کے وقت اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔ اور ابن مثنی کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے۔

بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ

باب: نمازی کا جنازہ کے بعد سوار ہو کر آنے کا بیان

۲۲۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

۲۲۳۸- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ نبیؐ کے پاس ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹھ کا اور آپ اس پر سوار ہو لیے اور ہم آپ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے تھے۔

۲۲۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ

۲۲۳۹- جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ابن دحداح کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر آپ کے پاس ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا پھر آپ سوار ہوئے اور وہ کودتا تھا

(۲۲۳۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازہ سے سوار ہو کر چلتے۔

نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ)) أَوْ قَالَ شُعْبَةُ ((لِأَبِي الدَّحْدَاحِ)).

اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے۔ سو ایک شخص نے قوم میں سے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے خوشے لٹک رہے ہیں۔

بَابُ فِي اللَّحْدِ وَنَصْبِ اللَّبِنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: لحد میں میت پر اینٹیں لگانے کا بیان

٢٢٤٠-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲۲۴۰- سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی۔

بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ

باب: قبر میں چادر ڈالنے کا بیان

٢٢٤١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

قَالَ مُسْلِم أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ وَاسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسَ.

۲۲۴۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی۔ مسلمؒ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونوں نے سرخس میں انتقال کیا (یہ دونوں اس سند کے راوی ہیں)۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو برابر کرنے کا بیان

٢٢٤٢-عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

۲۲۴۲- ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تھے روم کے برودس میں (کہ نام جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ہمارا ایک یار مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ اس کی قبر برابر کی جائے اور انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری قبروں کے برابر کرنے کا۔

٢٢٤٣- عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي

۲۲۴۳- ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا

(۲۲۴۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور حضرتؐ کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں کچی اینٹیں لگی تھیں۔

(۲۲۴۲) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نہ کی جائے اور نہ اونٹ کے کوہان کی سی بنائی جائے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کی طرح یعنی ماہی پشت بنائیں اور یہی مذہب ہے مالک کا۔ غرض اونچی قبریں بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدوں کا تیار کرنا یہ سب باجماع امت اور باتفاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اس کو افضل اعمل قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہؐ سے لڑنا ہے۔

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

کہ میں تم کو بھیجتا ہوں اس کے لیے جس کے لیے مجھ کو بھیجا تھا رسول اللہؐ نے کہ نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر مٹادے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی بلند قبر مگر اس کو زمین کے برابر کر دے۔

٢٢٤٤- و حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا.

۲۲۴۴- مسلمؒ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن خلاد نے انھوں نے یحییٰ سے انھوں نے سفیان سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اس میں یہ لفظ ہیں **ولا صورة الا طمستها** یعنی نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹادے اس کو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

باب: پختہ قبر بنانے اور قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت

٢٢٤٥- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

۲۲۴۵- جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ ان پر گنبد بنائیں۔

٢٢٤٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۲۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٢٤٧- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ

۲۲۴۷- جابرؓ نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: قبر پر نماز پڑھنے اور بیٹھنے کی ممانعت

٢٢٤٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ

۲۲۴۸- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایک انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی کھال

(۲۲۴۵) ☆ امام نوویؒ نے کہا کہ اس سے پختہ قبروں کی نہی ثابت ہوئی اور اس کے اوپر عمارتوں کا بنانا منع ہوا اور قبروں پر بیٹھنا حرام ہوا۔ یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے مؤطا میں کہا ہے مراد اس سے قبروں کے اوپر ٹٹی کرنے کے لیے بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ کے گرانے کا حکم دیتے تھے اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے۔

مسلمؒ نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہارون نے ان سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے دونوں نے روایت کی ابن جریج سے انھوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انھوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے نبیؐ سے مثل اس کے جو اوپر مذکور ہوا۔

فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ))۔

تک پہنچے تو بھی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

۲۲۴۹- و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۲۲۴۹- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبدالعزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے ان سے ابواحمد نے ان سے سفیان نے ان دونوں نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے جو اوپر ہو چکی۔

۲۲۵۰- عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا))۔

۲۲۵۰- ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔

۲۲۵۱- عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا))۔

۲۲۵۱- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا بیان

۲۲۵۲- عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

۲۲۵۲- عباد بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے حکم دیا کہ سعد بن وقاصؓ کا جنازہ مسجد کے اندر لائیں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا۔ تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے اس کو کہ نماز پڑھی رسول اللہؐ نے سہیلؓ بن بیضاء پر مسجد ہی میں۔

(۲۲۵۳) ☆ایک روایت میں آیا کہ بیضاء کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام سہیل آیا اور ان کے بھائی کا نام۔ علماء نے کہا ہے کہ بیضاء کے تین بیٹے تھے سہل، سہیل اور صفوان اور ماں ان کی بیضاء تھی کہ نام ان کا دعد تھا اور بیضاء ان کا وصف تھا اور لڑکوں کا باپ وہب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابی حبیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ذئب کا اور ابوحنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں جائز نہیں۔ اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابوداؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی سہیل کی حدیث ہے اور ابوداؤد کی روایت کے ان لوگوں نے بہت جواب دیئے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے دلیل لانے کے قابل نہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح مولیٰ توئمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو لا شئی علیہ کے معنی میں ہے یعنی اس کے لیے کچھ ملامت نہیں۔

۲۲۵۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهِ عَلَى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذَالِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعِيبُوا مَا لاَ عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ

۲۲۵۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے جاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں۔ سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھہرا دیا کہ وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انھوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے بیضاء کے بیٹے سہیل پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر۔
مسلمؒ نے کہا کہ وہ سہیل دعد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی دعد ہیں اور وصف ان کا بیضاء ہے۔

۲۲۵۴- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ قَالَ مُسْلِم سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ

۲۲۵۴- ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں۔ لوگوں نے اس میں تامل کیا تو انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا

باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لیے کیا دعا کی جائے

۲۲۵۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ

۲۲۵۵- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب میرے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع (قبرستان) کی طرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنو! آچکا تمہارے پاس جس کا تم سے وعدہ تھا

غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ ((وَأَتَاكُمْ)).

۲۲۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُولُ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً)) قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ ((فَأَنْتِ السَّوَادُ

کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو۔اور قتیبہ کی روایت میں ولا اتاکم کا لفظ نہیں ہے۔

۲۲۵۶- محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تم کو اپنی بیتی اور اپنی ماں کی بیتی سناؤں؟اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہؐ کی بیتی سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور۔ فرمایا ایک رات نبیؐ میرے یہاں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا' لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے اس کو بند کر دیا اور میں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگٹ مارا تہہ پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بھی دوڑی اور گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا اے عائشہ! کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتا دو نہیں تو وہ باریک بین خبردار (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھ کو خبر کر دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور میں نے آپ کو خبر دی۔ تب آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے

(۲۲۵۶) ☆اس حدیث سے دلیل لائے ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عوتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لعن الله زوارات القبور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے۔ تیسرے یہ کہ مباح ہے۔ اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے اور حدیث لله

الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ ((أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ)) قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ ((فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ)) قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ)).

آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپ نے میرے سینے پر گھونسا مارا (یہ محبت سے تھا) کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ تیرا حق دبا لے گا (یعنی تمہاری باری میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤں گا)۔ تب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاتے تو ہاں اللہ اس کو جانتا ہے (یعنی اگر آپ مجھ سے کسی بی بی کے پاس جاتے بھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے جب تو نے دیکھا انھوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے کہ تم نے اپنا کپڑا اتار دیا تھا اور میں سمجھا کہ تم سو گئیں۔ سو میں نے برا جانا کہ تم کو جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبرئیل نے کہا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں کیوں کر کہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۲۵۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

۲۲۵۷- سلیمان بن بریدہ کے باپ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہؐ ان کو سکھلاتے تھے جب وہ قبروں کی طرف نکلتے۔ پس ان میں کا کہنے والا کہتا یہ لفظ ابو بکر کی روایت کے ہیں سلام ہو گھر والوں پر اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تم پر اے صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔

☆ نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا سے دلیل پکڑتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں اجازت کا صیغہ مذکر ہے۔ پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں بھی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر میں عورت داخل نہیں۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

باب: نبی اکرمؐ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۲۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي)).

۲۲۵۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے اللہ سے اذن مانگا۔ پس نہ اذن دیا مجھ کو اور میں نے اس کی قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا پس مجھ کو اذن دے دیا گیا۔

۲۲۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)).

۲۲۵۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور آپ کے اردگرد والے بھی روئے تو آپ نے کہا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی، تو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ تمہیں موت یاد کراتی ہیں۔

۲۲۶۰- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۲۲۶۰- بریدہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو تم اب زیارت کیا کرو اور منع کرتا تھا تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سو اب جب تک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تم کو نبیذ بنانے سے مگر مشکوں میں سو اب پینے کے برتنوں میں سے جس میں چاہو بناؤ مگر نشہ کی چیز نہ پیو۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۲۲۶۱- و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

۲۲۶۱- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے ان سے ابوخیثمہ نے ان سے زبید نے ان سے محارب نے ان سے ابن بریدہ نے اور کہا گمان ہوتا ہے کہ انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابوخیثمہ کو انھوں نے روایت کی نبیؐ سے اور کہا روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے ان سے سلیمان نے ان سے ان کے باپ نے انھوں نے نبیؐ سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

بن حمید نے ان سب سے روایت کی عبدالرزاق نے انھوں نے معمر سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عبداللہ بن بریدہؓ سے انھوں نے اپنے باپ بریدہؓ سے انھوں نے نبیؐ سے۔ سب نے ابی سنان کے مانند روایت کی یعنی جو اوپر گزری۔

بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ

باب: خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

۲۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

۲۲۶۲- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے مار ڈالا تھا تو آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی۔

☆ ☆ ☆

(۲۲۶۲) ☆ اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے جو فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہیں اور اس پر کہ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو۔ چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبدالعزیز، اوزاعی کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اس پر نماز پڑھیں اور اس حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبیؐ نے خود نماز نہیں پڑھی تاکہ لوگ ڈریں اور اس حرکت سے باز آجائیں اور صحابہ نے نماز پڑھی اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑھتے تھے اور صحابہ کو نماز سے منع نہ کرتے تھے تاکہ لوگ قرض سے ڈریں اور اس کا خیال رکھیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ تمام مسلمانوں کا مذہب ہے کہ ہر مسلمان پر نماز پڑھیں اگرچہ اس پر حد ماری گئی ہو یا اس کو رجم کیا ہو اور جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا سب پر۔ اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ ان کی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈریں اور ان کو جھڑکی اور تنبیہ ہو۔

تمت

الحمدللہ دوسری جلد بھی خدائے عزوجل کی مہربانی سے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ تیسری جلد انشاء اللہ کتاب الزکوۃ سے شروع ہوگی وہ بھی طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔

شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اُردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلربا، دلفریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ، عمدہ اور نفیس ہیں۔
- اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔